جلد دوم

طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة
نور محمدی
مکمل و مدلل
بہشتی زیور
از افاضات
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
رحمۃ اللہ علیہ
نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ کراچی

فہرست مضامین نور محمدی بہشتی زیور حصہ ہفتم مکمل و مدلل

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○

نظم

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امّاں جان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ جتا دیجئے مجھے
تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی میری
سیم و زر کے زیور کو لوگ کہتے ہیں بھلا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوشِ ہوش کی
اور آویزے نصائح ہوں کہ دِل آویز ہوں
کان کے پتے تو یا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں
قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
کیا کروگی اے میری جان زیورِ خلخال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نورِ بصر!

آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
اور جو بدزیب ہیں وہ بھی بتا دیجئے مجھے
اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
گوش دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
دین و دنیا کی بھلائی جس سے ایجان آئے ہات
چلتے ہیں جسکے ذریعہ سے ہی سب انسان کے کام
اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان میں رکھو نصیحت دیں جو اور واقِ کتاب
نیکیاں پیاری میری تیرے گلے کا ہار ہوں
کامیابی سے سدا تو خرم و خورسند ہو
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہِ نیک پر

سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

نور محمدی بہشتی زیور کا ساتواں حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آداب[1] اور اخلاق[2] اور ثواب[3] اور عذاب[4] کے بیان میں

عبادتوں کا سنوارنا

وضو اور پانی کا بیان

عمل[1] وضو اچھی طرح کرو، گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو عمل[2] تازہ وضو کا زیادہ ثواب ہے عمل[3] پاخانہ پیشاب کے وقت قبلے کی طرف نہ منھ کرو نہ پشت کرو عمل[4] پیشاب کی چھینٹوں سے بچو اس میں بے احتیاطی کرنے سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔ عمل[5] کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو شاید اسمیں سے کوئی سانپ بچھو وغیرہ نکل آئے عمل[6] جہاں غسل کرنا ہو وہاں پیشاب مت کرو عمل[7] پیشاب پاخانہ کے وقت باتیں مت کرو عمل[8] جب سو کر اٹھو جبتک ہاتھ اچھی طرح نہ دھو لو پانی کے اندر نہ ڈالو عمل[9] جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اسکو مت برتو۔ اس سے برص کی بیماری کا اندیشہ ہے جس میں بدن پر سفید سفید داغ ہو جاتے ہیں۔

نماز کا بیان ۲

عمل[1] نماز اچھے وقت پر پڑھو رکوع سجدہ اچھی طرح کرو جی لگا کر پڑھو۔ عمل[2] جب بچہ سات برس کا ہو جائے اس کو نماز کی تاکید کرو، جب دس[6] برس کا ہو جائے تو مار کر (نماز) پڑھواؤ عمل[3] ایسے کپڑے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس کی پھول پتی میں دھیان لگ جائے عمل[4] نمازی کے آگے کوئی آڑ ہونا چاہئے اگر کچھ نہو ایک لکڑی کھڑی کر لو، یا کوئی اونچی چیز رکھ لو۔ اور اس چیز کو دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھو عمل[5] فرض پڑھکر بہتر ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنت نفل پڑھو عمل[6] نماز میں ادھر اُدھر مت دیکھو۔ اوپر نگاہ مت اٹھاؤ جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکو عمل[7] جب پیشاب پاخانہ کا دباؤ ہو تو پہلے اس سے فراغت کر لو پھر نماز پڑھو عمل[8] نفلیں اور وظیفے اتنے شروع کرو جس کا نباہ ہو سکے۔

[1] آداب جمع ہے ادب کی بمعنی عمدہ طریقہ ۱۲
[2] اخلاق جمع ہے خلق کی بمعنی اچھی عادت ۱۲
[3] اچھا اور نیک بدلہ ۱۲
[4] تکلیف دکھ۔ سزا ۱۲
[5] جس طرح اسکی ضرورت ہے کہ کھانا کھاتے وقت کھانے کے آداب کا لحاظ رکھا جائے گفتگو کرتے وقت گفتگو کے آداب کا لحاظ رکھا جائے اور لوگوں کے مجمع میں بیٹھ کر آداب مجلس کا پاس رہے اسی طرح عبادات میں بھی آداب ہیں اگر ان آداب کا لحاظ نہ رکھا جائے تو عبادتیں تو ہو جائیں گی مگر پھوہڑ پن سے ادا ہوں گی اور جب خدا کی عبادت میں پھوہڑ پن کو روا رکھا جائے گا تو آہستہ آہستہ یہی پھوہڑ پن تمام کاموں میں سرایت کر جائے گا۔ ۱۲

(۳) موت اور مصیبت کا بیان

عمل ۱؎ - اگر پرانی مصیبت یاد آجائے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ لو جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا۔ عمل ۲؎ رنج کی کیسی ہی ہلکی بات ہو اس پر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ لیا کرو ثواب ملے گا۔

(۴) زکوٰۃ اور خیرات کا بیان

عمل ۱؎ - زکوٰۃ جہاں تک ہو سکے ایسے لوگوں کو دی جائے جو مانگتے نہیں، آبرو تھامے گھروں میں بیٹھے ہیں عمل ۲؎ خیرات میں تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہو دیدو عمل ۳؎ یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر اور خیرات دینا کیا ضرور ہے ضرورت کے موقعوں پر ہمت کے موافق خیر خیرات کرتی رہو عمل ۴؎ اپنے رشتہ داروں کو دینے سے دوہرا ثواب ہے ایک خیرات کا دوسرے رشتہ دار سے احسان کرنے کا عمل ۵؎ غریب پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو عمل ۶؎ شوہر کے مال سے اتنی خیرات مت کرو کہ اس کو ناگوار ہو۔

(۵) روزے کا بیان

عمل ۱؎ روزے میں بیہودہ باتیں کرنا لڑنا جھگڑنا بہت بری بات ہے۔ اور کسی کی غیبت کرنا تو اور بھی بڑا گناہ ہے عمل ۲؎ نفل روزہ شوہر سے اجازت لے کر رکھو جبکہ وہ گھر پر موجود ہو عمل ۳؎ جب رمضان شریف کے دس دن رہ جائیں ذرا عبادت زیادہ کیا کرو۔

(۶) قرآن مجید کی تلاوت کا بیان

عمل ۱؎ اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر مت چھوڑ دو پڑھے جاؤ۔ ایسے شخص کو دوہرا ثواب ملتا ہے عمل ۲؎ اگر قرآن شریف پڑھا ہو اس کو بھلا دو مت بلکہ ہمیشہ پڑھتی ہو نہیں تو بڑا گناہ ہوگا عمل ۳؎ قرآن شریف جی لگا کر خدا سے ڈر کر پڑھا کرو۔

(۷) دعا اور ذکر کا بیان

عمل ۱؎ دعا مانگنے میں ان باتوں کا خیال رکھو خوب شوق سے دعا مانگو۔ گناہ کی دعا مت مانگو اگر کام ہونے میں دیر ہو جائے تو تنگ ہو کر مت چھوڑو قبول ہونے کا یقین رکھو عمل ۲؎ غصہ میں آکر اپنے مال و اولاد و جان کو مت کوسو شاید قبولیت کی گھڑی ہو عمل ۳؎ جہاں بیٹھ کر دنیا کی باتوں اور دھندوں میں لگو وہاں تھوڑا بہت اللہ رسول کا ذکر بھی ضرور کر لیا کرو۔ نہیں تو وہ سب باتیں وبال جان ہو جائیں گی عمل ۴؎ استغفار بہت پڑھا کرو اس سے مشکل آسان اور روزی میں برکت ہوتی ہے

۱؎ ہم سب اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۱۲

۲؎ زکوٰۃ کے علاوہ اور ایسے مواقع ہیں جہاں خیرات کرنا واجب ہے اور بعض مواقع پر مستحب ہے ۱۲

۳؎ روزہ کی تین قسمیں ہیں ایک عوام کا روزہ یعنی کھانے پینے اور ہمبستری سے تمام دن پرہیز کرنا دوسرا خواص کا روزہ یعنی اوپر لکھی ہوئی تین چیزوں کے علاوہ صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بھی سارے دن پرہیز کرنا تیسرا اخص الخواص کا روزہ یعنی سارے دن سوائے اللہ تعالیٰ کے خیال کے دل میں اور کوئی خیال ہی نہ لانا حدیث شریف میں آیا ہے کہ الصوم لی وانا اجزی بہ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی روزہ کا بدلہ دوں گا پہلی دو قسموں میں تو اجزی کو الف کے زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں یعنی میں ہی بدلہ دوں گا اور روزہ کی تیسری قسم کے لئے اُجزی کو علماء نے الف کے پیش کے ساتھ بھی پڑھا ہے جس کے معنے ہیں کہ (اس کے بدلہ میں) میں ہی دیا جاؤں۔ ۱۲

۴؎ تلاوت بمعنے پڑھنا ۱۲

ہے عمل ۵ اگر نفس کی شامت سے گناہ ہو جائے تو توبہ میں دیر مت لگاؤ۔ اگر پھر ہو جائے پھر جلدی
توبہ کرو۔ یوں مت سوچو کہ جب توبہ ٹوٹ جاتی ہے تو پھر ایسی توبہ سے کیا فائدہ۔ عمل ۶ بعضی دعائیں
خاص خاص وقت پڑھی جاتی ہیں سوتے وقت یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا ف۱ جاگتے
وقت یہ دعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ف۲ صبح کو یہ دعا پڑھو
اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ ف۳ شام کو یہ دعا پڑھو
اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ ف۳ کھانا کھا کر یہ دعا پڑھو
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَفَانَا وَاٰوَانَا ف۴ بعد نماز صبح اور بعد نماز
مغرب اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ف۵ سات بار پڑھو اور بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی
الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ف۶ تین بار پڑھو۔ سواری پر بیٹھ کر یہ دعا
پڑھو سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ف۷ کسی کے گھر
کھانا کھاؤ تو کھا کر یہ بھی پڑھو اَللّٰھُمَّ ف۸ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ چاند دیکھ کر یہ دعا
پڑھو اَللّٰھُمَّ ف۹ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ
کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھو ف۱۰ اللہ تعالیٰ تم کو اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے اَلْحَمْدُ ف۱۱
لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ جب کوئی تم سے
رخصت ہونے لگے اس سے اس طرح کہو اَسْتَوْدِعُ ف۱۲ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ
دولھا یا دولہن کو نکاح کی مبارکی دو تو اس طرح کہو بَارَکَ ف۱۳ اللّٰہُ لَکُمَا وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ
خَیْرٍ۔ جب کوئی مصیبت آئے تو یہ دعا پڑھا کرو یَا حَیُّ ف۱۴ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ پانچوں
نمازوں کے بعد اور سوتے وقت یہ چیزیں پڑھ لیا کرو اَسْتَغْفِرُ ف۱۵ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ف۱۶ وَ
اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ تین بار اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار اور
اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار اور
آیۃ الکرسی ایک بار اور صبح کے وقت سورہ یٰسین ایک بار اور مغرب کے بعد سورہ واقعہ ایک بار اور عشاء

ف۱ اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں ف۲ شکر ہے اس پروردگار کا جس نے مارنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اسی
کی طرف اٹھ کر جانا ہے ۱۲ ف۳ اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ صبح کی ہم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ شام کی ہم نے اور تیرے ہی نام کے ساتھ زندہ ہیں
اور تیرے نام کے ساتھ مرتے ہیں اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے ۱۲ ف۴ شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے کیا اور
ہماری کفایت اور حفاظت کی ۱۲ ف۵ اے اللہ مجھ کو دوزخ سے پناہ میں رکھ ۱۲ ف۶ اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں کہ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز
زمین و آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سنتا اور جانتا ہے ۱۲ ف۷ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے قابو میں اسے کر دیا حالانکہ ہم اسے قابو میں نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ۱۲ ف۸ اے اللہ انہیں اس چیز میں برکت دے جو تو نے انہیں کھانے کیلئے عطا کی ہے اور انکو بخش دے اور ان پر رحم فرما ۱۲ ف۹ اے اللہ اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان خیریت اور اسلام کے ساتھ طلوع کرنا (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے ۱۲ ف۱۰ لیکن اس طرح نہ پڑھو کہ مصیبت زدہ سنے اور اسکو افسوس ہو بلکہ آہستہ پڑھو ۱۲ ف۱۱ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس میں تجھ کو مبتلا کیا ہے اور جس نے مجھ کو بہت سی مخلوق پر فضیلت ظاہری دی ۱۲ ف۱۲ اللہ کو سپرد کرتا ہوں میں تیرے دین کو اور تیری قابل حفاظت چیزوں کو اور تیرے اعمال کے انجام کو ف۱۳ اللہ تم دونوں کو برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں
میں خیر کے ساتھ ملاپ رکھے ف۱۴ اے زندہ اے قائم میں تیری رحمت سے فریاد چاہتا ہوں ۱۲ ف۱۵ میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قائم ہے اور اسی کی جانب رجوع کرتا ہوں ۱۲

کے بعد سورہ ملک ایک بار اور جمعہ کے روز سورہ کہف ایک بار پڑھ لیا کرو۔ اور سوتے وقت اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بھی سورت کے ختم تک پڑھ لیا کرو اور قرآن[1] شریف کی تلاوت روز کیا کرو جس قدر ہو سکے۔ اور یاد رکھو کہ ان چیزوں کا پڑھنا ثواب ہے اور نہ پڑھے تو بھی گناہ نہیں۔

۸ قسم اور منّت کا بیان

عمل[۱] اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم مت کھاؤ جیسے اپنے بچے کی، اپنی صحت کی اپنی آنکھوں کی ایسی قسم سے گناہ ہوتا ہے اور جو بھولے سے منہ سے نکل جائے فوراً کلمہ پڑھ لو عمل[۲] اس طرح سے کبھی قسم مت کھاؤ کہ اگر میں چھوٹی ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں چاہے سچی ہی بات ہو عمل[۳] اگر غصے میں ایسی قسم کھا بیٹھو جس کا پورا کرنا گناہ ہو تو اس کو توڑ دو اور کفارہ ادا کر دو جیسے یہ قسم کھالی کہ باپ یا ماں سے نہ بولوں گی یا اور کوئی قسم اسی طرح کی کھالی۔

۹ معاملوں کا یعنی برتاؤ کا سنوارنا

لینے دینے کا بیان

معاملہ[۱] روپے پیسے کی ایسی حرص لالچ مت کرو کہ حلال و حرام کی تمیز نہ رہے۔ اور جو حلال پیسہ خدا دے اس کو اڑاؤ نہیں ہاتھ روک کر خرچ کرو بس جہاں سچ مچ ضرورت ہو وہیں اٹھاؤ معاملہ[۲] اگر کوئی مصیبت زدہ لاچاری میں اپنی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور اس چیز کے دام مت گراؤ یا تو اس کی مدد کرو یا مناسب داموں سے وہ چیز خرید لو۔ معاملہ[۳] اگر تمہارا قرضدار غریب ہو اس کو پریشان مت کرو بلکہ اس کو مہلت دو کچھ یا سارا معاف کر دو۔ معاملہ[۴] اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرض چاہتا ہو اور تمہارے پاس دینے کو ہے۔ اس وقت ٹالنا بڑا ظلم ہے معاملہ[۵] جہاں تک ممکن ہو کسی کا قرض مت کرو۔ اور اگر مجبوری سے لو، تو اسکے ادا کرنے کا خیال رکھو بے پروا مت بن جاؤ۔ اور اگر جس کا قرض ہے وہ تم کو کچھ کہے سنے الٹ کر جواب مت دو۔ ناراض نہ ہو معاملہ[۶] ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چھپا دینا جس میں وہ پریشان ہو بہت بری بات ہے۔ معاملہ[۷] مزدور سے کام لے کر اس کی مزدوری دینے میں کوتاہی مت کرو۔ معاملہ[۸] قحط کے دنوں میں بعضے لوگ اپنے یا پرائے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں۔ ان کو لونڈی غلام بنانا حرام ہے معاملہ[۹] اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دیدی یا کھانے میں ڈالنے کو کسی کو ذرا سا نمک دیدیا تو ایسا ثواب ہے جیسے

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ دس آیتیں تلاوت کرنے والا بھی قرآن کے تلاوت کرنے میں شمار کیا جاتا ہے اس لیے کم از کم دس آیتیں روزانہ ضرور پڑھ لینی چاہئیں

وہ سارا کھانا اسنے دے دیا معاملہ پانی پلانا بڑا ثواب ہے جہاں پانی کثرت سے ملتا ہے وہاں تو ایسا ثواب ہے جیسے غلام آزاد کیا اور جہاں کم ملتا ہے وہاں ایسا ثواب ہے جیسے کسی مردے کو زندہ کر دیا معاملہ اگر تمہارے ذمہ کسی کا لینا دینا ہو یا کسی کی امانت تمہارے پاس رکھی ہو۔ تو یا تو دو چار آدمیوں سے اس کا ذکر کر دو یا لکھوا کر رکھ لو شاید مر جاؤ تو تمہارے ذمہ کسی کا رہ نہ جائے

(۱۰) نکاح کا بیان

معاملہ اپنی اولاد کے نکاح میں زیادہ اس کا خیال رکھو کہ دیندار آدمی سے ہو۔ دولت حشمت پر زیادہ خیال مت کرو۔ خاص کر آج کل زیادہ دولت والے انگریزی پڑھنے سے ایسے بھی ہونے لگے ہیں کہ کفر کی باتیں کرتے ہیں ایسے آدمی سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا۔ تمام عمر بدکاری کا گناہ ہوتا رہے گا معاملہ اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کا بیان اپنے خاوند سے کیا کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے۔ اگر اس کا دل آ گیا تو پھر روتی پھریں گی معاملہ اگر کسی جگہ کہیں سے شادی بیاہ کا پیغام آ چکا ہے اور کچھ کچھ مرضی بھی معلوم ہوتی ہے ایسی جگہ تم اپنی اولاد کے لئے پیغام مت بھیجو ہاں اگر وہ چھوڑ بیٹھے یا دوسرا آدمی جواب دیدے تب تمکو درست ہے معاملہ میاں بی بی کی تنہائی کے خاص معاملوں کا اپنی سانھنوں سہیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کے نزدیک بہت ناپسند ہے اکثر دولہا دولہن اس کی پروا نہیں کرتے معاملہ اگر نکاح کے معاملہ میں تم سے کوئی صلاح لے تو اگر اس موقع کی کوئی خرابی یا برائی تم کو معلوم ہو تو اس کو ظاہر کر دو۔ یہ غیبت حرام نہیں۔ ہاں خواہ مخواہ کسی کو برا مت کہو معاملہ اگر خاوند مقدور والا ہو اور بی بی کو ضرورت کے لائق بھی خرچ نہ دے، تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے مگر فضول خرچی کرنے کو یا دنیا کی رسمیں پورا کرنے کو لینا درست نہیں۔

(۱۱) کسی کو تکلیف دینے کا بیان

معاملہ جو شخص پورا حکیم نہ ہو اس کو کسی کی ایسی دوا دارو کرنا درست نہیں جس میں نقصان کا ڈر ہو اگر ایسا کیا گنہگار ہوگا۔ معاملہ دھار والی چیز سے[1] کسی کو ڈرانا چاہئے ہنسی میں ہو منع ہے۔ شاید ہاتھ سے نکل پڑے معاملہ چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو، یا تو بند کر کے دو یا چارپائی وغیرہ پر رکھ دو دوسرا آدمی ہاتھ سے اٹھا لے۔ معاملہ کتے بلی[2] کو بند رکھنا جس میں وہ بھوکا پیاسا تڑپے بڑا گناہ ہے معاملہ کسی گنہگار کو طعنہ دینا بری بات ہے ہاں نصیحت کے طور پر کہنا کچھ ڈر نہیں۔ معاملہ بے خطا کسی کو گھورنا جس سے وہ ڈر جائے درست نہیں۔ دیکھو جب گھورنا تک درست نہیں تو ہنسی میں کسی کو اچانک ڈرا دینا

ف۱ مثلاً تلوار یا چاقو یا چھری اسی طرح کوئی اور ہتھیار جس سے نقصان کا اندیشہ ہو جیسے بلّم بندوق وغیرہ ۱۲۰۵

ف۲ کتا اور بلی مثال کے طور پر استعمال کیا گیا ہے مقصد یہ ہے کہ کسی جانور کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کرنا چاہئے ۱۲

کتنی بُری بات ہے معاملہ اگر جانور ذبح کرنا ہو چھری خوب تیز کر لو۔ بے ضرورت تکلیف نہ دو۔ معاملہ جب سفر کرو جانور کو تکلیف نہ دو نہ بہت زیادہ اسباب لادو، نہ بہت دوڑاؤ۔ اور جب منزل پر پہنچو اوّل جانور کے گھاس دانے کا بندوبست کرو۔

عادتوں کا سنوارنا

(۱۲) کھانے پینے کا بیان

ادب ۱ بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ البتہ اگر اس برتن میں کئی قسم کی چیز ہے جیسے کئی طرح کا پھل، کئی طرح کی شیرینی، ہو اس وقت جس چیز کو جی چاہے جس طرف سے چاہو اٹھا لو۔

ادب ۲ انگلیاں چاٹ لیا کرو۔ اور برتن میں اگر سالن ہو چکے تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو۔

ادب ۳ اگر لقمہ ہاتھ سے چھوٹ جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لو۔[۱] شیخی مت کرو۔ ادب ۴ خربوزے کی پھانکیں ہیں یا کھجور و انگور کے دانے ہیں یا مٹھائی کی ڈلیاں ہیں تو ایک ایک بٹھاؤ۔ دو دو ایک دم سے مت لو۔ ادب ۵ اگر کوئی چیز بدبودار کھائی ہو جیسے کچا پیاز لہسن تو اگر محفل میں بیٹھنا ہو پہلے منہ صاف کر لو کہ بدبو نہ رہے۔ ادب ۶ روز کے خرچ کے لئے آٹا چاول ناپ تول کر پکاؤ۔ اندھا دھند مت اٹھاؤ۔ ادب ۷ کھا پی کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔ ادب ۸ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو لو۔[۲] ادب ۹ بہت جلتا کھانا مت کھاؤ۔[۳] ادب ۱۰ مہمان کی خاطر کرو۔ اگر تم مہمان جاؤ تو اتنا مت ٹھہرو کہ دوسرے کو بوجھ لگنے لگے۔ ادب ۱۱ کھانا مل کر کھانے سے برکت ہوتی ہے۔ ادب ۱۲ جب کھانا کھا چکو اپنے اٹھنے سے پہلے دسترخوان اٹھوا دو۔ اس سے پہلے خود اٹھنا بے ادبی ہے۔ اور اگر اپنی ساتھن سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو تھوڑا تھوڑا کھاتی رہو تاکہ وہ شرم کے مارے بھوکی نہ اُٹھ جائے اور اگر کسی وجہ سے اُٹھنے ہی کی ضرورت ہو تو اُس سے عذر کر دو۔ ادب ۱۳ مہمان کو دروازے کے پاس تک پہنچانا سنت ہے۔ ادب ۱۴ پانی ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کر دو اور بسم اللہ کر کے پیو، اور پی کر الحمد للہ کہو۔ ادب ۱۵ جس برتن سے زیادہ پانی آجانے کا شبہ ہو یا جس برتن کے اندر کا حال معلوم نہ ہو کہ اس میں شاید کوئی کیڑا کانٹا ہو، ایسے برتن سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔ ادب ۱۶ بے ضرورت کھڑے

---

[۱] اگر لقمہ صاف جگہ گرا ہے جہاں سے اٹھا کر کھانے میں طبیعت کو کراہت نہیں ہوتی مگر زمین سے اٹھانا شان کے خلاف سمجھتا ہے تو ایسے لقمہ کے لئے یہ حکم ہے لیکن اگر ایسی جگہ گر گیا ہے جہاں سے اٹھا کر کھانے کو دل قبول نہیں کرتا اور طبیعت مالش کرتی ہے تو اُسے نہ کھائے لیکن لقمہ کو اٹھا کر ایسی جگہ ڈال دے جہاں بے حرمتی نہ ہو سکے ۱۲۔

[۲] منہ ہاتھ دھو کر کلی بھی کرو۔ ۱۲

[۳] لیکن اگر کوئی ایسی چیز ہے جو ٹھنڈی ہونے سے بدمزہ ہو جاتی ہے تو گرم ہی کھا لینے میں کوئی حرج نہیں ۱۲۔

[۴] شکر ہے اللہ کا جس نے مجھکو یہ کپڑا پہنایا اور بلا کسی محنت و مشقت کے مرحمت فرمایا۔ ۱۲

ہو کر پانی مت پیو۔ ادب۱۷ پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو جو تمہارے داہنی طرف ہو اُس کو پہلے دو۔ اور وہ اپنے داہنی طرف والی کو دے۔ اسی طرح اگر کوئی اور چیز بانٹنا ہو جیسے پان عطر، مٹھائی سب کا یہی طریقہ ہے۔ ادب۱۸ جس طرف سے برتن ٹوٹ رہا ہے اُدھر سے پانی مت پیو۔ ادب۱۹ شروع شام کے وقت بچّوں کو باہر مت نکلنے دو اور شب کو بسم اللہ کر کے دروازے بند کر لو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دو۔ اور چراغ سوتے وقت گل کر دو۔ اور چولھے کی آگ بجھا دو یا دبا دو۔ ادب۲۰ کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس بھیجنا ہو تو ڈھانک کر بھیجو۔

(۱۳) پہننے اوڑھنے کا بیان

ادب۱۔ ایک جوتی پہن کر مت چلو۔ رضائی وغیرہ اس طرح مت لپیٹو کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے میں مشکل ہو۔ ادب۲ کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو مثلاً داہنی آستین، داہنا پائچہ، داہنی جوتی اور بائیں طرف سے نکالو۔ ادب۳ کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھو گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ ادب۴۔ ایسا لباس مت پہنو جس میں بے پردگی ہو۔ ادب۵ جو امیر عورتیں بہت قیمتی پوشاک اور زیور پہنتی ہیں ان کے پاس زیادہ مت بیٹھو۔ خواہ مخواہ دنیا کی ہوس بڑھے گی، ادب۶ پیوند لگانے کو ذلت مت سمجھو۔ ادب۷ کپڑا نہ بہت تکلف کا پہنو اور نہ میلا کچیلا پہنو بیچ کی راس رہو۔ اور صفائی رکھو۔ ادب۸ بالوں میں تیل کنگھی کرتی رہو مگر ہر وقت اسی دھن میں مت لگی رہو۔ ہاتھوں میں مہندی لگاؤ۔ ادب۹۔ سرمہ تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگاؤ۔ ادب۱۰۔ گھر کو صاف رکھو۔

(۱۴) بیماری اور علاج کا بیان

ادب۱ بیمار کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔ ادب۲ بیماری میں بد پرہیزی مت کرو۔ ادب۳ خلاف شرع تعویذ گنڈہ، ٹوٹکہ ہرگز استعمال مت کرو ادب۴ اگر کسی کو نظر لگ جائے جس پر شبہ ہو کہ اس کی نظر لگی ہے اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہنی سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موقع دھلوا کر پانی جمع کر کے اس شخص کے سر پر ڈال دو جس کو نظر لگی ہے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائیگی۔ ادب۵ جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش یا خون بگڑ جانا، ایسے بیمار کو چاہئے کہ خود سب سے الگ الگ رہے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

(۱۵) خواب دیکھنے کا بیان

ادب۱۔ اگر ڈراؤنا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو۔ اور تین بار۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو۔ اور کروٹ بدل ڈالو۔ اور کسی سے ذکر مت کرو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نقصان نہ ہوگا۔ ادب۲

ؕ۱ بیچ کی راس ہو یعنی درمیانی حالت میں ہو ۱۲ ؕ۲ البتہ مردوں کے لئے یہ منع ہے ۱۲۔ ؕ۳ بلا وجہ کسی پر شبہ ہرگز نہ کرو لیکن اگر یقین ہو جائے تو بھی اس سے اس طرح کہو کہ اُسے برا نہ معلوم ہو اور جس پر شبہ کیا گیا ہے اسے چاہئے کہ انکار نہ کرے اور اعضا سے کو دھو کر پانی دیدے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس سے اس امر کی درخواست کیجائے اُسے انکار نہ کرنا چاہئے اسکے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ اگر اس پر شبہ غلط ہے تو اس شبہ کا ازالہ ہو جائیگا اور شبہ صحیح ہے تو اس کا کچھ حرج نہیں، اور دوسرے کو فائدہ پہونچ جائے گا ۱۲۔

اگر خواب کہنا ہو ایسے شخص سے کہو جو عقلمند یا تمہارا چاہنے والا ہو تاکہ بُری تعبیر نہ دے۔ ادب ۳۔ جھوٹا خواب بنانا بڑا گناہ ہے۔

(۱۶) سلام کرنے کا بیان

ادب ۱۔ آپس میں سلام کیا کرو اس طرح السلام علیکم اور جواب اس طرح دیا کرو وعلیکم السلام اور سب طریقے واہیات ہیں۔ ادب ۲۔ جو پہلے سلام کرے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ادب ۳۔ جو کوئی دوسرے کا سلام لائے یوں جواب دو علیہم و علیکم السلام۔ ادب ۴۔ اگر کئی آدمیوں میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے ہو گیا۔ اسی طرح ساری محفل میں سے ایک نے جواب دیدیا وہ بھی سب کی طرف سے ہو گیا اضافہ جدید ہاتھ کے اشارے سے سلام کے وقت جھکنا منع ہے اگر کوئی شخص دور ہو اور تم اس کو سلام کرو یا وہ تم کو سلام کرلے تو پھر ہاتھ سے کرنا جائز ہے لیکن زبان سے بھی سلام کے الفاظ کہنے چاہئیں مسلمانوں کے جو بچے سرکاری اسکولوں میں پڑھتے ہیں ان کو بھی انگریزی یا ہندوانہ طریق سے سلام نہ کرنا چاہئے بلکہ شرعی طریقے پر استادوں وغیرہ کو سلام کرنا چاہئے اگر استاد کافر ہو تو اس کو صرف سلام یا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی کہنا چاہئے۔ کافروں کے سلام کے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں سب مسلمانوں کے لئے یہی حکم ہے

(۱۷) بیٹھنے لیٹنے چلنے کا بیان

ادب ۱۔ بن ٹھن کر اتراتی ہوئی مت چلو۔ ادب ۲۔ اُلٹی مت لیٹو۔ ادب ۳۔ ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہ ہو شاید لڑھک کر گر پڑو۔ ادب ۴۔ کچھ دھوپ میں کچھ سایہ میں مت بیٹھو۔ ادب ۵۔ اگر تم کسی لاچاری کو باہر نکلو۔ تو سڑک کے کنارے کنارے چلو، بیچ میں چلنا عورت کے لئے بے شرمی ہے

(۱۸) سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان

ادب ۱۔ کسی کو اس کی جگہ سے اُٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔ ادب ۲۔ کوئی عورت محفل سے اٹھ کر کسی کام کو گئی اور عقل سے معلوم ہوا کہ ابھی پھر آئے گی۔ ایسی حالت اس جگہ کسی اور کو نہ بیٹھنا چاہئے وہ جگہ اسی کا حق ہے۔ ادب ۳۔ اگر دو عورتیں ارادہ کر کے محفل میں پاس پاس بیٹھی ہوں تم ان کے بیچ میں جا کر مت بیٹھو البتہ اگر وہ خوشی سے بٹھلا لیں تو کچھ ڈر نہیں۔ ادب ۴۔ جو عورت تم سے ملنے آئے اس کو دیکھ کر ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ۔ جس میں وہ یہ جانے کہ میری قدر کی۔ ادب ۵۔ محفل میں سردار بن کر مت بیٹھو جہاں جگہ ہو غریبوں کی طرح بیٹھ جاؤ۔ ادب ۶۔ جب چھینک آئے منھ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لو اور پست آواز سے چھینکو۔ ادب ۷۔ جمائی کو جہاں تک ہو سکے روکو۔ اگر نہ رُکے تو منھ ڈھانک لو۔ ادب ۸۔ بہت زور سے مت ہنسو۔ ادب ۹۔

لہ یعنی تمہارا خیرخواہ ہو اور دوستانہ ہو۔ ۱۲ ملے یعنی دونوں طرح علیکم السلام کہنا بھی حدیث میں مذکور ہے غرض ہر دونوں طرح جواب دینا درست ہے۔ ۱۲

محفل میں ناک منہ چڑھا کر منہ پُھلا کر مت بیٹھو۔ عاجزی سے غریبوں کی طرح بیٹھو۔ کوئی بات موقع کی ہو بول چال بھی لو۔ البتہ گناہ کی بات مت کرو۔ ادب ۲۸ محفل میں کسی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔

(۱۹) زبان کے بچانے کا بیان

ادب ۱ ۔ بے سوچے کوئی بات مت کہو جب سوچکر یقین ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح بُری نہیں تب بولو۔ ادب ۲ کسی کو بے ایمان کہنا یا یوں کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار خدا کا غضب پڑے، دوزخ نصیب ہو خواہ آدمی کو خواہ جانور کو یہ سب گناہ ہے جس کو کہا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ سب پھٹکار لوٹ کر اِس کہنے والی پر پڑتی ہے۔ ادب ۳ اگر تم کو کوئی بیجا بات کہے بدلے میں اتنا ہی کہہ سکتی ہو اگر ذرا بھی زیادہ کہا پھر تم گنہگار ہو گی۔ ادب ۴ ۔ دو غلی بات نہ دیکھے کی مت کرو کہ اِس کے منہ پر اِس کی سی اور اس کے منہ پر اُس کی سی۔ ادب ۵ چغلخوری ہرگز مت کرو نہ کسی کی چغلی سنو۔ ادب ۶ جھوٹ ہرگز مت بولو! ادب ۷ خوشامد سے کسی کی منہ پر تعریف مت کرو۔ اور پیٹھ پیچھے بھی حد سے زیادہ تعریف مت کرو۔ ادب ۸ ۔ کسی کی غیبت ہرگز مت کرو اور غیبت یہ ہے کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اُس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو رنج ہو چاہے وہ بات سچی ہی ہو۔ اور اگر وہ بات ہی غلط ہے تو وہ بہتان ہے اس میں اور بھی زیادہ گناہ ہے۔ ادب ۹ کسی سے بحث مت کرو، اپنی بات کو اونچی مت کرو۔ ادب ۱۰ ۔ زیادہ مت ہنسو اس سے دل کی رونق جاتی رہتی ہے۔ ادب ۱۱ ۔ جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے معاف نہ کرا سکو تو اُس شخص کے لئے دعائے مغفرت کیا کرو۔ امید ہے کہ قیامت میں معاف کر دے۔ ادب ۱۲ ۔ جھوٹا وعدہ مت کرو۔ ادب ۱۳ ۔ ایسی ہنسی مت کرو جس سے دوسرا ذلیل ہو جائے۔ ادب ۱۴ ۔ اپنی کسی چیز یا کسی ہنر پر بڑائی مت جتلاؤ۔ ادب ۱۵ شعر اشعار کا دھندا مت رکھو۔ البتہ اگر مضمون خلاف شرع نہ ہو اور تھوڑی سی آواز سے کبھی کبھی کوئی دعا یا نصیحت کا شعر پڑھ لو تو ڈر نہیں۔ ادب ۱۶ ۔ سُنی سُنائی ہوئی باتیں مت کہا کرو۔ کیونکہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

(۲۰) متفرق باتوں کا بیان

ادب ۱ ۔ خط لکھ کر اُس پر مٹی چھوڑ دیا کرو اس سے اس کام میں آسانی ہوتی ہے جس کام کے لئے خط لکھا گیا ہو ادب ۲ ۔ زمانے کو بُرا مت کہو۔ ادب ۳ باتیں بہت چبا چبا کر مت کرو نہ کلام میں بہت طول یا مبالغہ کیا کرو ضرورت کے قدر بات کرو۔ ادب ۴ ۔ کسی کے گانے کی طرف کان مت لگاؤ۔ ادب ۵ کسی کی بُری صورت یا بُری بات کی نقل مت اتارو۔ ادب ۶ ۔ کسی کا عیب دیکھو تو اس کو چھپاؤ۔ گاتی مت پھرو۔ ادب ۷ جو کام کرو سوچ کر انجام سمجھ کر اطمینان سے کرو جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں۔ ادب ۸ کوئی تم سے مشورہ لے وہی صلاح دو جس کو

ل۱۰ چہرہ کی رونق بھی چلی جاتی ہے۔۱۲ ل۱۵ اگر عیب ظاہر کرنے سے مقصد لوگوں کو دھوکہ سے اور نقصان سے بچانا ہے تو اس کے ظاہر کرنے میں ثواب ہے اور بعض صورتیں تو ایسی ہیں کہ ان میں عیب ظاہر کر دینا واجب ہے۔۱۲

اپنے نزدیک بہتر سمجھتی ہو۔ ادب ۹ غصہ کو جہاں تک ہو سکے روکو۔ ادب ۱۰ لوگوں سے اپنا کہا سنا معاف کرا لو۔ ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔ ادب ۱۱ دوسروں کو بھی نیک کام بتلاتی رہو۔ بری باتوں سے منع کرتی رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو۔ یا اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچائے گا تو خاموشی جائز ہے مگر دل سے بری بات کو بری سمجھتی رہو۔ اور بدون لاچاری کے ایسے آدمیوں سے نہ ملو۔

دل کا سنوارنا

(۲۱) زیادہ کھانے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج

بہت سے گناہ پیٹ کے زیادہ پالنے سے ہوتے ہیں اس میں کئی باتوں کا خیال رکھو۔ مزیدار کھانے کی پابندی[۱] نہ ہو حرام روزی سے بچو حد سے زیادہ نہ بھرو بلکہ دو چار لقمے کی بھوک رکھ کر کھاؤ اس میں بہت سے فائدے ہیں ایک تو دل صاف رہتا ہے جس سے خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان ہوتی ہے اس سے خدائے تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے دل میں رقت اور نرمی رہتی ہے۔ جس سے دعا اور ذکر میں لذت معلوم ہوتی ہے تیسرے نفس میں بڑائی اور سرکشی نہیں ہونے پاتی۔ چوتھے نفس کو تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف کو دیکھ کر خدا کا عذاب یاد آتا ہے۔ اور اس وجہ سے نفس گناہوں سے بچتا ہے پانچویں گناہ کی رغبت کم ہوتی ہے چھٹے طبیعت ہلکی رہتی ہے نیند کم آتی ہے تہجد اور دوسری عبادتوں میں سستی نہیں ہوتی۔ ساتویں بھوکوں اور عاجزوں پر رحم آتا ہے۔ بلکہ ہر ایک کے ساتھ رحمدلی پیدا ہوتی ہے۔

(۲۲) زیادہ بولنے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج

نفس کو زیادہ بولنے میں بھی مزا آتا ہے۔ اور اس سے صدہا[۲] گناہ میں پھنس جاتا ہے جھوٹ اور غیبت[۳] اور کوسنا کسی کو طعنہ دینا۔ اپنی بڑائی جتلانا۔ خواہ مخواہ کسی سے بحثا بحثی لگانا۔ امیروں کی خوشامد کرنا۔ ایسی ہنسی کرنا جس سے کسی کا دل دکھے ان سب آفتوں سے بچنا جب ہی ممکن ہے کہ زبان کو روکے اور اس کے روکنے کا طریقہ یہی ہے کہ جو بات منہ سے نکالنا ہو جی میں آتے ہی نہ کہہ ڈالے۔ بلکہ پہلے خوب سوچ لے کہ اس بات میں کسی طرح کا گناہ ہے یا ثواب ہے یا یہ کہ نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے اگر وہ بات ایسی ہے جس میں تھوڑا یا بہت گناہ ہے تو بالکل اپنی زبان بند کر لو۔ اگر اندر سے نفس تقاضا کرے تو اس کو یوں سمجھاؤ کہ اس وقت تھوڑا سا جی کو مار لینا آسان ہے اور دوزخ کا عذاب بہت سخت ہے۔ اور اگر وہ بات ثواب کی ہے تو کہہ ڈالو۔ اور اگر نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے تو بھی مت کہو اور اگر بہت ہی دل چاہے تو تھوڑی سی کہہ کر چپ ہو جاؤ۔ ہر بات میں اسی طرح سوچا کرو

[۱] پابندی نہ کرنی چاہئے جو تقاضا کرے فوراً کھالے اور نہ کھانے کی ٹوہ میں رہیں ۱۲ [۲] صدہا یعنی سینکڑوں یہاں مراد عدد معین نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ بہت سے ۱۲ [۳] غیبت یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا ۱۲

تھوڑے دنوں میں بُری بات کہنے سے خود نفرت ہو جائے گی۔ اور زبان کی حفاظت کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ بلا ضرورت کسی سے نہ ملو جب تنہائی ہوگی خود ہی زبان خاموش رہے گی۔

(۲۳) غصے کی بُرائی اور اس کا علاج

غصے میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا اس لئے زبان سے بھی جا بیجا نکل جاتا ہے اور ہاتھ سے بھی زیادتی ہو جاتی ہے اسلئے اسکو بہت روکنا چاہئے اور اس کو روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ کرے کہ جس پر غصہ آیا ہے اس کو اپنے رُوبرو سے فوراً ہٹا دے۔ اگر وہ نہ ہٹے خود اس جگہ سے ٹل جائے پھر سوچے کہ جس قدر یہ شخص میرا قصوروار ہے اس سے زیادہ میں خدائے تعالیٰ کی خطاوار ہوں اور جیسا میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خطا معاف کردیں ایسے ہی مجھ کو بھی چاہئے کہ میں اس کا قصور معاف کردوں اور زبان سے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ کئی بار پڑھے۔ اور پانی پی لے یا وضو کرلے اس سے غصہ جاتا رہے گا پھر جب عقل ٹھکانے ہو جائے اس وقت بھی اگر اس قصور پر سزا دینا مناسب معلوم ہو۔ مثلاً سزا دینے میں اُسی قصوروار کی بھلائی ہے۔ جیسے اپنی اولاد ہے اس کو سدھارنا ضرور ہے۔ اور یا سزا دینے میں دوسرے کی بھلائی ہے جیسے اس شخص نے کسی پر ظلم کیا تھا۔ اب مظلوم کی مدد کرنا اور اس کے واسطے بدلہ لینا ضرور ہے اس لئے سزا کی ضرورت ہے تو اوّل خوب سمجھ لے کہ اتنی خطا کی کتنی سزا ہونی چاہئے۔ جب اچھی طرح شرع کے موافق اس بات میں تسلی ہو جاوے تو اُسی قدر سزا دیدے چند روز اس طرح غصہ روکنے سے پھر خود بخود قابو میں آجاوے گا تیزی نہ رہے گی۔ اور کینہ بھی اسی غصہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جب غصہ کی اصلاح ہو جائے گی کینہ بھی دل سے نکل جائے گا۔

(۲۴) حسد کی بُرائی اور اس کا علاج

کسی کو کھاتا پیتا یا پھلتا پھولتا عزت آبرو سے رہتا ہوا دیکھ کر دل میں جلنا اور رنج کرنا اور اس کے زوال سے خوش ہونا اس کو حسد کہتے ہیں یہ بہت بُری چیز ہے اس میں گناہ بھی ہے۔ ایسے شخص کی ساری زندگی تلخی میں گذرتی ہے۔ غرض اس کی دنیا اور دین دونوں بے حلاوت ہیں اس لئے اس آفت سے نکلنے کی بہت کوشش کرنی چاہئے اور علاج اس کا یہ ہے کہ اوّل یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے سے مجھی کو نقصان اور تکلیف ہے اس کا کیا نقصان ہے اور وہ میرا نقصان یہ ہے کہ میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھالیتی ہے۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حسد کرنے والی گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہی ہے کہ فلانا شخص اس نعمت کے لائق نہ تھا اس کو نعمت کیوں دی تو یوں سمجھو کہ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتی ہے تو کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ اور تکلیف ظاہری ہے کہ ہمیشہ رنج و غم میں

رہتی ہے اور جس پر حسد کیا ہے اس کا کوئی نقصان نہیں۔ کیونکہ حسد سے وہ نعمت جاتی نہ رہیگی
بلکہ اس کا یہ نفع ہے کہ اس حسد کرنے والی کی نیکیاں اس کے پاس چلی جائیں گی جب ایسی ایسی باتیں سوچ
چکو تو پھر یہ کرو کہ اپنے دل پر جبر کر کے جس شخص پر حسد پیدا ہوا ہے۔ زبان سے دوسروں کے روبرو اس
کی تعریف اور بھلائی کرو اور یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کے پاس ایسی ایسی نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ
اس کو دونی دیں۔ اور اگر اس شخص سے ملنا ہو جائے تو اس کی تعظیم کرے اور اس کے ساتھ عاجزی سے پیش
آئے۔ پہلے پہلے ایسے برتاؤ سے نفس کو بہت تکلیف ہوگی مگر رفتہ رفتہ آسانی ہو جائے گی اور حسد جاتا رہے گا

۲۵ دنیا اور مال کی محبت کی بُرائی اور اُس کا علاج

مال کی محبت ایسی بُری چیز ہے کہ جب یہ دل میں آتی ہے تو حق تعالیٰ کی یاد اور محبت اس میں نہیں سماتی
کیونکہ ایسے شخص کو تو ہر وقت یہی اُدھیڑ بُن رہے گی کہ روپیہ کس طرح آئے اور کیوں کر جمع ہو۔ زیور کپڑا
ایسا ہونا چاہیئے اس کا سامان کس طرح کرنا چاہیئے۔ اتنے برتن ہو جائیں، اتنی چیزیں بن جائیں۔ ایسا
گھر بنانا چاہیئے۔ باغ لگانا چاہیئے۔ جائداد خریدنا چاہیئے۔ جب رات دن دل اسی میں رہا، پھر خدا
تعالیٰ کو یاد کرنے کی فرصت کہاں ملے گی۔ ایک بُرائی اس میں یہ ہے کہ جب دل میں اس کی محبت جم
جاتی ہے تو مر کر خدا کے پاس جانا اُس کو بُرا معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خیال آتا ہے کہ مرتے ہی یہ سارا عیش
جاتا رہے گا۔ اور کبھی خاص مرتے وقت دنیا کا چھوٹنا بُرا معلوم ہوتا ہے اور جب اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے دنیا سے چھڑایا ہے تو توبہ توبہ اللہ سے دشمنی ہو جاتی ہے اور خاتمہ کفر پر ہوتا ہے۔ ایک بُرائی
اس میں یہ ہے کہ جب آدمی دنیا سمیٹنے کے پیچھے پڑ جاتا ہے پھر اس کو حرام حلال کا کچھ خیال نہیں رہتا۔ نہ
اپنا اور پرایا حق سوجھتا ہے نہ جھوٹ اور دغا کی پروا ہوتی ہے بس یہی نیت رہتی ہے کہ کہیں سے آئے
لے کر بھر لو اسی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت سارے گناہوں کی جڑ ہے جب یہ ایسی
بُری چیز ہے تو ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہیئے کہ اس بلا سے بچے اور اپنے دل سے اس دنیا کی محبت
باہر کرے، سو علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اور ہر وقت سوچے کہ یہ سب
سامان ایک دن چھوڑنا ہے پھر اس میں جی لگانا کیا فائدہ بلکہ جس قدر زیادہ جی لگے گا اسی قدر چھوڑتے
وقت حسرت ہوگی۔ دوسرے بہت سے علاقے نہ بڑھائے یعنی بہت سے آدمیوں سے میل جول لینا
دینا نہ بڑھائے ضرورت سے زیادہ سامان چیز بست مکان جائداد جمع نہ کرے کار بار روزگار رنجار
حد سے زیادہ نہ پھیلائے ان چیزوں کو ضرورت اور آرام تک رکھے غرض سب سامان مختصر رکھے تیسرے
فضول خرچی نہ کرے کیونکہ فضول خرچی کرنے سے آمدنی کی حرص بڑھتی ہے اور اس کی حرص سے

سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں چوتھے موٹے کھانے کپڑے کی عادت رکھے پانچویں غریبوں میں زیادہ بیٹھے امیروں سے بہت کم ملے کیونکہ امیروں سے ملنے میں ہر چیز کی ہوس پیدا ہوتی ہے چھٹے جن بزرگوں نے دنیا چھوڑ دی ہے اُن کے قصے حکایتیں دیکھا کرے۔ ساتویں جس چیز سے دل کو زیادہ لگاؤ ہو اس کو خیرات کر دے یا بیچ ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان تدبیروں سے دنیا کی محبت دل سے نکل جاوے گی۔ اور دل میں جو دور دور کی امنگیں پیدا ہوتی ہیں کہ یوں جمع کریں، یوں سامان خریدیں، یوں اولاد کے لئے مکان اور گاؤں چھوڑ جاویں جب دنیا کی محبت جاتی رہے گی یہ امنگیں خود دفع ہو جاویں گی۔

(۲۶) کنجوسی کی بُرائی اور اس کا علاج

بہت سے حق جن کا ادا کرنا فرض اور واجب ہے جیسے زکوٰۃ قربانی کسی محتاج کی مدد کرنا، اپنے غریب رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنا کنجوسی میں یہ حق ادا نہیں ہوتے۔ اس کا گناہ ہوتا ہے یہ تو دین کا نقصان ہے اور کنجوس آدمی سب کی نگاہوں میں ذلیل و بے قدر رہتا ہے یہ دنیا کا نقصان ہے اس سے زیادہ کیا بُرائی ہوگی۔ علاج اس کا ایک تو یہ ہو کہ مال اور دنیا کی محبت دل سے نکالے۔ جب اس کی محبت نہ رہے گی کنجوسی کسی طرح ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ جو چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہو، اپنی طبیعت پر زور ڈال کر اسکو کسی کو دے ڈالا کرے۔ اگرچہ نفس کو تکلیف ہو مگر ہمت کر کے اس تکلیف کو سہارے جبتک کہ کنجوسی کا اثر بالکل دل سے نہ نکل جائے یُوں ہی کیا کرے۔

(۲۷) نام اور تعریف چاہنے کی بُرائی اور اس کا علاج

جب آدمی کے دل میں اس کی خواہش ہوتی ہے تو دوسرے شخص کے نام اور تعریف سے جلتا ہے اور حسد کرتا ہے اس کی بُرائی اور برن چلی ہو اور دوسرے شخص کی بُرائی اور ذلت سن کر جی خوش ہوتا ہے یہ بھی بڑے گناہ کی بات ہے کہ آدمی دوسرے کا بُرا چاہے۔ اور اس میں یہ بھی بُرائی ہے کہ کبھی ناجائز طریقوں سے نام پیدا کیا جاتا ہے مثلاً نام کے واسطے شادی وغیرہ میں خوب مال اُڑایا، فضول خرچی کی اور وہ مال کبھی رشوت سے جمع کیا کبھی سُودی قرض لیا اور یہ سارے گناہ اس نام کی بدولت ہوئے اور دنیا کا نقصان اسمیں یہ ہے کہ ایسے شخص کے دشمن اور حاسد بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کو ذلیل اور بدنام کرنے اور اس کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ علاج اس کا ایک تو یہ ہے یوں سوچے کہ جن لوگوں کی نگاہ میں ناموری اور تعریف ہوگی نہ وہ رہیں گے نہ میں رہوں گی تھوڑے دنوں کے بعد کوئی پوچھے گا بھی نہیں پھر ایسی بے بنیاد چیز پر خوش ہونا نادانی کی بات ہے، دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو شرع کے توخلاف نہ ہو مگر یہ لوگوں کی نظر میں ذلیل اور بدنام ہو جائے۔ مثلاً گھر کی بچی ہوئی باسی روٹیاں غریبوں

ف نام چاہنا یعنی حب جاہ کرنا

کے ہاتھ سستی بیچنے لگے اس سے خوب رسوائی ہوگی۔

(۲۸) غرور اور شیخی کی برائی اور اس کا علاج

غرور اور شیخی اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں یا دینداری میں یا حسب و نسب میں یا مال اور سامان میں یا عزت آبرو میں یا عقل میں یا اور کسی بات میں اوروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے یہ بڑا گناہ ہے حدیث میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا اور دنیا میں بھی لوگ ایسے آدمی سے دل میں نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہوتے ہیں اگرچہ ڈر کے مارے ظاہر میں آؤ بھگت کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی برائی ہے کہ ایسا شخص کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا حق بات کو کسی کے کہنے سے قبول نہیں کرتا بلکہ برا مانتا ہے اور اس نصیحت کرنے والے کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے علاج اس کا یہ ہو کہ اپنی حقیقت میں غور کرے کہ میں مٹی اور ناپاک پانی کی پیدائش ہوں ساری خوبیاں اللہ کی دی ہوئی ہیں اگر وہ چاہیں ابھی سب لے لیں۔ پھر شیخی کس بات پر کروں اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو یاد کرے اس وقت اپنی بڑائی نگاہ میں نہ آئے گی اور جس کو اس نے حقیر سمجھا ہے اس کے سامنے عاجزی سے پیش آئے اور اس کی تعظیم کیا کرے شیخی دل سے نکل جائے گی اگر اور زیادہ ہمت نہ ہو تو اپنے ذمے اتنی ہی پابندی کرلے کہ جب کوئی چھوٹے درجے کا آدمی ملے اس کو پہلے خود سلام کرلیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی نفس میں بہت عاجزی آجائے گی۔

(۲۹) اترانے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کی برائی اور اس کا علاج

اگر کوئی اپنے آپ کو اچھا سمجھی یا کپڑا زیور پہن کر اترائی اگرچہ دوسروں کو بھی برا اور کم نہ سمجھی یہ بات بھی بڑی ہے حدیث میں آیا ہے کہ یہ خصلت دین کو برباد کرتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ ایسا آدمی اپنے سنوارنے کی فکر نہیں کرتا کیونکہ جب وہ اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے تو اس کو اپنی برائیاں کبھی نظر نہ آئیں گی علاج اس کا یہ ہے کہ اپنے عیبوں کو سوچا اور دیکھا کرے اور یہ سمجھے کہ جو باتیں میرے اندر اچھی ہیں یہ خدا تعالیٰ کی نعمت ہے میرا کوئی کمال نہیں۔ اور یہ سوچ کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کرے اور دعا کیا کرے کہ اے اللہ اس نعمت کا زوال نہ ہو

(۳۰) نیک کام دکھلاوے کیلئے کرنے کی برائی اور اس کا علاج

یہ دکھلاوا کئی طرح ہوتا ہے کبھی صاف زبان سے ہوتا ہے کہ ہم نے اتنا قرآن پڑھا ہم رات کو اٹھے تھے کبھی اور باتوں میں ہوتا ہے مثلاً کہیں بدوؤں کا ذکر ہو رہا تھا کسی نے کہا کہ نہیں صاحب یہ سب باتیں غلط

۵۱ اگر کثرت سے نوافل پڑھے جائیں تو اس سے بھی تکبر ختم ہو جاتا ہے نیز دسترخوان پر جو روٹی وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے گر جاتے ہیں ان کو چن کر کھانے سے بھی تکبر ختم ہو جاتا ہے ۱۲

۵۲ اترانے کو عربی زبان میں عجب کہتے ہیں

۵۳ دکھلاوے کے لیے کام کرنے کو عربی میں ریا کہتے ہیں ۱۲

۵۴ جو لوگ ملک عرب کے دیہاتوں اور جنگلوں میں رہتے ہیں انھیں بدو کہتے ہیں ۱۲

ہیں ہمارے ساتھ ایسا ایسا برتاؤ ہوا تو اب بات تو ہوئی اور کچھ لیکن اسی میں یہ بھی سب نے جان لیا کہ انھوں نے حج کیا ہے کبھی کام کرنے سے ہوتا ہے جیسے دکھلاوے کی نیت سے سب کی روبرو تسبیح لے کر بیٹھ گئی یا کبھی کام کے سنوارنے سے ہوتا ہے جیسے کسی کی عادت ہے کہ ہمیشہ قرآن پڑھتی ہے مگر چار عورتوں کے سامنے ذرا سنوار سنوار کر پڑھنا شروع کر دیا کبھی صورت شکل سے ہوتا ہے جیسے آنکھیں بند کر کے گردن جھکا کر بیٹھ گئی جس میں دیکھنے والے سمجھیں کہ بڑی اللہ والی ہیں۔ ہر وقت اسی دھیان میں ڈوبی رہتی ہیں۔ رات کو بہت جاگی ہیں نیند سے آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ دکھلاوا اور بھی کئی طور پر ہوتا ہے اور جس طرح بھی ہو بہت برا ہے قیامت میں ایسے نیک کاموں پر جو دکھلاوے کے لئے ہوں ثواب کے بدلے اور الٹا عذاب دوزخ کا ہوگا علاج اس کا وہی ہے جو نام اور تعریف چاہنے کا علاج ہے جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہیں کیونکہ دکھلاوا اسی واسطے ہوتا ہے کہ میرا نام ہو۔ او میری تعریف ہو

ضروری بتلانے کے قابل بات (۳۱)

ان بری باتوں کے جو علاج بتلائے گئے ہیں ان کو دو چار بار برت لینے سے کام نہیں چلتا اور یہ برائیاں نہیں دور ہوتی مثلاً غصے کو دو چار بار روک لیا تو اس سے اس بیماری کی جڑ نہیں گئی یا ایک آدھ بار غصہ نہ آیا تو اس دھوکے میں نہ آئے کہ میرا نفس سنور گیا ہے بلکہ بہت دنوں تک ان علاجوں کو برتنے اور جب غفلت ہو جائے۔ افسوس اور رنج کرے اور آگے کو خیال رکھے۔ مدتوں بعد انشاءاللہ تعالیٰ ان برائیوں کی جڑ جاتی رہے گی

ایک اور ضروری کام کی بات (۳۲)

نفس کے اندر کی جتنی برائیاں ہیں اور ہاتھ پاؤں سے جتنے گناہ ہوتے ہیں ان کے علاج کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ جب نفس سے کوئی شرارت اور برائی یا گناہ کا کام ہو جائے اس کو کچھ سزا دیا کرے۔ اور دو سزائیں آسان ہیں کہ ہر شخص کر سکتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اپنے ذمہ کچھ آنہ دو آنے روپیہ دو روپے جیسی حیثیت ہو جرمانے کے طور پر ٹھیرا لے جب کبھی کوئی بری بات ہو جایا کرے وہ جرمانہ غریبوں کو بانٹ دیا کرے اگر پھر ہو پھر اسی طرح کرے دوسری سزا یہ ہے کہ ایک وقت یا دو وقت کھانا نہ کھایا کرے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اگر کوئی ان سزاؤں کو نباہ کر برتے انشاءاللہ تعالیٰ سب برائیاں چھوٹ جائیں آگے اچھی باتوں کا بیان ہے جن سے دل سنورتا ہے

توبہ اور اس کا طریقہ (۳۳)

توبہ ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی حالت میں غور کرے گا

کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی بات گناہ کی ہو ہی جاتی ہے ضرور توبہ کو ہر وقت ضروری سمجھے گا طریقہ اس کے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو جو عذاب کے ڈراوے گناہوں پر آئے ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے اس سے گناہ پر دل دکھے گا۔ اس وقت چاہئے کہ زبان سے بھی توبہ کرے اور جو نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو۔ اس کو قضا بھی کرے۔ اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہیں اُن سے معاف بھی کرالے یا ادا کرے اور جو ویسے ہی گناہ ہوں ان پر خوب کڑھے اور رونے کی شکل بنا کر خدائے تعالیٰ سے خوب معافی مانگے

(۳۴) خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے ڈرو۔ اور خوف ایسی اچھی چیز ہے کہ آدمی اس کی بدولت گناہوں سے بچتا ہے۔ طریقہ اس کا وہی ہے جو طریقہ توبہ کا ہے کہ خدا تعالیٰ کے عذاب کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

(۳۵) اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم حق تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو[۱] اور امید ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے نیک کاموں کے لئے دل بڑھتا ہے اور توبہ کرنے کی ہمت ہوتی ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

(۳۶) صبر اور اس کا طریقہ

نفس کو دین کی بات پر پابند رکھنا اور دین کے خلاف اس سے کوئی کام نہ ہونے دینا اس کو صبر کہتے ہیں۔ اور اس کے کئی موقعے ہیں۔ ایک موقع یہ ہے کہ آدمی چین امن کی حالت میں ہو خدائے تعالیٰ نے صحت دی ہو۔ مال دولت عزت آبرو نوکر چاکر آل اولاد، گھربار، ساز و سامان دیا ہو۔ ایسے وقت کا صبر یہ ہے کہ دماغ خراب نہ ہو۔ خدائے تعالیٰ کو نہ بھول جائے غریبوں کو حقیر نہ سمجھے، ان کے ساتھ نرمی اور احسان کرتا رہے دوسرا موقع عبادت کا وقت ہے کہ اسوقت نفس سستی کرتا ہے جیسے نماز کے لئے اٹھنے میں یا نفس کنجوسی کرتا ہے جیسے زکوٰۃ خیرات دینے میں ایسے موقع میں تین طرح کا صبر درکار ہے۔ ایک عبادت سے پہلے کہ نیت درست رکھے اللہ ہی کے واسطے وہ کام کرے نفس کی کوئی غرض نہ ہو دوسرے عبادت کے وقت کہ کم ہمتی نہ ہو جس طرح اس عبادت کا حق ہے اس طرح ادا کرے تیسرے عبادت کے بعد کہ اس کو کسی کے روبرو ذکر نہ کرے تیسرا موقعہ گناہ کا وقت ہے۔ اس وقت کا صبر یہ ہے کہ نفس کو گناہ سے روکے۔ چوتھا موقع وہ وقت ہے کہ اس شخص کو کوئی مخلوق تکلیف پہنچائے برا بھلا کہے اس وقت کا صبر یہ ہے کہ بدلہ نہ لے خاموش ہو جائے پانچواں موقع مصیبت[۲] اور بیماری اور مال کے نقصان

[۱] قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ۱۲

[۲] فقر و فاقہ پر صبر کرنے سے کہیں ڈھونڈ[ھ]ا بیماری پر صبر کرنا ہے اسی لئے اس کا ثواب بھی زیادہ ہے ۱۲

یا کسی عزیز و قریب کے مرجانے کا ہے۔ اس وقت کا صبر یہ ہے کہ زبان سے خلاف شرع کلمہ نہ کہے
بیان کر کے نہ روئے۔ طریقہ سب قسم کے صبروں کا یہ ہے کہ ان سب موقعوں کے ثواب کو یاد کرے اور سمجھے
کہ یہ سب باتیں میرے فائدے کے واسطے ہیں۔ اور سوچے کہ بے صبری کرنے سے تقدیر تو ٹلتی نہیں۔
ناحق ثواب بھی کیوں کھویا جائے۔

(۳۷) شکر اور اس کا طریقہ

خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے خوش ہو کر خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہونا اور اس محبت سے یہ شوق ہونا
کہ جب وہ ہم کو ایسی ایسی نعمتیں دیتے ہیں تو ان کی خوب عبادت کرو۔ اور ایسی نعمت دینے والے کی نافرمانی
بڑے شرم کی بات ہے یہ خلاصہ ہے شکر کا یہ ظاہر ہے کہ بندے پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہیں
اگر کوئی مصیبت بھی ہے تو اس میں بھی بندے کا فائدہ ہے تو وہ بھی نعمت ہی ہے جب ہر وقت نعمت ہے تو ہر وقت دل میں یہ خوشی
اور محبت رہنا چاہئے کہ کبھی خدا تعالیٰ کے حکم کے بجالانے میں کمی نہ کرنی چاہئے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ خدائے
تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

(۳۸) خدائے تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ

یہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ بدون خدائے تعالیٰ کے ارادے کے نہ کوئی نفع حاصل ہو سکتا ہے نہ نقصان
پہنچ سکتا ہے اس واسطے ضرور ہوا کہ جو کام کرے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہ کرے نظر خدا تعالیٰ پر رکھے،
اور کسی مخلوق سے زیادہ اُمید نہ رکھے نہ کسی سے زیادہ ڈرے یہ سمجھ لے کہ بدون خدا کے چاہے
کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کو بھروسہ اور توکل کہتے ہیں طریقہ اس کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور
حکمت کو اور مخلوق کے ناچیز ہونے کو خوب سوچا اور یاد کیا کرے۔

(۳۹) خدائے تعالیٰ سے محبت کرنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کی طرف دل کا کھینچنا اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سن کر اور ان کے کاموں کو دیکھ کر دل کو مزہ آنا یہ محبت
ہے طریقہ اس کا یہ ہے کہ اللہ کا نام بہت کثرت سے پڑھا کرے۔ اور ان کی خوبیوں کو یاد کیا کرے اور
انکو جو بندے کے ساتھ محبت ہے اس کو سوچا کرے۔

(۴۰) خدائے تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اس کا طریقہ

جب مسلمان کو یہ معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ہوتا ہے سب میں بندے کا فائدہ اور ثواب ہے تو ہر
بات پر راضی رہنا چاہئے نہ گھبراوے نہ شکایت حکایت کرے طریقہ اس کا اسی بات کا سوچنا ہے کہ جو کچھ ....

---

۵۱ مصیبت کو بھی نعمت سمجھ کر شکر کرنے میں ثواب بھی ملتا ہے اور نفس کی اصلاح بھی ہوتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ شکر کرنے کی وجہ سے دنیا میں کوئی اچھا بدل مل جائے ۱۲۔

۵۲ یعنی تدبیر تو کرے کیونکہ خدا نے تدبیر کرنے کا حکم دیا ہے مگر اس تدبیر پر بھروسہ نہ کرے بلکہ یہ عقیدہ رکھے کہ تدبیر کرنا ہم پر فرض ہے اور اس تدبیر میں اثر پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چاہے تو اثر پیدا کر دے ورنہ ہمیں تدبیر کے نتیجہ پر ہمارا کوئی بس نہیں۔

ہوتا ہے سب بہتر ہے

(۴۱) صِدق یعنی سچی نیت اور اس کا طریقہ

دین کا جو کوئی کام کرے اس میں کوئی دنیا کا مطلب نہ ہو نہ تو دکھلاوا ہو۔ نہ ایسا کوئی مطلب ہو جیسے کسی کے پیٹ میں گرانی ہے اس نے کہا لاؤ روزہ رکھ لیں روزے کا روزہ ہو جائے گا اور پیٹ ہلکا ہو جائے گا یا نماز کے وقت پہلے سے وضو ہو۔ مگر گرمی بھی ہے اس لئے وضو تازہ کر لیا کہ خود بھی تازہ ہو جاؤ گا اور ہاتھ پاؤں بھی ٹھنڈے ہو جائیں گے یا کسی سائل کو دیا کہ اُس کے تقاضے سے جان بچی اور یہ بلا ٹلی یہ سب باتیں سچی نیت کے خلاف ہیں۔ طریقہ اس کا یہی کام کہ کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرے۔ اگر کسی ایسی بات کا اس میں میل پاوے اُس سے دل کو صاف کرلے۔

(۴۲) مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان رکھنا اور اس کا طریقہ

دل سے ہر وقت دھیان رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے سب حالوں کی خبر ہے ظاہر کی بھی اور دل کی بھی اگر برا کام ہو گا یا برا خیال لایا جائے گا شاید اللہ تعالیٰ دنیا میں یا آخرت میں سزا دیں۔ دوسرے عبادت کے وقت یہ دھیان جمائے کہ وہ میری عبادت کو دیکھ رہے ہیں۔ اچھی طرح بجالانا چاہیے طریقہ اس کا یہی ہے کہ کثرت سے ہر وقت یہ سوچا کرے تھوڑے دنوں میں اس کا دھیان بندھ جائے گا پھر انشاءاللہ تعالیٰ اس سے کوئی بات اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہوگی۔

(۴۳) قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانے کا طریقہ

قاعدہ ہے کہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ ہم کو تھوڑا سا قرآن سناؤ دیکھیں کیسا پڑھتی ہو۔ تو اسوقت جہانتک ہو سکتا ہے خوب بنا کر سنوار کر سنبھال کر پڑھتی ہو اب یوں کیا کرو کہ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو پہلے دل میں یہ سوچ لیا کرو کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہم سے فرمائش کی ہے کہ ہم کو سناؤ کیسا پڑھتی ہو، اور یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ خوب سُن رہے ہیں اور یوں خیال کرو کہ جب آدمی کے کہنے سے بنا سنوار کر پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے جو پڑھتے ہیں اس کو تو خوب ہی سنبھال سنبھال کر پڑھنا چاہیے یہ سب باتیں سوچکر اب پڑھنا شروع کرو اور جب تک پڑھتی رہو یہی باتیں خیال میں رکھو اور جب پڑھنے میں بگاڑ ہونے لگے یا دل اِدھر اُدھر بٹنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے پڑھنا موقوف کر کے ان باتوں کے سوچنے کو پھر تازہ کر لو۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس طریقے سے صحیح اور صاف بھی پڑھا جائے گا اور دل بھی ادھر متوجہ رہے گا اگر ایک مدت تک اسی طرح پڑھو گی تو پھر آسانی سے دل لگنے لگے گا۔

(۴۴) نماز میں دل لگانے کا طریقہ

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام کوئی پڑھنا بے ارادہ نہ ہو بلکہ ہر بات ارادے اور سوچ سے ہو مثلاً اللہ اکبر کہہ کر جب کھڑی ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچو کہ میں اب سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ رہی ہوں پھر سوچو کہ اب وَبِحَمْدِكَ کہہ رہی ہوں پھر دھیان کرو کہ اب وَتَبَارَكَ اسْمُكَ منہ سے نکل رہا ہے اسی طرح ہر لفظ پر الگ الگ دھیان اور ارادہ کرو پھر الحمد اور سورت میں یوں ہی کرو پھر رکوع میں اسی طرح ہر دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کو سوچ سوچ کر کہو غرض منہ سے جو نکالو دھیان بھی ادھر رکھو ساری نماز میں یہی طریقہ رکھو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹے گا پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگے گا۔ اور نماز میں مزہ آئے گا۔

(۴۵) پیری مریدی کا بیان

مرید بننے میں کئی فائدے ہیں۔ ایک فائدہ یہ کہ دل کے سنوارنے کے طریقے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں ان کے برتاؤ کرنے میں کبھی کم سمجھی سے غلطی ہو جاتی ہے پیر اس کا ٹھیک راستہ تبلا دیتا ہے دوسرا فائدہ یہ کہ کتاب میں پڑھنے سے بعضی دفعہ اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ پیر کے بتلانے سے ہوتا ہے۔ ایک تو اس کی برکت ہوتی ہے پھر یہ بھی خوف ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی نیک کام میں کمی کی یا کوئی بری بات کی پیر سے شرمندگی ہو گی تیسرا فائدہ یہ کہ پیر سے اعتقاد اور محبت ہو جاتی ہے اور یوں جی چاہتا ہے کہ جو اس کا طریقہ ہے ہم بھی اسی کے موافق چلیں، چوتھا فائدہ یہ ہے کہ پیر اگر نصیحت کرنے میں سختی یا غصہ کرتا ہے تو ناگوار نہیں ہوتا پھر اس نصیحت پر عمل کرنے کی زیادہ کوشش ہو جاتی ہے اور بھی بعضے فائدے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہی ان کو حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہونے ہی سے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر مرید ہونے کا ارادہ ہو تو اول پیر میں یہ باتیں دیکھ لو جس میں یہ باتیں نہ ہوں اس سے مرید نہ ہوں ایک یہ کہ وہ پیر دین کے مسئلے جانتا ہو شرع سے ناواقف نہ ہو دوسرے یہ کہ اس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو جو عقیدے تم نے اس کتاب کے پہلے حصے میں (ص ۲۹) پڑھے ہیں ویسے اس کے عقیدے ہوں جو جو مسئلے اور دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں پڑھے ہیں کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو تیسرے کمانے کھانے کے لئے پیری مریدی نہ کرتا ہو چوتھے کسی ایسے بزرگ کا مرید ہو جس کو اکثر اچھے لوگ بزرگ سمجھتے ہوں پانچویں اس پیر کو بھی اچھے لوگ اچھا کہتے ہوں چھٹے اس کی تعلیم میں یہ اثر ہو کہ دین کی محبت اور شوق پیدا ہو جائے یہ بات اس کے اور مریدوں کا حال دیکھنے سے معلوم ہو جائے گی اگر دس مریدوں میں پانچ چھ مرید بھی اچھے ہوں تو سمجھو کہ یہ پیر تاثیر والا ہے اور ایک آدھ مرید کے برے ہونے سے شبہ مت کرو اور تم نے جو سنا ہوگا کہ بزرگوں میں

تاثیر ہوتی ہے۔ وہ تاثیر یہی ہے اور دوسری تاثیروں کو مت دیکھنا کہ وہ جو کہہ دیتے ہیں اسی طرح ہوتا ہے وہ ایک چھو کر دیتے ہیں تو بیماری جاتی رہتی ہے وہ جس کام کے لئے تعویذ دیتے ہیں وہ کام مرضی کے موافق ہو جاتا ہے وہ ایسی توجہ دیتے ہیں کہ آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ان تاثیروں سے کبھی دھوکا مت کھانا ساتویں۔ اس پیر میں یہ بات ہو کہ دین کی نصیحت کرنے میں مریدوں کا لحاظ ملاحظہ نہ کرتا ہو۔ بیجا بات سے روک دیتا ہو۔ جب کوئی ایسا پیر مل جائے تو اگر تم کنواری ہو تو ماں باپ سے پوچھ کر اور اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تو شوہر سے پوچھ کر اچھی نیت سے یعنی خالص دین کے درست کرنے کی نیت سے مرید ہو جاؤ اور اگر یہ لوگ کسی مصلحت سے اجازت نہ دیں تو مرید ہونا فرض تو ہے نہیں مرید مت بنو البتہ دین کی راہ پر چلنا فرض ہے بدون مرید ہوئے بھی اس راہ پر چلتی رہو

(۴۶) اب پیری مریدی کے متعلق بعضی باتوں کی تعلیم کی جاتی ہے

تعلیم۔ پیر کا خوب ادب رکھے۔ اللہ کے نام لینے کا طریقہ وہ جس طرح بتلائے اس کو نباہ کر کرے اس کی نسبت یوں اعتقاد رکھے کہ مجھ کو جتنا فائدہ دل درست ہونے کا اس سے پہنچ سکتا ہے اتنا اس زمانے کے کسی بزرگ ف۱ سے نہیں پہنچ سکتا تعلیم۔ اگر مرید کا دل ابھی اچھی طرح نہیں سنورا تھا کہ پیر کا انتقال ہو گیا تو دوسرے کامل پیر سے جس میں اوپر کی سب باتیں ہوں مرید ہو جائے۔ تعلیم کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا کوئی فقیری کی بات دیکھ کر اپنی عقل سے کچھ نہ کرے پیر سے پوچھ لے۔ اور جو کوئی نئی بات بھلی یا بری دل میں آئے یا کسی بات کا ارادہ پیدا ہو پیر سے دریافت کرے تعلیم پیر سے بے پردہ نہ ہو۔ اور مرید ہونے کے وقت اس کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے رومال یا کسی اور کپڑے سے یا خالی زبان سے مریدی درست ہے تعلیم اگر غلطی سے کسی خلافِ شرع پیر سے مرید ہو جائے یا پہلے وہ شخص اچھا تھا اب بگڑ گیا تو مریدی توڑ ڈالے، اور کسی اچھے بزرگ سے مرید ہو جائے۔ لیکن اگر کوئی ہلکی سی بات کبھی کبھار پیر سے ہو جائے تو یوں سمجھے کہ آخر یہ بھی آدمی ہے فرشتہ تو ہے نہیں اس سے غلطی ہو گئی جو توبہ سے معاف ہو سکتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں اعتقاد خراب نہ کرے البتہ اگر وہ اس بیجا بات پر جم جائے تو پھر مریدی توڑ دے تعلیم پیر کو یوں سمجھنا گناہ ہے کہ اس کو ہر وقت ہمارا سب حال معلوم ہے تعلیم فقیری کی جو ایسی کتابیں ہیں کہ ان کا ظاہری مطلب خلافِ شرع ہے ایسی کتابیں کبھی نہ دیکھے اسی طرح جو شعر اشعار خلافِ شرع ہیں ان کو کبھی زبان سے نہ پڑھے تعلیم بعضے فقیر کہا کرتے ہیں کہ شرع کا راستہ اور ہے اور فقیری کا راستہ اور ہے۔ یہ فقیر گمراہ ہیں۔ ان کو جھوٹا سمجھنا فرض ہے تعلیم اگر پیر کوئی بات خلافِ شرع بتلائے اس پر عمل درست نہیں۔ اگر وہ اس پر ہٹ کرے تو اس سے مریدی توڑ دے تعلیم۔ اگر اللہ کا نام لینے کی برکت سے دل میں کوئی اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے خواب نظر آئیں یا جاگتے میں کوئی

ف۱ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے بزرگوں کی توہین کرے۔ ایسا کرنے سے اسے فائدہ نہیں بلکہ نقصان پہونچیگا ۱۲

آواز یا روشنی معلوم ہو تو بجز اپنے پیر کے کسی سے ذکر نہ کرے کبھی اپنے وظیفوں اور عبادت کا کسی سے اظہار کرے کیونکہ ظاہر کرنے سے وہ دولت جاتی رہتی ہے۔ تعلیم اگر پیر نے کوئی وظیفہ یا ذکر تبلایا اور کچھ مدت تک اس کا اثر یا مزہ دل پر کچھ معلوم نہ ہوا تو اس سے تنگ دل یا پیر سے بد اعتقاد نہ ہو بلکہ یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ اللہ کا نام لینے کا دل میں ارادہ پیدا ہوتا ہے اور اس نیک کام کی توفیق ہوتی ہے اور ایسے اثر کا کبھی دل میں خیال نہ لائے کہ مجھ کو خواب میں بزرگوں کی زیارت ہوا کرے مجھ کو ہونے والی باتیں معلوم ہو جایا کریں۔ مجھ کو خوب رونا آیا کرے مجھ کو عبادت میں ایسی بیہوشی ہو جائے کہ دوسری چیزوں کی خبر ہی نہ رہے کبھی کبھی یہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں اگر ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائے اور اگر نہ ہوں یا ہو کر کم ہو جائیں یا جاتی رہیں تو غم نہ کرے البتہ خدا نہ کرے اگر شرع کی پابندی میں کمی ہونے لگے یا گناہ ہونے لگیں۔ یہ بات البتہ غم کی ہے۔ جلدی ہمت کرکے اپنی حالت درست کرے اور پیر کو اطلاع دے اور وہ جو تبلائیں اس پر عمل کرے۔ تعلیم دوسرے بزرگوں کی یا دوسرے خاندان[1] کی شان میں گستاخی نہ کرے نہ اور جگہ کے مُریدوں سے یوں کہے کہ ہمارے پیر تمہارے پیر سے یا ہمارا خاندان تمہارے خاندان سے بڑھ کر ہے ان فضول باتوں سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے تعلیم اگر اپنی کسی پیربہن پر پیر کی مہربانی زیادہ ہو یا اس کو وظیفہ و ذکر سے زیادہ فائدہ ہو تو اس پر حسد نہ کرے

(۴۷) مرید کو بلکہ ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہیے

(۱) ضرورت کے موافق دین کا علم حاصل کرے خواہ کتاب پڑھ کر یا عالموں سے پوچھ پاچھ کر (۲) سب گناہوں سے بچے (۳) اگر کوئی گناہ ہو جائے فوراً توبہ کرے (۴) کسی کا حق نہ رکھے کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے کسی کی بُرائی نہ کرے (۵) مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے، نہ بہت اچھے کھانے کپڑے کی فکر میں رہے (۶) اگر اس کی خطا پر کوئی ٹوکے، اپنی بات نہ بنائے فوراً اقرار اور توبہ کرلے (۷) بدون سخت ضرورت کے سفر نہ کرے سفر میں بہت سی باتیں بے احتیاطی کی ہوتی ہیں۔ بہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں۔ وظیفوں میں خلل پڑ جاتا ہے وقت پر کوئی کام نہیں ہوتا (۸) بہت نہ ہنسے، بہت نہ بولے۔ خاص کر نامحرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے (۹) کسی سے جھگڑا تکرار نہ کرے (۱۰) شرع کا ہر وقت خیال رکھے (۱۱) عبادت میں سستی نہ کرے (۱۲) زیادہ وقت تنہائی میں رہے (۱۳) اگر اوروں سے ملنا جلنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے، سب کی خدمت کرے۔ بڑائی نہ جتلائے (۱۴) اور امیروں سے تو بہت ہی کم ملے۔ (۱۵) بد دین آدمی سے دور بھاگے (۱۶) دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے کسی پر بدگمانی نہ کرے، اپنے عیبوں کو دیکھا کرے۔ اور ان کی درستی کیا کرے (۱۷) نماز کو اچھی طرح اچھے وقت دل سے پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا بہت خیال رکھے (۱۸) دل

[1] مثلاً مشائخ کے طریقے تصوف مثلاً چشتیہ نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ وغیرہ ۱۲

یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں رہے کسی وقت غافل نہ ہو (۱۹) اگر اللہ کا نام لینے سے مزہ آئے۔ دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے (۲۰) بات نرمی سے کرے (۲۱) سب کاموں کے لئے وقت مقرر کر لے اور پابندی سے اس کو نباہے (۲۲) جو کچھ رنج و غم نقصان پیش آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سمجھ جانے پریشان نہ ہو۔ اور یوں سمجھے کہ اس میں مجھ کو ثواب ملے گا (۲۳) ہر وقت دل میں دنیا کا حساب کتاب اور دنیا کے کاموں کا ذکر مذکور نہ رکھے بلکہ خیال بھی اللہ ہی کا رکھے (۲۴) جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے، خواہ دنیا کا یا دین کا (۲۵) کھانے پینے میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے، نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے (۲۶) خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی سے طمع نہ کرے نہ کسی کی طرف خیال دوڑائے کہ فلانی جگہ سے ہم کو یہ فائدہ ہو جائے (۲۷) رضائے تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے (۲۸) نعمت تھوڑی ہو یا بہت اس پر شکر بجا لائے اور فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو (۲۹) جو اس کی حکومت میں ہیں ان کی خطا و قصور سے درگزر کرے (۳۰) کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اس کو چھپائے۔ البتہ اگر کوئی کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور تم کو معلوم ہو جائے تو اس شخص سے کہہ دو (۳۱) مہمانوں اور مسافروں اور غریبوں اور عالموں اور درویشوں[له] کی خدمت کرے (۳۲) نیک صحبت اختیار کرے (۳۳) ہر وقت خدائے تعالیٰ سے ڈرا کرے (۳۴) موت کو یاد رکھے (۳۵) کسی وقت بیٹھ کر روز کے روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے۔ جو نیکی یاد آئے اس پر شکر کرے گناہ پر توبہ کرے (۳۶) جھوٹ ہرگز نہ بولے (۳۷) جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے (۳۸) شرم و حیا اور بردباری سے رہے (۳۹) ان باتوں پر مغرور نہ ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں ہیں (۴۰) اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے کہ نیک راہ پر قائم رکھیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے بعضے نیک کاموں کے ثواب کا اور بری باتوں کے عذاب کا بیان تاکہ نیکیوں کی رغبت ہو، اور برائیوں سے نفرت ہو

نیت خالص رکھنا (۴۸)

(۱) ایک شخص نے پکار کر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا نیت کو خالص رکھنا ف مطلب یہ ہے کہ جو کام کرے خدا کے واسطے کرے (۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سارے کام نیت کے ساتھ ہیں۔ ف۔ مطلب یہ کہ اچھی نیت ہو تو نیک کام پر ثواب[له] ملتا ہے ورنہ نہیں ملتا۔

[له] درویشوں یعنی اللہ والے فقیروں کی خدمت کرے یہ مقصد نہیں ہے کہ ان کے سوا جو نام سے پیشہ ور فقیر بھیک مانگتے پھرتے ہیں ان کی خدمت کرے ایسوں کو دینا تو ناجائز ہے ۱۲

(۴۹) دکھلاوے کے واسطے کوئی کام کرنا

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالیٰ قیامت میں اُس کے عیب سنوائیں گے۔ اور جو شخص دکھلانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالیٰ قیامت میں اُس کے عیب دکھلائینگے (۴) اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھوڑا سا دکھلاوا بھی ایک طرح کا شرک ہے

(۵۰) قرآن وحدیث کے حکم پر چلنا

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت میری اُمت میں دین کا بگاڑ پڑ جائے اس وقت جو شخص میرے طریقے تھامے رہے اس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا (۶) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اس کو تھامے رہو گے تو کبھی نہ بھٹکو گے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن۔ دوسرے نبی کی سنت یعنی حدیث۔

(۵۱) نیک کام کی راہ نکالنا یا بُری بات کی بنیاد ڈالنا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نیک راہ نکالے، پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اُس کا ثواب بھی ملے گا اور جتنوں نے اُس کی پیروی کی ہے ان سب کے برابر بھی اُس کو ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی۔ اور جو شخص بُری راہ نکالے، پھر اور لوگ اُس راہ پر چلیں تو اُس شخص کو خود اُس کا بھی گناہ ہوگا اور جتنوں نے اُس کی پیروی کی ہے اُن سب کے برابر بھی اُس کو گناہ ہوگا اور ان کے گناہ میں بھی کمی نہ ہوگی ف۔ مثلاً کسی نے اپنی اولاد کی شادی میں رسمیں موقوف کردیں یا کسی بیوہ نے نکاح کر لیا اور اس کی دیکھا دیکھی اوروں کو بھی ہمت ہوئی تو اس شروع کرنے والی کو ہمیشہ ثواب ہوا کرے گا

(۵۲) دین کا علم ڈھونڈھنا

(۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ دیدیتے ہیں۔ ف۔ یعنی مسئلے مسائل کی تلاش اور شوق اس کو ہو جاتا ہے۔

(۵۳) دین کا مسئلہ چھپانا

(۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے کوئی دین کی بات پوچھی جائے اور وہ اس کو چھپا لیوے تو قیامت کے دن اُس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ ف۔ اگر تم سے کوئی مسئلہ پوچھا کرے اور تم کو خوب یاد ہو تو سستی اور انکار مت کیا کرو اچھی طرح سمجھا دیا کرو۔

(۵۴) مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا

(۱۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر علم ہوتا ہے وہ علم والے پر وبال ہوتا ہے مگر اُس شخص کے جو اس کے موافق عمل کرے۔ ف۔ دیکھو کبھی برادری کے خیال سے یا نفس کی پیروی سے مسئلہ کے خلاف نہ کرنا

(۵۵) پیشاب سے احتیاط نہ کرنا

(۱۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے خوب احتیاط رکھا کرو کیونکہ اکثر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے

(۵۶) وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا

(۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن حالتوں میں نفس کو ناگوار ہو ایسی حالت میں وضو اچھی طرح کرنے سے گناہ دھل جاتے ہیں۔ ف۔ ناگواری کبھی سستی سے ہوتی ہے کبھی سردی سے۔

(۵۷) مسواک کرنا

(۱۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعتیں مسواک کر کے پڑھنا ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو بے مسواک کئے پڑھی جائیں۔

(۵۸) وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے تھے مگر ایڑیاں کچھ خشک رہ گئی تھیں تو آپ نے فرمایا بڑا عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا۔ ف۔ انگوٹھی چھلا چوڑیاں چھڑے اچھی طرح ہلا کر پانی پہنچایا کرو۔ اور جاڑوں میں اکثر پاؤں سخت ہو جاتے ہیں خوب پانی سے تر کیا کرو۔ اور بعضی عورتیں منہ سامنے سامنے سے دھو لیتی ہیں کانوں تک نہیں دھوتیں۔ ان سب باتوں کا خیال رکھو۔

(۵۹) عورتوں کا نماز کے لئے باہر نکلنا

(۱۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے لئے سب سے اچھی مسجد ان کے گھروں کے اندر کا درجہ ہے ف معلوم ہوا کہ مسجدوں میں عورتوں کا جانا اچھا نہیں۔ اس سے یہ بھی سمجھو کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں جب اُس کے لئے گھر سے نکلنا اچھا نہیں سمجھا گیا تو فضول ملنے ملانے کو یا رسموں کے پورا کرنے

کو گھر سے نکلنا تو کتنا برا ہوگا۔

(۶۰) نماز کی پابندی

(۱۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے کے سامنے ایک گہری نہر بہتی ہو۔ اور وہ اس میں پانچ وقت نہایا کرے۔ ف۔ مطلب یہ کہ جیسے اس شخص کے بدن پر ذرا میل نہ رہے گا۔ اسی طرح جو شخص پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھے اس کے سارے گناہ دھل جائیں گے (۱۷) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

(۶۱) اوّل وقت نماز پڑھنا

(۱۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوّل وقت میں نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشی ہوتی ہے ف بیبیو تم کو جماعت میں جانا تو ہے ہی نہیں، پھر کیوں دیر کیا کرتی ہو۔

(۶۲) نماز کو بری طرح پڑھنا

(۱۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بے وقت نماز پڑھے اور وضو اچھی طرح نہ کرے، اور جی لگا کر نہ پڑھے اور رکوع سجدہ اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز کالی بے نور ہو کر جاتی ہے اور یوں کہتی ہے کہ خدا تجھے برباد کرے جیسا تو نے مجھ کو برباد کیا۔ یہاں تک کہ جب اپنی خاص جگہ پہنچتی ہے جہاں اللہ کو منظور ہو۔ تو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے ف۔ بیبیو نماز تو اسی واسطے پڑھتی ہو کہ ثواب ہو پھر اس طرح کیوں پڑھتی ہو کہ اور الٹا گناہ ہو۔

(۶۳) نماز میں اوپر یا ادھر اُدھر دیکھنا

(۲۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم نماز میں اوپر مت دیکھا کرو کبھی تمہاری نگاہ چھین لی جائے۔ (۲۱) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر ادھر اُدھر دیکھے اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو اسی پر الٹا ہٹا دیتے ہیں. ف یعنی قبول نہیں کرتے

(۶۴) نماز پڑھتے کے سامنے سے نکل جانا

(۲۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نماز کے سامنے سے گذرنے والے کو خبر ہوتی کہ کتنا گناہ ہوتا ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا اس کے نزدیک بہتر ہوتا سامنے نکلنے سے۔ ف۔ لیکن اگر نمازی کے سامنے ایک ہاتھ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی چیز کھڑی ہو تو اس چیز کے سامنے سے گذرنا درست ہے۔

(۶۵) نماز کو جان کر قضا کر دینا

(۲۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو چھوڑ دے وہ جب خدائے تعالیٰ کے پاس جائے گا تو وہ غضبناک ہوں گے۔

(۶۶) قرض دے دینا

(۲۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے شبِ معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرات کا ثواب دس حصے ملتا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ حصے

(۶۷) غریب قرضدار کو مہلت دے دینا

(۲۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک قرض ادا کرنے کے وعدہ کا وقت نہ آیا ہو اس وقت تک اگر کسی غریب کو مہلت دے تب تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنا روپیہ خیرات دیدیا اور جب اس کا وقت آجائے اور پھر مہلت دی۔ تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنے روپے سے دوگنا روپیہ روزمرّہ خیرات کر دیا

(۶۸) قرآن مجید پڑھنا

(۲۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک حرف پر ایک نیکی ملتی ہے۔ اور نیکی کا قاعدہ ہے کہ اس کے بدلے دس حصے ملتے ہیں اور میں الٓمّٓ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف تو اس حساب سے تین حرفوں پر تیس نیکیاں ملیں گی

(۶۹) اپنی جان یا اور اولاد کو کوسنا

(۲۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تو اپنے لئے بددعا کیا کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے۔ اور نہ اپنے خدمت کرنے والے کے لئے۔ اور نہ اپنے مال و متاع کے لئے کبھی ایسا نہ ہو کہ تمہارے کوسنے کے وقت قبولیت کی گھڑی ہو کہ اس میں خدا سے جو مانگو اللہ تعالیٰ وہی کر دیں۔

(۷۰) حرام مال کمانا اور اس سے کھانا پہننا

(۲۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گوشت اور خون حرام مال سے بڑھا ہو گا وہ بہشت میں نہ جائے گا دوزخ ہی اس کے لائق ہے (۲۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کوئی

کپڑا دس درہم کو خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو۔ تو جب تک وہ کپڑا اُس کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اُس کی نماز قبول نہ کریں گے۔ ف ایک درہم چونی سے کچھ زائد ہوتا ہے۔

(۷۱) دھوکا کرنا

(۴۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہم لوگوں سے دھوکا بازی کرے وہ ہم سے باہر ہے ف۔ خواہ کسی چیز کے بیچنے میں دھوکا ہو۔ یا اور کسی معاملے میں سب بُرا ہے

(۷۲) قرض لینا

(۴۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ کسی کا کوئی درہم یا دینار رہ گیا ہو تو وہ اُس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا جہاں نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا۔ ف۔ دینار سونے کا دس درہم کی قیمت کا ہوتا ہے (۴۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرض دو طرح کا ہوتا ہے جو شخص مر جائے۔ اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس کا مددگار ہوں اور جو شخص مر جائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی نہ ہو اس شخص کی نیکیوں سے لے لیا جاوے گا۔ اور اُس روز دینار درہم کچھ نہ ہوگا ف مددگار کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کا بدلہ اُتار دوں گا۔

(۷۳) مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا

(۴۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقدور والے کا ٹالنا ظلم ہے۔ ف۔ جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ قرض والی کو یا جس کی مزدوری چاہتی ہو، اس کو خواہ مخواہ دوڑاتی ہیں جھوٹے وعدے کرتی ہیں کہ کل آنا پرسوں آنا اپنے سارے خرچ چلے جاتے ہیں مگر کسی کا حق دینے میں بے پروائی کرتی ہیں

(۷۴) سُود لینا دینا

(۴۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے پر اور سود دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۷۵) کسی کی زمین دبا لینا

(۴۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بالشت بھر زمین بھی ناحق دبا لے اُس کے گلے میں ساتوں زمین کا طوق ڈالا جاوے گا۔

حاشیہ: ۱؎ سود یعنی بیاج ۱۲ ۲؎ جس طرح سود لینے اور دینے والے پر لعنت آئی ہے اسی طرح سود کا کاغذ لکھنے والے اور سود کے معاملہ میں گواہی دینے والے پر بھی لعنت آئی ہے ۱۲ ۳؎ دبا لینا یعنی کسی سے بغیر اسکی رضامندی اور اجازت کے لے لینا۔ ۱۲

(۷۶) مزدوری کا فوراً دیدینا

(۳۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مزدور کو اُس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دیا کرو (۳۷) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں پر میں خود دعوی کروں گا۔ ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے۔ کہ کسی مزدور کو کام پر لگایا اس سے کام پورا لے لیا اور اس کی مزدوری نہ دی۔

(۷۷) اولاد کا مرجانا

(۳۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو میاں بیوی مسلمان ہوں اور ان کے تین بچے مرجائیں اللہ تعالیٰ اُن دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے بہشت میں داخل کریں گے بعضوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور اگر دو مرے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ دو میں بھی یہی ثواب ہے۔ پھر ایک کو پوچھا۔ آپ نے ایک میں بھی یہی فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہوں اس ذات پاک کی جسکے اختیار میں میری جان ہے کہ جو حمل گر گیا ہو وہ بھی اپنی ماں کو انول[۱] نال سے پکڑ کر بہشت کی طرف کھینچکر لے جائے گا جبکہ ماں نے ثواب کی نیت کی ہو۔ ف یعنی ثواب کا خیال کر کے صبر کیا ہو

(۷۸) غیر مردوں کے رُوبرو عورت کا عِطر لگانا

(۳۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اگر عطر لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گذرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی بدکار ہے ف جہاں دیور[۲]۔ جیٹھ۔ بہنوئی یا چچازاد۔ ماموں زاد۔ پھوپی زادے خالہ زاد بھائی کا آنا جانا ہو عطر نہ لگائے

۷۹ عورت کا باریک کپڑا پہننا

(۴۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی عورتیں نام کو تو کپڑا پہنے ہیں اور واقع میں ننگی ہیں ایسی عورتیں بہشت میں نہ جائیں گی اور نہ اُس کی خوشبو سونگھنے پائیں گی۔

(۸۰) عورتوں کو مردوں کی سی وضع او صورت بنانا

(۴۱) رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اُس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا سا پہناوا پہنے ف۔ ہمارے ملک میں کھڑا جوتہ یا اچکن مردوں کی وضع ہے عورت کو ان چیزوں کا پہننا حرام ہے

۱؎ آنول نال اور نال دونوں کے معنے ایک ہی ہیں ۱۲۔ ۲؎ کیونکہ شرعاً یہ سب نامحرم ہیں۔ اُن سے پردہ ضروری ہے ۱۲۔

(۸۱) شان دکھلانے کو کپڑا پہننا

(۴۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو کوئی دنیا میں نام و نمود کے واسطے کپڑا پہنے خدائے تعالیٰ اس کو قیامت میں ذلت کا لباس پہنا کر پھر اس میں دوزخ کی آگ لگائیں گے۔ ف مطلب یہ ہے کہ جو اس نیت سے کپڑا پہنے کہ میری خوب شان بڑھے۔ سب کی نگاہ میرے ہی اوپر پڑے عورتوں میں یہ مرض بہت ہے۔

(۸۲) کسی پر ظلم کرنا

(۴۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ تم جانتے ہو مفلس کیسا ہوتا ہے انھوں نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال اور متاع نہ ہو آپ نے فرمایا کہ میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ سب لے کر آئے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ کسی کو برا بھلا کہا تھا کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھا لیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا کسی کو مارا تھا بس اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں۔ اور کچھ دوسرے کو مل گئیں۔ اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو چکیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

(۸۳) رحم اور شفقت کرنا

(۴۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آدمیوں پر رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے

(۸۴) اچھی بات دوسروں کو بتلانا اور بری بات سے منع کرنا

(۴۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹا دے اور اگر اتنا بس نہ چلے تو زبان سے منع کر دے۔ اور اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ دل سے برا سمجھنا ایمان کا ہارا درجہ ہے۔ ف۔ بیبیو اپنے بچوں اور نوکروں پر تمہارا پورا اختیار ہے ان کو زبردستی نماز پڑھواؤ۔ اگر ان کے پاس کوئی تصویر کاغذی یا مٹی کی یا چینی کی یا کپڑے کی دیکھو یا کوئی بیہودہ کتاب دیکھو فوراً توڑ پھوڑ ڈالو۔ ان کو ایسی چیزوں کے لئے یا آتشبازی اور کنکوے کے لئے یا دیوالی کی مٹھائی کے کھلونوں کے لئے پیسے مت دو۔

(۸۵) مسلمان کا عیب چھپانا

(۴۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب چھپا دے۔ اللہ تعالیٰ قیامت

لے مفلس یعنی غریب محتاج ۱۲۔ ملے شفقت یعنی پیار، مہربانی ۱۲۔ سلے منع کرنا یعنی روکنا ۱۲

میں اس کا عیب چھپائیں گے اور جو شخص مسلمان کا عیب کھول دیگا اللہ تعالیٰ اسکا عیب کھول دیں گے یہاں تک کہ کبھی اُس کو گھر میں بیٹھے فضیحت کر دیتے ہیں۔

۸۶ کسی کی ذلت یا نقصان پر خوش ہونا

(۴۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت پر خوشی ظاہر مت کرو اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم کریں گے اور تم کو اس میں پھنسا دیں گے۔

۸۷ کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا

(۴۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ پر عار دلاوے تو جبتک یہ عار دلانے والا اس گناہ کو نہ کرلے گا اُس وقت تک نہ مرے گا۔ ف۔ یعنی جس گناہ سے اس نے توبہ کرلی ہو پھر اُس کو یاد دلا کر شرمندہ کرنا بڑی بات ہے اور اگر توبہ نہ کی ہو تو نصیحت کے طور پر تو کہنا درست ہے لیکن اپنے آپ کو پاک سمجھ کر یا اُس کو رسوا کرنے کے واسطے کہنا پھر بھی برا ہے

(۸۸) چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا

(۴۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ چھوٹے گناہوں سے بھی اپنے کو بہت بچاؤ کیونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے اُن کا مواخذہ کرنے والا بھی موجود ہے۔ ف یعنی فرشتہ ان کو بھی لکھتا ہے پھر قیامت میں حساب ہوگا اور عذاب کا ڈر ہے۔

(۸۹) ماں باپ کا خوش رکھنا

(۵۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی ماں باپ کی ناراضی میں ہے

(۹۰) رشتے داروں سے بدسلوکی کرنا

(۵۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جمعہ کی رات میں تمام آدمیوں کے عمل اور عبادت درگاہ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں جو شخص رشتہ داروں سے بدسلوکی کرے اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا

(۹۱) بے باپ کے بچوں کی پرورش کرنا

(۵۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور جو شخص یتیم کا خرچ اپنے ذمے رکھے بہشت میں

سلہ شرمندہ ۱۲ سلہ چھوٹے گناہوں کا عادی ہوجانے سے طبیعت میں بے باکی آجاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان آہستہ آہستہ بڑے گناہ بھی کرنے لگتا ہے اس لئے بھی چھوٹے گناہوں سے بچنا ضروری ہے ۱۲ سلہ اسلام میں جماعتی زندگی کی تعلیم دی گئی ہے اور جماعتی زندگی جبھی کامیاب ہوسکتی ہے کہ انسان غیروں سے بھی اپنوں جیسا برتاؤ کرے جو شخص اپنوں ہی سے بدسلوکی کرے گا وہ غیروں کے ساتھ کب اچھا برتاؤ کرسکتا ہے ۱۲

اس طرح پاس پاس رہیں گے اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کر کے بتلایا۔ اور دونوں میں تھوڑا فاصلہ رہنے دیا (۵۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کے واسطے پھیرے، جتنے بالوں پر کہ اس کا ہاتھ گذرا ہے اتنی ہی نیکیاں اس کو ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا لڑکے کے ساتھ احسان کرے جو کہ اسکے پاس رہتا ہو تو میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں۔

(۹۲) پڑوسی کو تکلیف دینا

(۵۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے اس نے مجھ کو تکلیف دی اور جس نے مجھکو تکلیف دی اُس نے خدا تعالیٰ کو تکلیف دی۔ اور جو شخص اپنے پڑوسی سے لڑے وہ مجھ سے لڑا اور جو مجھ سے لڑا وہ اللہ تعالیٰ سے لڑا ف مطلب یہ کہ بے وجہ یا ہلکی ہلکی باتوں پر رنج و تکرار کرنا بُرا ہے۔

(۹۳) مسلمان کا کام کر دینا

(۵۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں ہوتے ہیں۔

(۹۴) شرم اور بے شرمی

(۵۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم ایمان کی بات ہے اور ایمان بہشت میں پہنچاتا ہے بے شرمی بدخوئی کی بات ہے۔ اور بدخوئی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ ف لیکن دین کے کام میں شرم ہرگز مت کرو جیسے بیاہ کے دنوں میں یا سفر میں اکثر عورتیں نماز نہیں پڑھتیں ایسی شرم بے شرمی سے بدتر ہے

(۹۵) خوش خلقی اور بدخلقی

(۵۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش خلقی گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی نمک کے پتھر کو پگھلا دیتا ہے اور بدخلقی عبادت کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے (۵۸) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سب میں مجھ کو زیادہ پیارا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے نزدیکی والا وہ شخص ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں زیادہ مجھ کو بُرا لگنے والا اور

آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے دور رہنے والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق بُرے ہوں

(۹۶) نرمی اور روکھاپن

(۵۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور پسند کرتے ہیں نرمی کو اور نرمی پر ایسی نعمتیں دیتے ہیں کہ سختی پر نہیں دیتے (۶۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محروم رہا نرمی سے وہ ساری بھلائیوں سے محروم ہوگیا

(۹۷) کسی کے گھر میں جھانکنا

(۶۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک اجازت نہ لے کسی کے گھر میں جھانک کر نہ دیکھے اور اگر ایسا کیا تو یوں سمجھو کہ اندر ہی چلا گیا۔ ف۔ بعضی عورتوں کو ایسی شامت سوار ہوتی ہے کہ دولھا دولہن کو جھانک جھانک کر دیکھتی ہیں بڑی بے شرمی کی بات ہے حقیقت میں جھانکنے میں اور کواڑ کھول کر اندر چلے جانے میں کیا فرق ہے بڑے گناہ کی بات ہے۔

(۹۸) کنسوئیں لینا یا باتیں کرنے والوں کے پاس جا گھسنا

(۶۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کی باتوں کی طرف کان لگائے اور وہ لوگ ناگوار سمجھیں قیامت کے دن اسکے دونوں کانوں میں سیسہ چھوڑا جائے گا۔

(۹۹) غصّہ کرنا

(۶۳) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھ کو جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا غصّہ مت کرنا۔ اور تیرے لئے بہشت ہے۔

(۱۰۰) بولنا چھوڑ دینا

(۶۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے۔ اور جو تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور اور اسی حالت میں مرجائے وہ دوزخ میں جائے گا

(۱۰۱) کسی کو بے ایمان کہدینا یا پھٹکار ڈالنا

(۶۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کہدے کہ او کافر تو ایسا گناہ ہے

۶۳ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا تھا کہ اس شخص کو غصہ زیادہ آتا ہے اس لئے اسی کی اصلاح فرمادی ۱۲ ۶۴ بولنا چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ دنیا کی وجوہ کی بنا پر بات چیت ترک کر دی ۱۲

جیسے اس کو قتل کر دے (۶۶) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہی جیسا کہ اس کو قتل کر ڈالنا۔ (۶۷) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو اوّل وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کیطرف اترتی ہے وہ بھی بند کر لی جاتی ہے پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی تب اس کے پاس جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ اس لائق ہوا تو خیر نہیں تو اس کے کہنے والے پر پڑتی ہے **ف**۔ بعضی عورتوں کو بہت عادت ہے کہ سب پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار کیا کرتی ہیں کسی کو بے ایمان کہہ دیتی ہیں یہ بڑا گناہ ہے چاہے آدمی کو کہے یا جانور یا اور کسی چیز کو

(۱۰۲)	کسی مسلمان کو ڈرا دینا

(۶۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ دوسرے مسلمان کو ڈراوے (۶۹) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کی طرف ناحق اس طرح نگاہ بھر کر دیکھے کہ وہ ڈر جائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو ڈرائیں گے۔ **ف**۔ اور اگر کسی خطا و قصور پر ہو تو ضرورت کے موافق درست ہے۔

(۱۰۳)	مسلمان کا عذر قبول کر لینا

(۷۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے سامنے عذر کرے۔ اور وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے تو ایسا شخص میرے پاس حوض کوثر پر نہ آئے گا۔ **ف**۔ یعنی اگر کوئی تمہارا قصور کرے اور پھر وہ معاف کراوے تو معاف کر دینا چاہئے۔

(۱۰۴)	چغلی کھانا

(۷۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔

(۱۰۵)	غیبت کرنا

(۷۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دنیا میں اپنے بھائی مسلمان کا گوشت کھائے گا یعنی غیبت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردار گوشت اس کے پاس لائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ جیسا تو نے زندہ کو کھایا تھا اب مردہ کو بھی کھا بس وہ شخص اس کو کھائے گا اور ناک بھوں چڑھاتا جائے گا۔ اور غل مچاتا جائے گا۔

لم: یعنی بہتان کا گناہ کسی مسلمان کو قتل کر دینے کا سا ہے خدا بچائے، اس سے غضب کا گناہ ہے۔

(۱۰۶) کسی پر بہتان لگانا

(۷۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے لہو اور پیپ کے جمع ہونے کی جگہ رہنے کو دیں گے یہاں تک کہ اپنے کہے سے باز آئے اور توبہ کرے۔

(۱۰۷) کم بولنا

(۷۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چپ رہتا ہے بہت آفتوں سے بچا رہتا ہے (۷۵) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ کے ذکر کے اور باتیں زیادہ مت کیا کرو کیونکہ سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بہت باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ سے دور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو۔

(۱۰۸) اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا

(۷۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے واسطے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بڑھا دیتے ہیں اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیتے ہیں۔ ف یعنی ذلیل کر دیتے ہیں

(۱۰۹) اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا

(۷۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا آدمی جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(۱۱۰) سچ بولنا اور جھوٹ بولنا

(۷۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سچ بولنے کے پابند رہو۔ کیونکہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھلاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو کیونکہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھاتا ہے اور جھوٹ اور بدی دونوں دوزخ میں لے جاتے ہیں۔

(۱۱۱) ہر ایک کے منہ پر اسی کی سی بات کہنا

(۷۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے دو منہ ہوں گے قیامت میں اس کی دو زبانیں ہوں گی آگ کی۔ ف۔ دو منہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے منہ پر اس کی سی کہہ دی اور اس کے منہ پر اس کی سی کہہ دی۔

(۱۱۲) اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا

(۸۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے کفر کیا۔ یا یوں فرمایا کہ اس نے شرک کیا۔ ف۔ جیسے بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ اس طرح قسم کھاتے ہیں تیری جان کی قسم اپنے دیدوں کی قسم اپنے بچے کی قسم یہ سب منع ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر ایسی قسم کبھی منہ سے نکل جائے تو فوراً کلمہ پڑھ لے۔

(۱۱۳) ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو

(۸۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم میں اس طرح کہے کہ مجھ کو ایمان نصیب نہ ہو تو اگر وہ جھوٹا ہوگا تب تو جسطرح اس نے کہا ہے اسی طرح ہو جائے گا۔ اور اگر سچا ہوگا تب بھی ایمان پورا نہ رہے گا۔ ف۔ اسی طرح یوں کہنا کہ کلمہ نصیب نہ ہو یا دوزخ نصیب ہو یہ سب قسمیں منع ہیں یہ عادت چھوڑنی چاہیئے

(۱۱۴) راستے میں سے ایسی چیز ہٹا دینا جسکے پڑے رہنے سے چلنے والوں کو تکلیف ہو

(۸۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص چلا جا رہا تھا راستے میں اس کو ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی ملی اس نے راستہ سے الگ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی بڑی قدر کی اور اس کو بخشدیا۔ ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسی چیز راستے میں ڈالنا بری بات ہے بعضی بے تمیز عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ آنگن میں پیڑھی بچھا کر بیٹھی تھیں آپ تو اٹھ کھڑی ہوئیں اور پیڑھی وہیں چھوڑ دی بعضی دفعہ چلنے والے اس میں الجھ کر گر جاتے ہیں اور منہ ہاتھ ٹوٹتا ہے اسی طرح راستے میں کوئی برتن چھوڑ دینا یا چارپائی یا کوئی لکڑی یا سل بٹہ ڈالنا سب برا ہے

(۱۱۵) وعدہ اور امانت پورا کرنا

(۸۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس کو عہد کا خیال نہیں اس میں دین نہیں۔

(۱۱۶) کسی پنڈت یا فال کھولنے والے یا ہاتھ دیکھنے والے کے پاس جانا

(۸۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غیب کی باتیں بتلانے والے کے پاس آئے اور کچھ باتیں پوچھے اور اس کو سچا جانے اس شخص کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی ف اسی طرح

---

۵۱ یہاں کفر اور شرک سے مراد حقیقی کفر و شرک نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے اس فعل کی صورت شرک و کفر جیسی ہے ۱۲

۵۲ آنگن یعنی گھر کا صحن ۱۲

۵۳ مقصد یہ ہے کہ ایسے شخص کا دین اور ایمان ادھورا ہے کامل نہیں ہے ۱۲

اگر کسی پر جن بھوت کا شبہ ہو جاتا ہے بعضی عورتیں اس جن سے ایسی باتیں پوچھتی ہیں کہ میرے میاں کی نوکری کب لگ جائے گی میرا بیٹا کب آئے گا سب گناہ کی باتیں ہیں۔

(۱۱۵) کتا پالنا یا تصویر رکھنا

۸۵ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔ ف یعنی رحمت کے فرشتے نہیں آتے بچوں کے کھلونے جو تصویر دار ہوں وہ بھی منع ہیں۔

(۱۱۶) بدون لاچاری کے الٹا لیٹنا

(۸۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو پیٹ کے بل لیٹا تھا آپ نے اس کو اپنے پاؤں سے اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے

(۱۱۷) کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا

(۸۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیٹھنے کو منع فرمایا ہے کہ کچھ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں

(۱۱۸) بدشگونی اور ٹوٹکا

(۸۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدشگونی شرک ہے (۸۹) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹوٹکا شرک ہے۔

(۱۱۹) دنیا کی حرص نہ کرنا

(۹۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی حرص نہ کرنے سے دل کو بھی چین ہوتا ہے اور بدن کو بھی آرام ملتا ہے (۹۱) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر بہت سی بکریوں میں دو خونی بھیڑیے چھوڑ دیئے جائیں جو ان کو خوب چیریں پھاڑیں کھائیں، تو اتنی بربادی ان بھیڑیوں سے بھی نہیں پہنچتی بربادی جتنی آدمی کے دین کو اس بات سے ہوتی ہے کہ مال کی حرص کرے اور نام چاہے۔

(۱۲۰) موت کو یاد رکھنا اور بہت دنوں کے لئے بندوبست نہ سوچنا اور نیک کام کے لئے وقت کو غنیمت سمجھنا

(۹۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو بہت یاد کیا کرو جو ساری لذتوں کو قطع کر دے گی یعنی موت

(۹۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کا وقت تم پر آئے تو شام کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو اور جب شام کا وقت تم پر آئے تو صبح کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو۔
اور بیماری آنے سے پہلے اپنی تندرستی سے کچھ فائدہ لیلو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے کچھ پھل اٹھالو ف مطلب یہ کہ تندرستی اور زندگی کو غنیمت سمجھو اور نیک کام میں اس کو لگائے رکھو ورنہ بیماری اور موت میں پھر کچھ نہ ہو سکے گا

(۱۲۳) بلا اور مصیبت میں صبر کرنا

(۹۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو جو دکھ مصیبت بیماری رنج پہنچتا ہے یہاں تک کہ کسی فکر میں جو تھوڑی سی پریشانی ہوتی ہے ان سب میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتے ہیں۔

(۱۲۴) بیمار کو پوچھنا

(۹۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی بیمار پرسی صبح کے وقت کرے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔ اور اگر شام کو کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں

(۱۲۵) مردے کو نہلانا اور کفن دینا اور گھر والوں کی تسلی کرنا

(۹۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مردے کو غسل دے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور جو کسی مردے پر کفن ڈالدے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائیں گے۔ اور جو کسی غمزدہ کی تسلی کرے اللہ تعالیٰ اس کو پرہیزگاری کا لباس پہنائیں گے۔ اور اس کی روح پر رحمت بھیجیں گے۔ اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے جوڑوں میں سے ایسے قیمتی دو جوڑے پہنائیں گے کہ ساری دنیا بھی قیمت میں ان کے برابر نہیں۔

(۱۲۶) چلا کر اور بیان کر کے رونا

(۹۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے رونے والی عورت پر اور جو سننے میں شریک ہو اس پر لعنت فرمائی ہے (ف) بیبیو خدا کے واسطے اس کو چھوڑ دو۔

(۱۲۷) یتیم کا مال کھانا

(۹۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں بعضے آدمی اس طرح قبروں سے اٹھیں گے کہ ان کے منھ سے آگ کے شعلے نکلتے ہونگے کسی نے آپ سے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے آپ نے

ف۱ مقصد یہ ہے کہ اللہ پر توکل رکھو۔ ۱۲۰
ف۲ یعنی اس کو بیان کر کے رونیوالی کی اس حرکت پر راضی ہو۔ ۱۲

فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں انگارے بھر رہے ہیں۔ ف۔ ناحق کا مطلب یہ ہے کہ اُن کو وہ مال کھانے کا اس میں سے اٹھانے کا شرع سے کوئی حق نہیں بیبیو ڈرو۔ ہندوستان میں ایسا بڑا دستور ہے کہ جہاں خاوند چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر مرا سارے مال پر بیوہ نے قبضہ کیا پھر اسی میں مہمانوں کا خرچ اور مسجدوں کا تیل، اور مُصلّیوں کا کھانا سب کچھ کرتی ہیں۔ حالانکہ اس میں اُن یتیموں کا حق ہے، اور سارے خرچ ساجھے میں سمجھتی ہیں۔ اور ویسے بھی روز کے خرچ میں، اور پھر ان بچوں کے بیاہ شادی میں جس طرح اپنا جی چاہتا ہے خرچ کرتی ہیں شرع سے کوئی مطلب نہیں۔ اس طرح ساجھے کے مال سے خرچ کرنا سخت گناہ ہے۔ اِن کا حصّہ الگ رکھدو۔ اور اس میں سے خاص انہی کے خرچ میں جو بہت لاچاری کے ہیں اٹھاؤ۔ اور مہمانداری اور خیر خیرات اگر کرنا ہو اپنے خاص حصّے سے کرو وہ بھی جبکہ شرع کے خلاف نہ ہو۔ نہیں تو اپنے مال سے بھی درست نہیں خوب یاد رکھو نہیں تو مرنے کے ساتھ ہی آنکھیں کھُل جائینگی

(۱۲۸) قیامت کے دن کا حساب کتاب

(۹۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں کوئی شخص اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائیگا جب تک کہ چار باتیں اُس سے نہ پوچھی جائیں گی۔ ایک تو یہ کہ عمر کس چیز میں ختم کی، دوسری یہ کہ جانے ہوئے مسئلوں پر کیا عمل کیا تیسری یہ کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں اٹھایا چوتھی بدن کو کس چیز میں گھٹایا۔ ف۔ مطلب یہ کہ یہ سارے کام شرع کے موافق کئے تھے یا اپنے نفس کے موافق (۱۰۰) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں سارے حقوق ادا کرنے پڑیں گے یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کی خاطر بدلہ لیا جائے گا۔ ف۔ یعنی اگر اس نے ناحق سینگ مار دیا ہوگا۔

(۱۲۹) بہشت دوزخ کا یاد رکھنا

(۱۰۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ دو چیزیں بہت بڑی ہیں اُن کو مت بھولنا یعنی جنت اور دوزخ پھر یہ فرما کر آپ بہت روئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے آپ کی ریش مبارک تر ہوگئی پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آخرت کی باتیں جو کچھ میں جانتا ہوں تم کو معلوم ہو جائیں تو جنگلوں کو چڑھ جاؤ اور اپنے سر پر خاک ڈالتے پھرو۔ ف۔ بیبیو یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں۔ اور کئی جگہ اس کتاب میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں۔ ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چالیس حدیثیں یاد کر کے میری امت کو پہنچائے تو وہ قیامت کے دن عالموں کے ساتھ اٹھے گا۔ تم ہمت کر کے یہ حدیثیں اوروں کو بھی سناتی

لو یعنی دنیا کے دھندوں میں اپنے کو مبتلا رکھنا یا آخرت کے فکر میں لگانا یہ اللہ تعالیٰ کے عام قانون کا بیان ہے اور بہت سے متقیوں کو اس سے مستثنے بھی کر دیا جائیگا اس کا بیان دوسری حدیث میں ہے ۱۲۰

رہا کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم بھی قیامت میں عالموں کے ساتھ اٹھو گی کتنی بڑی نعمت کیسی آسانی سے ملتی ہے

(۱۳) تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا

قیامت کی چھوٹی چھوٹی نشانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی حدیث میں یہ آئی ہیں۔ لوگ خدائی مال کو اپنی ملک سمجھنے لگیں اور زکوٰۃ کو ڈانڈ کی طرح بھاری سمجھیں اور امانت کو اپنا مال سمجھیں۔ اور مرد بیوی کی تابعداری کرے۔ اور ماں کی نافرمانی کرے۔ اور باپ کو غیر سمجھیں اور دوست کو اپنا سمجھیں۔ اور دین کا علم دنیا کمانے کو حاصل کریں اور سرداری اور حکومت ایسوں کو ملے جو سب میں نکمے ہوں یعنی بد ذات اور لالچی اور بد خلق اور جو جس کام کے لائق نہ ہو وہ کام اس کے سپرد ہو اور لوگ ظالموں کی تعظیم اور خاطر اس خوف سے کریں کہ یہ ہمکو تکلیف نہ پہنچائیں۔ اور شراب کھلم کھلا پی جانے لگے، اور ناچنے گانے والی عورتوں کا رواج ہو جائے۔ اور ڈھولک، سارنگی طبلہ اور ایسی چیزیں کثرت سے ہو جائیں اور پچھلے لوگ امت کے پہلے بزرگوں کو برا بھلا کہنے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ ایسے وقت میں ایسے ایسے عذابوں کے منتظر رہو کہ سرخ آندھی آئے اور بعضے لوگ زمین میں دھنس جائیں اور آسمان سے پتھر برسیں اور صورتیں بدل جائیں یعنی آدمی سے سؤر کتے ہو جائیں۔ اور بہت سی آفتیں آگے پیچھے جلدی جلدی اس طرح آنے لگیں جیسے بہت سے دانے کسی تاگے میں پرو رکھے ہوں اور وہ تاگا ٹوٹ جائے اور سب دانے اوپر تلے جھٹ جھٹ گرنے لگیں اور یہ نشانیاں بھی آئی ہیں کہ دین کا علم کم ہو جائے اور جھوٹ بولنا ہنر سمجھا جائے۔ اور امانت کا خیال دلوں میں سے جاتا رہے۔ اور حیا شرم جاتی رہے اور سب طرف کافروں کا زور ہو جائے۔ اور جھوٹے جھوٹے طریقے نکلنے لگیں جب یہ ساری نشانیاں[1] ہو چکیں اس وقت سب ملکوں میں نصاریٰ لوگوں کی عملداری ہو جائے، اور اسی زمانے میں شام کے ملک میں ایک شخص ابو سفیان کی اولاد سے ایسا پیدا ہو کہ بہت سیدوں کا خون کرے اور شام اور مصر میں اس کے حکم احکام چلنے لگیں۔ اسی عرصہ میں روم کے مسلمان بادشاہ کی نصاریٰ کی ایک جماعت سے لڑائی ہو اور نصاریٰ کی ایک جماعت سے صلح ہو جائے، دشمن جماعت شہر قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے اپنا عمل دخل کر لیں وہ بادشاہ اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں چلا جائے اور نصاریٰ کی جس جماعت سے صلح اور میل ہو اس جماعت کو اپنے شامل کر کے اس دشمن جماعت سے بڑی بھاری لڑائی ہو۔ اور اسلام کے لشکر کو فتح ہو۔ ایک دن بیٹھے بٹھلائے جو نصاریٰ موافق تھے، ان میں سے ایک شخص ایک مسلمان کے سامنے کہنے لگے کہ ہماری صلیب کی برکت سے فتح ہوئی، مسلمان اسکے جواب میں کہے کہ اسلام کی برکت سے فتح ہوئی۔ اسی میں بات بڑھ جائے یہانتک کہ دونوں آدمی اپنے اپنے مذہب والوں کو پکار کر جمع کر لیں اور آپس میں لڑائی ہونے لگے اس میں اسلام کا بادشاہ شہید ہو جائے اور شام کے

[1] یہ سب نشانیاں اور بیان قیامت کا حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کے رسالہ سے جو علامات قیامت میں ہے لیا گیا ہے ۱۲

ملک میں بھی نصاریٰ کا عمل دخل ہوجائے۔ اور یہ نصاریٰ اس دشمن جماعت سے صلح کرلیں۔ اور بچے کچھے
مسلمان مدینہ کو چلے جائیں اور خیبر کے پاس تک نصاریٰ کی عملداری ہوجائے اسوقت مسلمانوں کو فکر ہو کہ
حضرت امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کرنا چاہیے تاکہ ان مصیبتوں سے جان چھوٹے۔ اُس وقت حضرت امام
مہدی علیہ السّلام مدینہ منورہ میں ہوں گے اور اس ڈر سے کہ کہیں حکومت کے۔ لئے میرے سر نہ ہوں
مدینہ منوّرہ سے مکہ معظمہ کو چلے جائنگے۔ اور اس زمانہ کے ولی جو ابدال کا درجہ رکھتے ہیں سب حضرت امام کی تلاش میں ہونگے
اور بعضے لوگ جھوٹ موٹ بھی دعویٰ مہدی ہونے کا کرنا شروع کردینگے غرض امام خانہ کعبہ کا طواف
کرتے ہوں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان میں ہوں گے اور بعضے نیک لوگ انکو پہچان لیں گے
اور اُن کو زبردستی گھبر گھار کر ان سے حاکم بنانے کی بیعت کرلینگے اور اسی بیعت میں ایک آواز آسمان سے آئیگی
جس کو سب لوگ جتنے وہاں موجود ہوں گے سنیں گے۔ وہ آواز یہ ہوگی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ یعنی حاکم بنائے
ہوئے امام مہدی ہیں اور حضرت امام کے ظہور سے بڑی نشانیاں قیامت کی شروع ہوتی ہیں غرض جب
آپ کی بیعت کا قصہ مشہور ہوگا تو مدینہ منورہ میں جو فوجیں مسلمانوں کی ہوں گی وہ مکہ چلی آئیں گی۔ اور ملک
شام اور عراق اور یمن کے ابدال اور اولیا سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بھی عرب کی بہت
فوجیں اکٹھی ہو جائیں گی جب یہ خبر مسلمانوں میں مشہور ہوگی ایک شخص خراسان سے حضرت امام کی مدد کے
واسطے ایک بڑی فوج لے کر چلے گا جس کے لشکر کے آگے چلنے والے حصے کے سردار کا نام منصور ہوگا اور
راہ میں بہت سے بد دینوں کی صفائی کرتا جائے گا۔ اور جس شخص کا اوپر ذکر آیا ہے کہ ابوسفیان کی اولاد میں
ہوگا اور سیدوں کا دشمن ہوگا۔ چونکہ حضرت امام بھی سیّد ہوں گے وہ شخص حضرت امام کے لڑنے کو ایک فوج
بھیجے گا جب یہ فوج مکہ مدینہ کے درمیان کے جنگل میں پہونچے گی، اور ایک پہاڑ کے تلے ٹھیرے گی تو یہ
سب کی سب زمین میں دھنس جائیں گے صرف دو آدمی بچ جائینگے جن میں سے ایک تو حضرت امام کو جاکر خبر
دے گا اور دوسرا اس سُفیانی کو خبر پہنچائے گا اور نصاریٰ سب طرف سے فوجیں جمع کریں گے اور مسلمانو
سے لڑنے کی تیاری کریں گے۔ اس لشکر میں اس روز اسّی جھنڈے ہوں گے۔ اور ہر جھنڈے کے ساتھ
بارہ ہزار آدمی ہوں گے تو کل آدمی نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوئے۔ حضرت امام مکہ سے چل کر مدینہ تشریف
لائینگے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف کی زیارت کرکے شام کے ملک کو روانہ
ہوں گے اور شہر دمشق تک پہنچنے پائیں گے کہ دوسری طرف سے نصاریٰ کی فوج مقابلہ میں آجائے گی
حضرت امام کی فوج تین حصے ہوجائیگی ایک حصہ تو بھاگ جائیگا ایک حصہ شہید ہوجائیگا۔ اور ایک حصہ کو فتح ہوگی اور
اس شہادت اور فتح کا قصہ یہ ہوگا کہ حضرت امام نصاریٰ سے لڑنے کو لشکر تیار کریں گے اور بہت سی مسلمان

آپس میں قسم کھائینگے کہ بے فتح کئے شمشیر نہ رکھیں گے پس سارے آدمی شہید ہو جائینگے صرف تھوڑے سے آدمی بچیں گے جن کو لے کر حضرت امام اپنے لشکر میں چلے آئیں گے اگلے دن پھر اسی طرح کا قصہ ہوگا کہ قسم کھا کر جائیں گے اور تھوڑے سے بچکر آئیں گے۔ اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوگا۔ آخر چوتھے روز یہ تھوڑے سے آدمی مقابلہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ فتح دیں گے۔ اور پھر کافروں کے دماغ میں حوصلہ حکومت کا نہ رہیگا۔ اب حضرت امام ملک کا بندوبست شروع کریں گے اور سب طرف فوجیں روانہ کرینگے اور خود ان سارے کاموں سے نمٹ کر قسطنطنیہ فتح کرنیکو چلیں گے جب دریائے روم کے کنارے پر پہنچیں گے بنو اسحاق کے ستر ہزار آدمیوں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کے فتح کرنے کے واسطے تجویز کریں گے جب یہ لوگ شہر کی فصیل کے مقابل پہنچیں گے اللہ اکبر اللہ اکبر باواز بلند کہیں گے اس نام کی برکت سے شہر پناہ کے سامنے کی دیوار گر پڑے گی اور مسلمان حملہ کر کے شہر کے اندر گھس پڑیں گے اور کفار کو قتل کریں گے اور خوب انصاف اور قاعدے سے ملک کا بندوبست کریں گے اور حضرت امام سے جب بیعت ہوئی تھی اسوقت سے اس فتح تک چھ سال یا سات سال کی مدت گذرے گی حضرت امام یہاں کے بندوبست میں لگے ہوں گے کہ ایک جھوٹی خبر مشہور ہوگی کہ یہاں کیا بیٹھے ہو وہاں شام میں دجال آگیا۔ اور تمہارے خاندان میں فتنہ وفساد کر رہا ہے، اس خبر پر حضرت امام شام کی طرف سفر کریں گے اور تحقیق حال کے واسطے نو یا پانچ سواروں کو آگے بھیجدیں گے ان میں سے ایک شخص آکر خبر دے گا کہ وہ محض غلط تھی ابھی دجال نہیں نکلا حضرت امام کو اطمینان ہو جائے گا۔ اور پھر سفر میں جلدی نہ کریں گے اطمینان سے ساتھ درمیان کے ملکوں کا بندوبست دیکھتے بھالتے شام میں پہنچیں گے وہاں پہنچکر تھوڑے ہی دن گذریں گے کہ دجال بھی نکل پڑے گا اور دجال یہودیوں کی قوم میں سے ہوگا۔ اوّل شام و عراق کے درمیان میں سے نکلے گا اور دعویٰ نبوت کا کرے گا پھر اصفہان میں پہنچے گا اور وہاں کے ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور خدائی کا دعویٰ شروع کر دے گا اسی طرح بہت سے ملکوں پر گذرتا ہوا اُن کی سرحد تک پہنچے گا اور ہر جگہ سے بہت سے بددین ساتھ ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ مکہ معظمہ کے قریب آکر ٹھیرے گا لیکن فرشتوں کی حفاظت کی وجہ سے شہر کے اندر نہ جانے پاوے گا پھر وہاں سے مدینہ کا ارادہ کرے گا اور وہاں بھی فرشتوں کا پہرہ ہوگا جس سے اندر نہ جانے پائے گا۔ مگر مدینہ کو تین بار ہلان آئیگا اور جتنے آدمی دین میں سست اور کمزور ہوں گے سب زلزلہ سے ڈر کر مدینہ سے باہر نکل کھڑے ہوں گے اور دجال کے پھندے میں پھنس جائیں گے اسوقت مدینہ میں کوئی بزرگ ہوں گے جو دجال

سے خوب بحث کریں گے دجال جھنجلا کر ان کو قتل کردے گا اور پھر جلا کر پوچھے گا اب تو میرے خدا ہونے کا قائل ہوتے ہو، وہ فرمائیں گے کہ اب تو اور بھی یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے پھر وہ اُن کو مارنا چاہے گا مگر اُس کا کچھ بس نہ چلے گا اور اُن پر کوئی چیز اثر نہ کرے گی وہاں سے دجال ملک شام کو روانہ ہوگا جب دمشق کے قریب پہنچے گا اور حضرت امام وہاں پہلے سے پہنچ چکے ہوں گے اور لڑائی کے سامان میں مشغول ہوں گے کہ عصر کا وقت آجائے گا اور موذن اذان کہیگا اور لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السّلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اترتے نظر آئیں گے اور جامع مسجد کی مشرق کی طرف کے منارے پر آکر ٹھیریں گے اور وہاں سے زینہ[1] لگا کر نیچے تشریف لائیں گے حضرت امام سب لڑائی کا سامان اُن کے سپرد کرنا چاہیں گے، وہ فرمائیں گے لڑائی کا انتظام آپ ہی رکھیں میں خاص دجال کے قتل کرنے کو آیا ہوں غرض جب رات گذر کر صبح ہوگی حضرت امام لشکر کو آراستہ فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ایک گھوڑا ایک نیزہ منگا کر دجال کی طرف بڑھیں گے اور اہلِ اسلام دجال کے لشکر پر حملہ کریں گے اور بہت سخت لڑائی ہوگی اور اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ جہاں تک نگاہ جائے وہاں تک سانس پہنچ سکے، اور جس کافر کو سانس کی ہوا لگ جائے وہ فوراً ہلاک ہوجائے، دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دیکھ کر بھاگے گا۔ آپ اس کا پیچھا کریں گے۔ یہاں تک کہ باب لُد ایک مقام ہے وہاں پہنچکر نیزے سے اس کا کام تمام کریں گے اور مسلمان دجال کے لشکر کو قتل کرنا شروع کرینگے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام شہروں شہروں تشریف لے جاکر جتنے لوگوں کو دجّال نے ستایا تھا سب کی تسلّی کریں گے اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اسوقت کوئی کافر نہ رہے گا۔ پھر حضرت امام کا انتقال ہوجائے گا۔ اور سب بندوبست حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھ میں آجائے گا پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے اُن کے رہنے کی جگہ جہاں شمال کی طرف آبادی ختم ہوئی ہے اس سے بھی آگے سات ولایت سے باہر ہے اور ادھر کا سمندر زیادہ سردی کی وجہ سے ایسا جما ہوا ہے کہ اس میں جہاز بھی نہیں چل سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مسلمانوں کو خدائے تعالیٰ کے حکم کے موافق طور پہاڑ پر لیجائیں گے اور یاجوج ماجوج بڑا اودھم مچائیں گے۔ آخر کو اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کریں گے اور عیسیٰ علیہ السّلام پہاڑ سے اتر آئینگے اور چالیس برس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام وفات فرمائیں گے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں دفن ہوں گے اور آپ کی گدی پر ایک شخص ملک یمن کے رہنے والے بیٹھیں گے جن کا نام جہجاج ہوگا اور قحطان کے قبیلے سے ہوں گے اور بہت دینداری اور انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ اُن کے بعد آگے

[1] اس طرح تشریف آوری اسلیے ہوگی کہ لوگوں کو یقین کامل ہوجائے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ ہی ہیں ۱۲-

پیچھے اور کئی بادشاہ ہوں گے پھر رفتہ رفتہ نیک باتیں کم ہونا شروع ہوں گی اور بری باتیں بڑھنے لگیں گی۔ اس وقت آسمان پر ایک دھواں سا چھا جائے گا اور زمین پر برسے گا جس سے مسلمانوں کو زکام اور کافروں کو بیہوشی ہوگی چالیس روز کے بعد آسمان صاف ہو جائے گا اور اسی زمانے کے قریب بقرعید کا مہینہ ہوگا دسویں تاریخ کے بعد دفعۃً ایک رات اتنی لمبی ہوگی کہ مسافروں کا دل گھبرا جائے گا اور بچے سوتے سوتے اکتا جائیں گے اور چوپائے جانور جنگل میں جانے کے لئے چلانے لگیں گے اور کسی طرح صبح ہی نہ ہوگی یہاں تک کہ تمام آدمی ہیبت اور گھبراہٹ سے بیقرار ہو جائیں گے۔ جب تین راتوں کی برابر وہ رات ہو چکے گی اسوقت سورج تھوڑی روشنی لئے ہوئے جیسے گہن لگنے کے وقت ہوتا ہے مغرب کی طرف سے نکلے گا۔ اسوقت کسی کا ایمان یا توبہ قبول نہیں ہوگی جب سورج اتنا اونچا ہو جائے گا جتنا دوپہر سے پہلے ہوتا ہے پھر خدائے تعالیٰ[1] کے حکم سے مغرب ہی کی طرف لوٹے گا۔ اور دستور کے موافق غروب ہوگا پھر ہمیشہ اپنے قدیم قاعدے کے موافق روشن اور رونق دار نکلتا رہے گا اس کے تھوڑے ہی دن کے بعد صفا پہاڑ جو مکہ میں ہے زلزلہ آکر پھٹ جائے گا اور اسجگہ سے ایک جانور بہت عجیب شکل و صورت کا نکل کر لوگوں سے باتیں کرے گا اور بڑی تیزی سے ساری زمین میں پھر جائے گا۔ اور ایمان والوں کی پیشانی پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے عصا سے نورانی لکیر کھینچ دے گا جس سے سارا چہرہ اسکا روشن ہو جائے گا۔ اور بے ایمانوں کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان علیہ السّلام کی انگوٹھی سے سیاہ مہر کر دے گا جس سے اس کا سارا چہرہ میلا ہو جائے گا اور یہ کام کر کے وہ غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد جنوب کی طرف سے ایک ہوا نہایت فرحت دینے والی چلے گی اس سے سب ایمان والوں کی بغل میں کچھ نکل آئیگا جس سے وہ مر جائینگے جب سب مسلمان مر جائینگے اسوقت کافر حبشیوں کا ساری دنیا میں عمل دخل ہو جائیگا اور وہ لوگ خانہ کعبہ کو شہید کرینگے اور حج بند ہو جائیگا اور قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اٹھ جائے گا اور خدا کا خوف اور خلقت کی شرم سب اٹھ جائے گی اور کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اس وقت ملک شام میں بہت ارزانی ہوگی لوگ اونٹوں اور سواریوں پر پیدل ادھر جھک پڑینگے اور جو رہ جائیں گے ایک آگ پیدا ہوگی اور سب کو ہانکتی ہوئی شام میں پہنچا دے گی اور حکمت اس میں یہ ہے کہ قیامت کے روز سب مخلوق اسی ملک میں جمع ہوگی پھر وہ آگ غائب ہو جائیگی اور اسوقت دنیا کو بڑی ترقی ہوگی تین چار سال اسی حال سے گذریں گے کہ دفعۃً جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ صور پھونک دیا جائے گا اول ہلکی ہلکی آواز ہوگی پھر اس قدر بڑھے گی کہ اس ہیبت سے سب مر جائیں گے۔ زمین و آسمان پھٹ جائینگے اور دنیا فنا ہو جائے گی۔ اور جب آفتاب مغرب سے نکلا تھا اسوقت سے صور کے پھونکنے تک ایک سو بیس برس

[1] خدا کی قدرت بہت بڑی ہے اسی کے ماتحت یہ سب کچھ ہوگا اسلئے یہ شک نہ کیا جائے کہ جب راستہ میں چھوٹے بڑے دریا اور پہاڑ حائل ہیں تو یہ جانور کس طرح ساری زمین کا گشت لگائے گا ۱۲

کا زمانہ ہوگا۔ اب یہاں سے قیامت کا دن شروع ہو گیا۔

خاص قیامت کے دن کا ذکر

جب صور پھونکنے سے تمام دنیا فنا ہو جائیگی چالیس برس اسی سنسانی کی حالت میں گذر جائیں گے پھر حق تعالیٰ کے حکم سے دوسری بار صور پھونکا جائے گا پھر زمین آسمان اسی طرح قائم ہو جائے گا اور مُردے قبروں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے اور میدان قیامت میں اکٹھے کر دیئے جائیں گے اور آفتاب بہت نزدیک ہو جائے گا جس کی گرمی سے دماغ لوگوں کے پکنے لگیں گے اور جیسے جیسے لوگوں کے گناہ ہوں گے اتنا ہی زیادہ پسینہ نکلے گا۔ اور لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے کھڑے کھڑے پریشان ہو جائیں گے جو نیک لوگ ہوں گے ان کیلئے اس زمین کی مٹی مثل میدے کے بنادی جائے گی اس کو کھا کر بھوک کا علاج کریں گے اور پیاس بجھانے کو حوض کوثر پر جائیں گے پھر جب میدان قیامت میں کھڑے کھڑے دق ہو جائیں گے اس وقت سب مل کر اوّل حضرت آدم علیہ السّلام کے پاس پھر اور نبیوں کے پاس آپؐ کی سفارش کرانے کے لئے جائیں گے کہ ہمارا حساب و کتاب اور کچھ فیصلہ جلدی ہو جا سب پیغمبر کچھ کچھ عذر کریں گے اور سفارش کا وعدہ نہ کرینگے سب کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہی درخواست کرینگے۔ آپ حق تعالیٰ کے حکم سے قبول فرما کر مقام محمود میں کہ ایک مقام کا نام ہے تشریف لیجا کر شفاعت فرمائیں گے حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ ہم نے سفارش قبول کی۔ اب ہم زمین پر اپنی تجلّی فرما کر حساب کتاب کئے دیتے ہیں۔ اوّل آسمان سے فرشتے بہت کثرت سے اترنا شروع ہوں گے اور تمام آدمیوں کو ہر طرف سے گھیر لیں گے پھر حق تعالیٰ کا عرش اُترے گا۔ اس پر حق تعالیٰ کی تجلّی ہوگی۔ اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا اور اعمال نامے اُڑائے جائیں گے ایمان والوں کے داہنے ہاتھ میں اور بے ایمانوں کے بائیں ہاتھ میں وہ خود بخود آجائیں گے۔ اور اعمال تولنے کی ترازو کھڑی کی جائے گی جس سے سب کی نیکیاں بدیاں معلوم ہو جائیں گی۔ اور پل صراط پر چلنے کا حکم ہوگا جس کی نیکیاں تول میں زیادہ ہوں گی وہ پل سے پار ہو کر بہشت میں جا پہنچے گا اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے اگر خدائے تعالیٰ نے معاف نہ کر دیئے ہوں گے وہ دوزخ میں گر جائے گا۔ اور جس کی نیکیاں اور گناہ سب برابر ہوں گے ایک مقام ہے اعراف جنت دوزخ کے بیچ میں وہ وہاں رہ جائے گا اس کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام اور ولی اور شہید اور حافظ اور نیک بندے گنہگار لوگوں کو بخشوانے کے لئے شفاعت کریں گے۔ ان کی شفاعت قبول ہوگی اور جس کے دل میں ذرا تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر دیا جائے گا اسی طرح جو لوگ اعراف میں ہوں گے وہ بھی

ف عرش کا آسمان سے اترنا اور حق تعالیٰ کا اس پر تجلّی فرمانا برحق ہے مگر اسکی کیفیت مجہول ہے جو اللہ ہی کو معلوم ہے ۱۲ منہ

آخر کو جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اور دوزخ میں خالی وہی لوگ رہ جاینگے جو بالکل کافر اور مشرک ہیں اور ایسے لوگوں کو کبھی دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا جب سب جنتی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانے ہو جائیں گے۔ اسوقت اللہ تعالیٰ دوزخ اور جنت کے بیچ میں موت کو ایک مینڈھے کی صورت پر حاضر کر کے سب جنتیوں اور دوزخیوں کو دکھلا کر اس کو ذبح کرا دیں گے اور فرمائیں گے اب نہ جنتیوں کو موت آئے گی نہ دوزخیوں کو آئے گی سب کو اپنے اپنے ٹھکانے پر ہمیشہ کے لیئے رہنا ہوگا اسوقت نہ جنتیوں کی خوشی کی کوئی حد ہوگی اور نہ دوزخیوں کے صدمے اور رنج کی کوئی انتہا ہوگی

بہشت کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا ذکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے واسطے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی عمارت میں ایک اینٹ چاندی[۱] کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی اور اینٹوں کے جوڑنے کا گارا خالص مشک کا ہے اور جنت کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور وہاں کی مٹی زعفران ہے جو شخص جنت میں چلا جائے چین سکھ میں رہے گا اور رنج و غم نہ دیکھے گا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کو اسی میں رہیگا کبھی نہ مرے گا نہ اُن لوگوں کے کپڑے میلے ہوں گے نہ ان کی جوانی ختم ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں دو باغ تو ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان چاندی کا ہوگا۔ اور دو باغ ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان سونے کا ہوگا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں سو درجے اوپر تلے ہیں اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان میں فاصلہ ہے۔ یعنی پانچسو برس اور سب درجوں میں بڑا درجہ فردوس کا ہے اور اسی سے جنت کی چاروں نہریں نکلی ہیں۔ یعنی دودھ اور شہد اور شراب طہور اور پانی کی نہریں اور اس سے اوپر عرش ہے۔ تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگا کرو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ان میں ایک ایک درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا کے آدمی ایک میں بھر دئے جائیں تو اچھی طرح سما جائیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں جتنے درخت ہیں سب کا تنہ سونے کا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے جو لوگ جنت میں جائیں گے اُن کا چہرہ ایسا روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند پھر جو اُن سے پیچھے جائیں گے اُن کا چہرہ تیز روشنی والے ستارے کی طرح ہوگا نہ وہاں پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ پاخانہ کی نہ تھوک کی نہ رینٹھ کی کنگھیاں سونے

[۱] جنت کے چاندی اور سونے اور مشک و زعفران اور دنیا کی ان چیزوں میں بس نام ہی کی شرکت ہوگی ورنہ جنت کی یہ سب چیزیں دنیا سے اسقدر اعلیٰ ہیں کہ ان کی عمدگی ہمارے قیاس سے باہر ہے ۱۲

کی ہوگی اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا کسی نے پوچھا کہ پھر کھانا کہاں جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ڈکار آئے گی جس میں مشک کی خوشبو ہوگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت والوں میں جو سب سے ادنیٰ درجے کا ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اگر تجھکو دنیا کی کسی بادشاہ کے ملک کے برابر دے دیں تو راضی ہو جائے گا وہ کہے گا اے پروردگار میں راضی ہوں ارشاد ہوگا کہ جا تجھ کو اس کے پانچ حصے کے برابر دیا۔ وہ کہیگا اے رب میں راضی ہوگیا۔ پھر ارشاد ہوگا جا تجھکو اتنا دیا اور اس سے دس گناہ دیا اور اس کے علاوہ جس چیز کو تیرا جی چاہے گا اور جس سے تیری آنکھ کو لذت ہوگی وہ تجھ کو ملے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا اور اس سے دس حصے زیادہ کے برابر اس کو ملیگا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جنت والوں سے پوچھیں گے کہ تم خوش بھی ہو وہ عرض کریں گے کہ بھلا خوش کیوں نہ ہوتے۔ آپ نے تو ہم کو وہ چیزیں دی ہیں جو آج تک کسی مخلوق کو نہیں دیں۔ ارشاد ہوگا کہ ہم تم کو ایسی چیز دیں جو ان سب سے بڑھکر ہو، وہ عرض کریں گے کہ ان سے بڑھکر کیا چیز ہوگی ارشاد ہوگا وہ چیز یہ ہے کہ میں تمسے ہمیشہ خوش ہونگا کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت والے جنت میں جا چکیں گے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے تم اور کچھ زیادہ چاہتے ہو میں تم کو دوں، وہ عرض کریں گے کہ ہمارے چہرے آپ نے روشن کر دیئے ہم کو جنت میں داخل کر دیا ہم کو دوزخ سے نجات دیدی اور ہم کو کیا چاہیئے، اسوقت اللہ تعالیٰ پردہ اٹھادیں گے اتنی پیاری کوئی نعمت نہ ہوگی جس قدر اللہ تعالیٰ کی دیدار میں لذت ہوگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکا یہاں تک کہ اس کا رنگ سرخ ہوگیا۔ پھر ہزار برس تک دھونکا یہانتک کہ سفید ہوگئی۔ پھر ہزار برس دھونکا یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی اب وہ بالکل سیاہ تاریک ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری یہ آگ جس کو تم جلاتے ہو دوزخ کی آگ سے سترحصے تیزی میں کم ہے۔ اور وہ ستر حصے اس سے زیادہ تیز ہے، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک بڑا بھاری پتھر دوزخ کے کنارے سے چھوڑا جائے۔ اور ستر برس تک برابر چلا جائے تب جا کر اس کی تلی میں پہنچے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو لایا جائے گا۔ اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی۔ اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوں گے جس سے اس کو گھسیٹیں گے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب میں ہلکا عذاب دوزخ میں ایک شخص کو ہوگا کہ اس کے پاؤں میں فقط آگ کی جوتیاں ہیں۔ مگر اس سے اس کا بھیجا ہنڈیا کی طرح پکتا ہے اور وہ یوں سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھکر کسی پر عذاب نہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ

ف: یعنی وہ ثواب اور عطا اللہ تعالیٰ کا بقدر حق ہے مگر اس کی کیفیت اللہ ہی کو معلوم ہے ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایسے بڑے سانپ ہیں جیسے اونٹ۔ اگر ایک دفعہ کاٹ لیں تو چالیس برس تک لہر اٹھتی رہے اور بچھو ایسے ایسے بڑے ہیں جیسے پالان کسا ہوا خچر وہ اگر کاٹ لیں تو چالیس برس تک زہر چڑھا رہے اور ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے آج نماز میں جنت اور دوزخ کا ہو بہو نقشہ دیکھا۔ نہ آج تک میں نے جنت سے زیادہ کوئی اچھی چیز دیکھی اور نہ دوزخ سے زیادہ کوئی چیز تکلیف کی دیکھی۔

۱۳۳ اُن باتوں کا بیان کہ اُن کے بدون ایمان اُدھورا رہتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوپر ستر باتیں ایمان کے متعلق ہیں سب میں بڑی بات تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہے اور سب میں چھوٹی بات یہ ہے کہ راستہ میں کوئی کانٹا لکڑی پتھر پڑا ہو جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہو اس کو ہٹا دے۔ اور شرم وحیا بھی ایمان کی اُن ہی باتوں سے ایک بڑی چیز ہے۔ اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جب اتنی باتیں ایمان سے علاقہ رکھتی ہیں تو پورا مسلمان وہی ہوگا جس میں سب باتیں ہوں جس میں کوئی بات ہو اور کوئی بات نہ ہو وہ ادھورا مسلمان ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ مسلمان پورا ہی ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہر ایک کو لازم ہوا کہ ان سب باتوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور کوشش کرے کہ کسی بات کی کسر نہ رہ جائے اس لئے ہم ان باتوں کو لکھ کر بتلائے دیتے ہیں۔ وہ سب سات اوپر ستر ہیں بعض تو دل سے متعلق ہیں (۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا (۲) یہ اعتقاد رکھنا کہ خدا کے سوا سب چیزیں پہلے نا پید تھیں پھر خدا کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئیں (۳) یہ یقین کرنا کہ فرشتے ہیں (۴) یہ یقین کرنا کہ خدائے تعالیٰ نے جتنی کتابیں پیغمبروں پر اتاری تھیں سب سچی ہیں۔ البتہ اب قرآن کے سوا اوروں کا حکم نہیں رہا (۵) یہ یقین کرنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں۔ البتہ اب فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے (۶) یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی پہلے ہی سے خبر ہے اور جو ان کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے (۷) یہ یقین کرنا کہ قیامت آنے والی ہے (۸) جنت کا ماننا (۹) دوزخ کا ماننا (۱۰) اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا (۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا (۱۲) اور کسی سے بھی اگر محبت یا دشمنی کرے اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کرنا (۱۳) ہر کام میں نیت دین ہی کی کرنا (۱۴) گناہوں پر پچھتانا (۱۵) خدائے تعالیٰ سے ڈرنا (۱۶) خدائے تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنا (۱۷) شرم کرنا (۱۸) نعمت کا شکر کرنا (۱۹) عہد پورا کرنا (۲۰) صبر کرنا (۲۱) اپنے کو اوروں سے کم سمجھنا (۲۲) مخلوق پر رحم کرنا (۲۳) جو کچھ خدا کی طرف سے ہو اس پر راضی رہنا (۲۴) خدا پر بھروسہ کرنا (۲۵) اپنی کسی خوبی پر نہ اترانا (۲۶) کسی سے

۱؎ یعنی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ یہ اسلام کی بنیاد ہے ۱۲

کینہ کپٹ نہ رکھنا (۲۷) کسی پر حسد نہ کرنا (۲۸) غصہ نہ کرنا (۲۹) کسی کا برا نہ چاہنا (۳۰) دنیا کی محبت نہ رکھنا اور سات باتیں زبان کے متعلق ہیں (۳۱) زبان سے کلمہ پڑھنا (۳۲) قرآن شریف کی تلاوت کرنا (۳۳) علم سیکھنا (۳۴) علم سکھلانا (۳۵) دعا کرنا (۳۶) اللہ کا ذکر کرنا (۳۷) لغو اور گناہ کی بات سے جیسے جھوٹ غیبت گالی کوسنا خلاف شرع گانا ان سب سے بچنا اور چالیس باتیں سارے بدن سے متعلق ہیں (۳۸) وضو کرنا غسل کرنا کپڑے کا پاک رکھنا (۳۹) نماز کا پابند رہنا (۴۰) زکوۃ صدقہ فطر دینا (۴۱) روزہ رکھنا (۴۲) حج کرنا (۴۳) اعتکاف کرنا (۴۴) جہاں رہنے میں دین کی خرابی ہو وہاں سے چلے جانا (۴۵) منت خدا کی پوری کرنا (۴۶) جو قسم گناہ کی بات پر نہ ہو اس کو پورا کرنا (۴۷) ٹوٹی ہوئی قسم کا کفارہ دینا (۴۸) جتنا بدن ڈھانکنا فرض ہے اس کو ڈھانکنا (۴۹) قربانی کرنا (۵۰) مردے کا کفن دفن کرنا (۵۱) کسی کا قرض آتا ہو اسکو ادا کرنا (۵۲) لین دین میں خلاف شرع باتوں سے بچنا (۵۳) سچی گواہی کا نہ چھپانا (۵۴) اگر نفس تقاضا کرے نکاح کر لینا (۵۵) جو اپنی حکومت میں ہیں ان کا حق ادا کرنا (۵۶) ماں باپ کو آرام پہنچانا (۵۷) اولاد کو پرورش کرنا (۵۸) رشتہ داروں سے بد سلوکی کرنا (۵۹) آقا کی تابعداری کرنا (۶۰) انصاف کرنا (۶۱) مسلمانوں کی جماعت سے الگ کوئی طریقہ نہ نکالنا (۶۲) حاکم کی تابعداری کرنا مگر خلاف شرع بات میں نہ کرے (۶۳) لڑنے والوں میں صلح کرا دینا (۶۴) نیک کام میں مدد دینا (۶۵) نیک راہ بتلانا بری بات سے روکنا (۶۶) اگر حکومت ہو تو شرع کے موافق سزا دینا (۶۷) اگر وقت آئے تو دین کے دشمنوں سے لڑنا (۶۸) امانت ادا کرنا (۶۹) ضرورت والو کو قرضہ چلا دینا (۷۰) پڑوسی کی خاطر داری رکھنا (۷۱) آمدنی پاک لینا (۷۲) خرچ شرع کے موافق کرنا (۷۳) سلام کا جواب دینا (۷۴) اگر کوئی چھینک لے کر الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہنا (۷۵) کسی کو ناحق تکلیف نہ دینا (۷۶) خلاف شرع کھیل تماشوں سے بچنا (۷۷) راستہ میں سے ڈھیلا پتھر کانٹا لکڑی ہٹا دینا اگر الگ الگ سب باتوں کا ثواب معلوم کرنا ہو تو فروع الایمان ایک کتاب ہے اس میں دیکھ لو ٭

	## اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی	(۱۳)

اوپر جتنی اچھی اور بری باتوں کا اور ثواب اور عذاب کی چیزوں کا بیان آیا ہے۔ اس میں دو چیزیں کھنڈت ڈالدیتی ہیں ایک تو خود اپنا نفس کہ ہر وقت گود میں بیٹھا ہوا طرح طرح کی باتیں سوجھاتا ہے نیک کاموں میں بہانے نکالتا ہے اور برے کاموں میں اپنی صورتیں جلاتا ہے اور عذاب سے ڈراؤ تو اللہ تعالیٰ کا غفور رحیم ہونا یاد دلاتا ہے اور اوپر سے شیطان اسکو سہارا دیتا ہے اور دوسری کھنڈت

ڈالنے والے وہ آدمی ہیں جو اس سے کسی طرح کا واسطہ رکھتے ہیں، یا تو عزیز و قریب ہیں یا جان پہچان والے ہیں یا برادری کنبے کے ہیں یا اس کی بستی کے ہیں۔ بعضے گناہ تو اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھ کر ان کی بُری باتوں کا اثر آپ میں آجاتا ہے۔ اور بعضے گناہ ان کی خاطر سے ہوتے ہیں اور بعضے اس واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی نگاہ میں ہلکا پن نہ ہو۔ اور بعضے گناہ اس لئے ہو جاتے ہیں کہ وہ لوگ اس کے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ کچھ وقت اس برائی کے رنج میں کچھ وقت ان کی غیبت میں اور کچھ وقت اُن سے بدلہ لینے کی فکر میں خرچ ہوتا ہے، اور پھر اس سے طرح طرح کے گناہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ غرض ساری خرابی اس نفس کی تابعداری کی اور آدمیوں سے بھلائی کی امید رکھنے کی ہے اس لئے اُن کی خرابی سے بچنے کے واسطے دو باتیں ضروری ٹھہریں۔ ایک تو اپنے نفس کو دبانا اور اس کو کبھی بہلا پھسلا کر کبھی ڈانٹ ڈپٹ کر دین کی راہ پر لگانا۔ دوسرے سب آدمیوں سے زیادہ لگاؤ نہ رکھنا اور اس بات کی پرواہ نہ کرنا کہ وہ اچھا کہیں گے یا بُرا کہیں گے اسواسطے ان دونوں ضروری باتوں کو الگ الگ لکھا جاتا ہے۔

(۱۳۵) نفس کے ساتھ برتاو کا بیان

پابندی کے ساتھ تھوڑا سا وقت صبح کو اور تھوڑا سا وقت شام کو یا سوتے وقت مقرر کر لو اسوقت میں اکیلے بیٹھ کر اور اپنے دل کو جہاں تک ہو سکے سارے خیالوں سے خالی کر کے اپنے جی سے یوں باتیں کیا کرو۔ اور نفس سے یوں کہا کرو کہ اے نفس خوب سمجھ لے کہ تیری مثال دنیا میں ایک سوداگر کی سی ہے، پونجی تیری عمر ہے اور نفع اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کی بھلائی یعنی آخرت کی نجات حاصل کرے اگر یہ دولت حاصل کر لی تو سوداگری میں نفع ہوا۔ اور اگر اس عمر کو یونہی کھو دیا اور بھلائی اور نجات حاصل نہ کی تو اس سوداگری میں بڑا ٹوٹا اٹھایا کہ پونجی بھی گئی اور نفع نصیب نہ ہوا اور یہ پونجی ایسی قیمتی ہے کہ اسکی ایک ایک گھڑی بلکہ ایک ایک سانس بے انتہا قیمت رکھتا ہے اور کوئی خزانہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اسکی برابری نہیں کر سکتا کیونکہ اول تو خزانہ اگر جاتا رہے تو کوشش سے اسکی جگہ دوسرا خزانہ مل سکتا ہے اور یہ عمر جتنی گذر جاتی ہے اس کی ایک پل بھی لوٹ کر نہیں آسکتی نہ دوسری عمر اور مل سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمر سے کتنی بڑی دولت کما سکتے ہیں یعنی ہمیشہ کے لئے بہشت اور خدائے تعالیٰ کی خوشی اور دیدار اتنی بڑی دولت کسی خزانہ سے کوئی نہیں کما سکتا اسواسطے یہ پونجی بہت ہی قدر اور قیمت کی ہوئی۔ اور اے نفس اللہ تعالیٰ کا احسان مان کہ ابھی تیری موت نہیں آئی جس سے یہ عمر ختم ہو جاتی خدائے تعالیٰ نے آج کا دن زندگی کا اور نکال دیا ہے اور اگر تو مرنے لگے

تو ہزاروں دل و جان سے آرزو کرے کہ مجھ کو ایک دن کی اور عمر مل جائے تو اس ایک دن میں سارے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کر لوں۔ اور پکا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کر لوں کہ پھر ان گناہوں کے پاس بھی نہ پھٹکونگا اور وہ سارا دن خدائے تعالیٰ کی یاد اور تابعداری میں گذاروں جب مرنے کے وقت تیرا حال اور یہ خیال ہوتا تو اپنے دل میں تو یونہی سمجھ لے کہ گویا میری موت کا وقت آ گیا تھا۔ اور میرے مانگنے سے اللہ تعالیٰ نے یہ دن اوٹ دیا ہے اور اس دن کے بعد معلوم نہیں کہ اور دن نصیب ہوگا یا نہیں سو اس دن کو تو اسی طرح گذارنا چاہیئے جیساکہ عمر کا اخیر دن معلوم ہو جاتا اور اس کو گذارتا یعنی سب گناہوں سے پکی توبہ کرلے اور اس دن میں کوئی چھوٹی یا بڑی نافرمانی نہ کرے اور تمام دن اللہ تعالیٰ کے دھیان اور خوف میں گذار دے اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوڑے۔ جب وہ سارا دن اسی طرح گذر جائے پھر اگلے دن یونہی سوچے کہ شاید عمر میں کا یہی ایک دن باقی رہا ہو۔ اور اے نفس اس دھوکے میں نہ آنا کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے کیونکہ اول تو تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ معاف ہی کر دیں گے اور سزا نہ دیں گے، بھلا اگر سزا ہونے لگے تو اسوقت کیا کرے گا۔ اور اسوقت کتنا پچھتانا پڑے گا۔ اور اگر ہم نے مانا کہ معاف ہی ہو گیا اتب بھی تو نیک کام کرنے والوں کو جو انعام اور مرتبہ ملے گا وہ تجھ کو نصیب نہ ہوگا۔ پھر جب تو اپنی آنکھ سے اوروں کو ملنا اور اپنا محروم ہونا دیکھے گا کس قدر حسرت اور افسوس ہوگا اس پر اگر نفس سوال کرے کہ بتلاؤ پھر میں کیا کروں اور کس طرح کوشش کروں تو تم اس کو جواب دو کہ تو یہ کام کر جو چیز تجھ سے مر کر چھوٹنے والی ہے یعنی دنیا اور بری عادتیں تو اس کو ابھی چھوڑ دے اور جس سے تجھ کو سابقہ پڑنے والا ہے اور بدون اس کے تیرا گذر نہیں ہو سکتا یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کو راضی کرنے کی باتیں اس کو ابھی سے لے بیٹھ اور اس کی یاد اور تابعداری میں لگ جا۔ اور بری عادتوں کا بیان اور ان کے چھوڑنے کا علاج اور خدائے تعالیٰ کی راضی کرنیکی باتوں کی تفصیل اور انکے حاصل کرنے کی تدبیر خوب سمجھا سمجھا کر اوپر لکھدی ہے اسکے موافق کوشش اور برتاؤ کرنے سے دل سے برائیاں نکل جاتی ہیں اور نیکیاں جم جاتی ہیں اور اپنے نفس سے کہو کہ اے نفس تیری مثال بیمار کی سی ہے۔ اور بیمار کو پرہیز کرنا پڑتا ہے اور گناہ کرنا بد پرہیزی ہے اسواسطے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہوا۔ اور یہ پرہیز اللہ تعالیٰ نے ساری عمر کے لئے بتلا رکھا ہے۔ بھلا سوچ تو سہی اگر دنیا کا کوئی ادنا سا حکیم کسی سخت بیماری میں تجھ کو یہ بتلا دے کہ فلانی مزے دار چیز کھانے سے جب کبھی کھائے گا اس بیماری کو سخت نقصان پہنچے گا اور تو سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا اور فلانی کڑوی بدمزہ دوا روزمرہ کھاتے رہو گے تو اچھے رہو گے اور تکلیف

کم رہیگی تو یقینی بات ہے کہ اپنی جان جو پیاری ہے اسلئے اس حکیم کے کہنے سے کیسی ہی مزیدار چیز ہو اُسکو ساری عمر کیلئے چھوڑ دے گا۔ اور دوا کیسی ہی بدمزہ اور ناگوار ہو آنکھ بند کر کے روز کے روز اس کو نگل جایا کرے گا تو ہم نے مانا کہ گناہ بڑے مزیدار ہیں اور نیک کام بہت ناگوار ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان مزے دار چیزوں کا نقصان بتلایا ہے اور ان ناگوار کاموں کو فائدہ مند فرمایا ہے پھر نقصان اور فائدہ بھی کیسا ہمیشہ ہمیشہ کا جس کا نام دوزخ اور جنت ہے تو اے نفس تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ جان کی محبت میں ادنیٰ حکیم کے تو کہنے کا یقین کر لے اور اس کا پابند ہو جائے اور اپنے ایمان کی محبت میں اللہ تعالیٰ کے کہنے پر دل کو نہ جمائے۔ اور گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت نہ کرے اور نیک کاموں سے پھر بھی جی چرائے تو کیسا مسلمان ہے کہ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کو ایک چھوٹے سے حکیم کے کہنے کے برابر بھی نہ سمجھے اور کیسا بےعقل ہے کہ جنت کے ہمیشہ ہمیشہ کے آرام کی دنیا کے تھوڑے دنوں کے آرام کے برابر بھی قدر نہ کرے اور دوزخ کی اتنی سخت اور دراز تکلیف سے دنیا کی تھوڑے دنوں کی تکلیف کے برابر بھی بچنے کی کوشش نہ کرے۔ اور نفس سے یوں کہو کہ اے نفس دنیا سفر کا مقام ہے اور سفر میں پورا آرام ہرگز میسر نہیں ہوا کرتا۔ طرح طرح کی تکلیفیں جھیلنی پڑتی ہیں مگر مسافر اس لئے ان تکلیفوں کی سہار کر لیتا ہے کہ گھر پہنچ کر پورا آرام مل جائے گا بلکہ اگر ان تکلیفوں سے گھبرا کر کسی سرائے میں ٹھیر کر اس کو اپنا گھر بنا لے اور سب سامان آسائش کا وہاں جمع کرلے تو ساری عمر بھی گھر پہنچنا نصیب نہ ہو۔ اسی طرح دنیا میں جبتک رہنا ہے محنت مشقت کی سہار کرنا چاہیئے۔ عبادت میں بھی محنت ہے اور گناہوں کے چھوڑنے میں بھی مشقت ہے۔ اور بھی طرح طرح کی مصیبت ہے لیکن آخرت ہمارا گھر ہے وہاں پہنچکر سب مصیبت کٹ جائے گی۔ یہاں کی ساری محنت مشقت کو جھیلنا چاہیئے۔ اگر یہاں آرام ڈھونڈا تو گھر جا کر آرام کا سامان ملنا مشکل ہے بس یہ سمجھ کر کبھی دنیا کی راحت اور لذت کی ہوس نہ کرنا چاہیئے۔ اور آخرت کی درستی کے لئے ہر طرح کی محنت کو خوشی سے اٹھانا چاہیئے غرض ایسی ایسی باتیں نفس سے کر کے اس کو راہ پر لگانا چاہیئے۔ اور روزمرہ اسی طرح سمجھانا چاہیئے اور یاد رکھو کہ اگر تم خود اسی طرح اپنی بھلائی اور درستی کی کوشش نہ کرو گی تو اور کون آئے گا جو تمہاری خیر خواہی کرے گا۔ اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔

(۱۳۶) عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان

عام آدمی تین طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ جن سے نہ دوستی اور نہ جان پہچان ہونے کا علاقہ ہے۔ دوسرے

وہ جن سے صرف جان پہچان ہے تیسرے وہ جن سے جان پہچان بھی نہیں اور ہر ایک کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ الگ ہے سو جن سے جان پہچان بھی نہیں۔ اگر ان کے ساتھ ملنا بیٹھنا ہو تو ان باتوں کا خیال رکھو کہ وہ جو ادھر ادھر کی باتیں اور خبریں بیان کریں اُن کی طرف کان مت لگاؤ۔ اور وہ جو کچھ واہی تباہی بکیں ان سے بالکل بہری بن جاؤ۔ اُن سے بہت مت ملو اُن سے کوئی اُمید اور التجا مت کرو اور اگر کوئی بات ان میں خلاف شرع دیکھو تو اگر یہ امید ہو کہ نصیحت مان لیں گی تو بہت نرمی سے سمجھاؤ اور جن سے دوستی اور زیادہ راہ و رسم ہے ان میں اس کا خیال رکھو کہ اوّل تو ہر کسی سے دوستی اور راہ و رسم مت پیدا کرو کیونکہ ہر آدمی دوستی کے قابل نہیں ہوتا۔ البتہ جس میں یہ پانچ باتیں ہوں اس سے راہ رسم رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں اوّل یہ کہ وہ عقلمند ہو کیونکہ بیوقوف آدمی سے اوّل تو دوستی کا نباہ نہیں ہوتا دوسرے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ تم کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے مگر بیوقوفی کی وجہ سے اور الٹا نقصان کر گذرتا ہے جیسے کسی نے ریچھ پالا تھا۔ ایکدفعہ یہ شخص سو گیا اور اس کے منہ پر بار بار مکھی آکر بیٹھتی تھی۔ اس ریچھ کو جو غصہ آیا مکھی کے مارنے کو ایک بڑا پتھر اٹھا کر لایا اور تاک کر اس کے منہ پر کھینچ مارا مکھی تو اڑ گئی اور اس بیچارے کا سر کھیل کھیل ہو گیا دوسری بات یہ کہ اس کے اخلاق اور عادات مزاج اچھا ہو۔ اپنے مطلب کی دوستی نہ رکھے اور غصے کے وقت آپے سے باہر نہ ہو جائے، ذرا ذرا سی بات میں طوطے کی سی آنکھیں نہ بدلے تیسری بات یہ کہ دیندار ہو کیونکہ جو شخص دیندار نہیں ہے جب وہ خدائے تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا تو تم کو اس سے کیا امید ہے کہ اس سے وفا ہو گی۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ جب تم بار بار اس کو گناہ کرتے دیکھو گی اور دوستی کی وجہ سے نرمی کرو گی۔ تو خود تم کو بھی اس گناہ سے نفرت نہ رہے گی تیسری خرابی یہ ہے کہ اس کی بری صحبت کا اثر تم کو بھی پہنچے گا اور ویسے ہی گناہ تم سے بھی ہونے لگیں گے چوتھی بات یہ کہ اس کو دنیا کی حرص نہ ہو کیونکہ حرص والے کے پاس بیٹھنے سے ضرور دنیا کی حرص بڑھتی ہے جب ہر وقت اس کو اسی دھن اور اسی چرچے میں دیکھو گی کہیں زیور کا ذکر ہے کہیں پوشاک کی فکر ہے کہیں گھر کے سامان کا دھندا ہے تو کہاں تک تم کو خیال نہ ہو گا۔ اور جس کو خود حرص نہ ہو۔ موٹا کپڑا ہو۔ موٹا کپڑا کھانا ہو، ہر وقت دنیا کی ناپائیداری کا ذکر ہو اس کے پاس بیٹھ کر جو کچھ تھوڑی بہت حرص ہوتی ہے وہ بھی دل سے نکل جاتی ہے۔ پانچویں بات یہ کہ اس کی عادت جھوٹ بولنے کی نہ ہو۔ کیونکہ جھوٹ بولنے والے آدمی کا کچھ اعتبار نہیں۔ خدا جانے اس کی کس بات کو سچا سمجھ کر آدمی دھوکے میں آجائے۔ اِن پانچ باتوں کا خیال تو دوستی پیدا

کر لینے سے پہلے کر لینا چاہیئے اور جب کسی میں یہ پانچوں باتیں دیکھ لیں اور راہ و رسم پیدا کر لی اب اسکے حق اچھی طرح ادا کرو۔ وہ حق یہ ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اسکی ضرورت میں کام آؤ۔ اگر خدائے تعالیٰ گنجائش دیں تو اسکی امداد کرو اس کا بھید کسی سے مت کہو جو کوئی اسکو برا کہے اسے خبر مت کرو جب وہ بات کرے کان لگا کر سنو۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھو بہت نرمی اور خیر خواہی سے تنہائی میں سمجھا دو۔ اگر اس سے کوئی خطا ہو جائے تو درگذر کرو اور اسکی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہو اب رہ گئے وہ آدمی جن سے صرف جان پہچان ہو ایسے آدمیوں سے بڑی احتیاط درکار ہے کیونکہ جو دوست ہیں وہ تمہارے بھلے میں ہیں اور جن سے جان پہچان بھی نہیں وہ اگر بھلے میں نہیں تو برائی میں بھی نہیں۔ اور جو بیچ کے رہ گئے جن سے نہ دوستی ہے اور نہ بالکل انجان ہیں زیادہ تکلیف اور برائی ایسوں ہی سے پہنچتی ہے کہ زبان سے تو دوستی اور خیر خواہی کا دم بھرتے ہیں اور اندر ہی اندر جڑیں کھودتے ہیں اور حسد کرتے ہیں اور ہر وقت عیب ڈھونڈا کرتے ہیں اور بدنام کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے کسی سے جان پہچان اور ملاقات مت پیدا کرو اور اُن کی دنیا کو دیکھ کر حرص مت کرو، اور اُنکی خاطر اپنا دین مت برباد کرو۔ اگر کوئی تم سے دشمنی کرے تم اس سے دشمنی مت کرو کیونکہ اسکی طرف سے پھر تمہارے ساتھ اور زیادہ برائی ہوگی تو تم سے اُسکی سہار نہ ہو سکے گی اور اسی دھندے میں لگ جاؤ گی اور دنیا اور دین دونوں کا نقصان ہوگا۔ اس واسطے درگذر ہی بہتر ہے۔ اور اگر کوئی تمہاری عزت آبرو خاطرداری کرے یا تمہاری تعریف کرے اور محبت ظاہر کرے تو تم اسکے دھوکے میں مت آ جانا اور اس بھروسے مت رہنا کیونکہ بہت کم آدمی ہیں جن کا ظاہر باطن ایک سا ہو اور بہت کم اطمینان ہے کہ آگے یہ برتاؤ صاف دل سے ہوں اسکی امید ہرگز کسی سے مت رکھو اور جو کوئی تمہاری غیبت کرے تم سن کر نہ غصہ ہو نہ تعجب کرو کہ اس نے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور میرے حق کا یا میرے احسان کا یا میرے بڑے ہونے کا یا میرے علاقے کا کچھ خیال نہ کیا کیونکہ اگر انصاف کر کے دیکھو تو تم بھی خود سب کے ساتھ آگے پیچھے ایک حالت پر نہیں رہ سکتی ہو سامنے اور برتاؤ ہوتا ہے اور پیچھے اور برتاؤ۔ پھر جس بلا میں خود مبتلا ہو اور وں پر کیوں تعجب کرتی ہو۔ خلاصہ یہ کہ کسی سے کسی طرح کی بھلائی کی امید مت رکھو نہ تو کسی قسم کے فائدے پہنچنے کی اور نہ کسی کی نظر میں آبرو بڑھنے کی اور نہ کسی کے دل میں محبت پیدا ہونے کی جب کسی سے کوئی اُمید نہ رکھوگی تو پھر کوئی تم سے کیسا ہی برتاؤ کرے کبھی ذرا بھی رنج نہ ہوگا۔ اور خود جہاں تک ہو سکے سب کو فائدہ پہنچاؤ۔ اگر کسی کی کوئی بھلائی کی بات سمجھ میں آئے اور یہ یقین ہو کہ وہ مان لے گا تو اس کو بتلا دو نہیں تو خاموش رہو اگر کسی سے کوئی فائدہ پہونچ جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس شخص کے لئے دعا کرو اور اگر کسی سے کوئی نقصان یا تکلیف پہنچے یوں سمجھو کہ میرے کسی گناہ کی سزا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو اس شخص سے رنج مت رکھو غرض نہ مخلوق کی بھلائی کو دیکھو نہ برائی کو بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھو۔ اور نہ اُن سے ہی کام رکھو۔ اور اُن کی ہی تابعداری کرو۔ اور یاد میں لگی رہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔

ضمیمۂ اولیٰ بہشتی زیور مسمّٰی بہ بہشتی جوہر

حصہ ہفتم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قلب کی صفائی اور باطن کی درستی کی ضرورت

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی اجسامکم ولا الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم رواہ مسلم (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شبہ حق تعالیٰ نہیں دیکھتے (یعنی توجہ نہیں فرماتے) فقط تمہارے جسموں کی طرف اور نہیں دیکھتے (فقط) تمہاری صورتوں کی طرف (اور یہ خیال نہ کرو کہ جب ظاہری اعمال جو فقط ظاہری اعضاء سے ادا کیئے جائیں اور ان میں قلب کو توجہ مقبول نہیں۔ تو اعمال قلبیہ بھی مقبول نہ ہوں گے۔ اور نیز ظاہری اعمال مقبول ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں اس لئے کہ فرماتے ہیں) ولیکن دیکھتے ہیں تمہارے دلوں کی طرف (مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ ایسے اعمال کو قبول نہیں کرتے جو فقط ظاہر ہی میں اچھے معلوم ہوتے ہوں اور اخلاص اور توجہ قلبی سے خالی ہوں مثلاً کوئی عبادت کرے اور بظاہر تو عبادت میں مشغول ہے مگر دل میں غفلت چھا رہی ہے اور دل میں تمیز نہیں ہوتی کہ خدا کے سامنے کھڑا ہے یا کوئی اور کام کر رہا ہے تو ایسے اعمال مقبول نہیں ہوتے، اور یہ غرض نہیں ہے کہ ظاہری اعمال کا بالکل اعتبار ہی نہیں بلکہ اعتبار ہے لیکن اس شرط سے کہ توجہ اور اخلاص قلبی بھی اسکے ساتھ ہو جیسا کہ حدیث قرآن سے ثابت ہے کیونکہ قلب خاص محل نظر الٰہی ہے جس طرح اس کو ظاہری طبی تشریح میں سلطان البدن[1] ہونے کا شرف حاصل ہے اسی طرح روحانی اور باطنی تشریح میں بھی ملک الجوارح[2] ہونے کا فخر میسّر ہے جبتک اس کی حالت درست نہ ہوگی کوئی صورت فلاح اور نجات کی حاصل نہیں ہو سکتی مثلاً کوئی ظاہر میں مسلمان ہو دل سے نہ ہو تو اس کے اسلام کا خداوند کریم کے نزدیک کچھ بھی اعتبار نہیں۔ اور علیٰ ہذا القیاس کوئی محض دکھانے یا ایسی ہی اور کسی غرض فاسد کے لئے نماز صدقہ وغیرہ عبادت کرے تو وہ کسی درجہ میں بھی شمار نہیں[3] پس معلوم ہوا کہ فلاحیت دارین اور مقبولیت عنداللہ تعالیٰ کا مدار اصلاح قلب پر ہے لوگوں نے آج کل اس میں بہت بڑی کوتاہی کر رکھی ہے فقط ظاہری اعمال تو کچھ تھوڑے بہت کرتے بھی ہیں اور ان کا علم بھی حاصل کرتے ہیں۔ مگر باطنی اصلاح اور قلب کی درستی و اصلاح کی کچھ بھی

[1] یعنی بدن کا بادشاہ ۱۲ [2] یعنی اعضاء کا بادشاہ ۱۲ [3] یعنی گو مدار احکام ظاہر ہی ہے مگر اس پر فضیلت باطنی ہی سے جو مقصود ہے کا مقام حاصل نہیں ہو سکتا ۱۲

فکر نہیں گویا کہ یوں خیال کرتے ہیں کہ اصلاح باطن اور ریاؔ حقد وحسد وغیرہ کا علاج اور اس سے محفوظ ہونا
کچھ ضرور نہیں فقط ظاہری اعمال کو واجب سمجھتے ہیں اور ان کو نجات کیلئے کافی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ
اصلی مقصود اصلاح قلب ہے جیساکہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے اور اعمال ظاہری ذریعہ
ہیں قلب کے درست ہونے کا۔ اور ظاہر اور باطن میں کچھ ایسا قدرتی علاقہ ہے کہ بغیر ظاہری حالت درست
کیئے ہوئے باطنی حالت درست نہیں ہوتی اور جبتک ظاہری اعمال پر دوام نہ ہو اصلاح باطنی دائم نہیں
رہتی۔ اور جب باطنی حالت درست ہو جاتی ہے تو ظاہری اعمال خوب اچھی طرح ادا ہوتے ہیں اور یہاں سے
کوئی بے عقل یہ شبہ نہ کرے کہ ظاہری اعمال کی فقط اس وقت تک حاجت ہے جبتک کہ قلب کی حالت
درست نہیں ہوتی اور جب قلب درست ہوگیا تو پھر ظاہری اعمال کی کچھ حاجت نہیں خواہ کریں یا نہ کریں
اس لئے کہ یہ عقیدہ کفر ہے اور وجہ اس کے باطل ہونے کی یہ ہے کہ جب قلب درست ہوگا تو وہ
حتی المقدور ہر طاعت الٰہی میں مصروف رہے گا اور یہی علامت ہے اس کے درست ہونے کی کیونکہ
مقصود اصلاح قلب سے یہی ہے کہ طاعت الٰہی ہو۔ اور اس کا شکر کیا جاوے اور پروردگار کی نافرمانی
اور ناشکری نہ ہو اور نماز روزہ وغیرہ کا طاعت الٰہی میں داخل ہونا بہت ظاہر ہے تو جب طاعات چھوڑ دی
گئیں تو پھر قلب کہاں درست رہا۔ اگر درست رہتا تو شب و روز مثل اولیاء اکرام اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام
کے طاعت الٰہی میں ضرور مصروف رہتا کیا نعوذ باللہ کسی بے عقل اور احمق کو یہ وسوسہ ہو سکتا ہے کہ کسی
کا قلب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے بھی زیادہ صاف اور صالح ہے جو اسکو
عبادت ظاہری کی حاجت نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو باوجود اکمل الکاملین اور افضل المرسلین ہونے کے
اس قدر ظاہری اعمال میں مصروف ہوتے تھے جس سے دیکھنے والوں کو بھی رحم آتا تھا۔ اور تاحیات یہی
حالت رہی اور آپ کی یہ کیفیت حدیث کی کتابوں میں خوب اچھی طرح مذکور اور مشہور ہے خوب سمجھ لو لہٰذا مسلمانو
خوب سمجھ لو کہ جس طرح اعمال ظاہریہ مثل صوم وصلوٰۃ وغیرہ کا ادا کرنا، اور ان کے ادا کرنے کا طریقہ جاننا واجب
ہے اسی طرح اعمال باطنیہ جیسے صوم وصلوٰۃ وغیرہ کا ریاء و نمود وغیرہ سے محفوظ رکھنا یا کینہ وحسد اور غضب
وغیرہ سے قلب کو صاف رکھنا اور ان اعمال کے ادا کرنے کا طریقہ جاننا بھی واجب ہے جن میں بعض اعمال
تو محض قلب سے تعلق رکھتے ہیں جیسے گناہ کا قصد کرنا کینہ یا حسد کرنا اور اخلاص پیدا کرنا اور بعض میں
قلب اور دیگر اعضاء بھی شریک ہیں جیسے صلوٰۃ وصوم وحج وصدقہ وغیرہ کما صرح بہ الامام الغزالیؒ علیہ العلامۃ ابن
عابدینؒ اور حدیث میں ہے۔ رکعتان من رجل ورع (ای متوقی الشبہات) افضل من الف رکعۃ من مخلط (ای لا یتقی
الشبہات والظاہر ان المراد بالالف التکثیر لا التحدید) فر عن انس (قال الشیخ حدیث حسن لغیرہ) کذا فی العزیزی

شرح الجامع الصغیر یعنی دو رکعت نماز ایسے پرہیزگار کی جو شبہ کی چیزوں سے بھی بچتا ہو اس شخص کی ہزار رکعت نماز سے افضل ہے جو شبہ کی چیزوں سے نہ بچے آہ ظاہر ہے کہ یہ فضیلت بغیر صفائی قلب اور اصلاح باطن کے میسر نہیں ہوسکتی جو امراض باطنی سے تندرست نہیں وہ تو واجبات بھی ٹھیک طور سے نہیں ادا کرسکتا اور جو حرام چیزوں سے بچنے پر بھی پورا قادر نہیں۔ پھر مشتبہات چیزوں سے کیسے بچ سکتا ہے۔ جو اس کو یہ فضیلت میسر ہو تقویٰ اور صفائی باطن کے ساتھ جو کچھ بھی عبادت ہوتی ہے وہ باقاعدہ اور مقبول ہوتی ہے اگرچہ وہ تھوڑی کیوں نہ ہو[1] لہذا مسلمان کو لازم ہے کہ ظاہر اور باطن کی کامل طور سے اصلاح کرے کہ یہی ذریعہ نجات کا ہے اور فقط ظاہری اعمال کو بغیر درستی باطن کے نجات کے لئے کافی نہ سمجھے۔ دیکھو اگر کوئی شخص بہت سی نمازیں پڑھے اور نیت یہ ہو کہ لوگ ہم کو بزرگ سمجھیں اور ہماری تعریف کریں تو کیا وہ عذاب سے بچ جائے گا۔ حالانکہ نماز تو ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی اس کو باقاعدہ اور اخلاص سے اور محض اللہ تعالیٰ کے لئے ادا کرے تو اس عذاب سے بھی بچ جاوے جو ترک نماز پر ہوتا ہے اور ثواب بھی حاصل ہو۔ مگر افسوس اس شخص نے بوجہ مرض ریا اور حب ثنا کے اس نماز کو برباد کردیا پس اس کو چاہیئے کہ اپنے ان امراض کا علاج کرے۔ ورنہ عنقریب سخت ہلاکی میں مبتلا ہو جائیگا کیونکہ جب مرض بڑھتا رہے گا اور علاج ہوگا نہیں۔ ظاہر ہے کہ انجام ہلاکت ہوگا۔ بھائیو جب تم بیمار ہو اور تمہارا جسم مریض ہو تو کیا یہ گوارا کروگے کہ مرض میں مبتلا رہو۔ اور باوجود قدرت کے علاج نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ مرض تم کو ہلاک کردے ہرگز نہیں گوارا کرسکتے حالانکہ اس مرض سے جو تکلیف ہوگی وہ جسمانی تکلیف اور پھر وہ بھی چند روزہ دنیا ہی میں ہے پس جب یہ گوارا نہیں تو روحانی امراض میں مبتلا رہنا جسکی وجہ سے ایسی جگہ تکلیف ہو جہاں ہمیشہ رہنا ہے گوارا کرنا عقل سلیم کے لئے بالکل خلاف ہے لہذا ہر انسان کو لازم ہے کہ جسم و قلب ظاہر و باطن کی خوب اصلاح کرے اور عقل سلیم سے کام لیکر فلاحیت دارین کو اپنا قبلۂ مقصود سمجھے خوب کہا ہے ؎

[1] جو کپڑا نجاست سے بھرا ہوا ہوگا پہلے اس کو دھو کر پاک صاف کرنا ہوگا پھر اس پر عطر لگا کر خوشبودار کرنا مناسب ہوگا۔ اگر اسی طرح نجاستوں میں آلودہ کپڑوں کو عطر ملوگے تو عطر بھی ضائع ہوگا اور کپڑا خوشبودار نہ ہوگا اسی طرح قلب کو جبتک ریا حقد حسد وغیرہ نجاسات سے پاک نہ کروگے تو عبادت ثمر مرتب نہ ہوگا

۱۲

کیا مُنہ دنیا جس میں ہو کوشش نبین کے واسطے ۰۰۰ واسطے واں کے بھی کچُھ یاسب یہیں کے واسطے
حدیث میں ہے عن النعمان بن بشیر مرفوعا فی حدیث طویل الاوان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب (متفق علیہ) یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اس بات سے کہ بدن میں ایک جزء (اور وہ ایک بوٹی) ہے جب وہ درست ہوتا تو تمام بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ جزو فاسد ہو جاتا ہے تو تمام بدن فاسد اور خراب ہو جاتا ہے۔ اور آگاہ رہو وہ جزو دل ہے اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اعضاء کی درستی اور اطاعت خداوندی بجالانا موقوف ہے قلب کی درستی پر کیونکہ قلب سلطان البدن ہے رعیت کی صلاح موقوف ہوتی ہے سلطان کے صالح ہونے پر، سو اعضاء نیک کام جب ہی کرینگے جبکہ قلب صالح ہو۔ لہٰذا اصلاح قلب میں کوشش کرنا واجب قرار پایا۔ اس طور کہ اطاعتِ خداوندی واجب ہے خواہ وہ اطاعت فقط قلب سے تعلق رکھتی ہو یا اس میں قلب کیساتھ اعضاء و جوارح کا بھی دخل ہو۔ اور اطاعت کا صحیح اور مقبول ہونا موقوف ہے صلاحیت قلب پر نتیجہ یہ نکلا کہ اصلاح قلب واجب ہے خوب سمجھ لو دیکھئے شریعت نے ایسی حالت میں جبکہ انسان کو بھوک کی خواہش ہو اور اس حالت میں نماز پڑھنے سے طبیعت پریشان ہو تو یہ حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ پہلے کھانا کھا لو پھر نماز پڑھو بشرطیکہ نماز کا وقت فوت نہ ہو جاوے تو اسمیں حکمت یہ ہے کہ مقصود عبادت سے حق تعالیٰ کے سامنے حاضری اور اظہار عبدیت ہے اس طرح کہ ظاہر و باطن اس کے کام میں مشغول ہوں اور غیر اللہ تعالیٰ کی طرف حتی الامکان توجہ نہ رہے۔ اور جب بھوک لگی ہو گی تو گو ظاہر بدن نماز میں مشغول ہو گا لیکن قلب پریشان ہو گا۔ اور یہی دل چاہے گا کہ جلدی سے نماز سے فارغ ہو جاویں تاکہ جلد کھانا مل جاوے پس حق تعالیٰ کے سامنے جس طرح حاضری چاہیئے تھی اس میں بہت بڑا خلل واقع ہو گا اس واسطے ایسی حالت میں نماز کو مکروہ کہا گیا جس سے یہ معلوم ہو گیا کہ اصل محل نظرِ خداوندی قلب اور شریعت مقدسہ نے اس کی اصلاح کا بہت بڑا انتظام کیا ہے، بندگان دین نے اصلاح قلب کے لئے برسوں مجاہدے اور ریاضتیں کی ہیں۔ اس

مختصر رسالے میں بوجہ خوف طوالت زیادہ مضمون نہیں لکھا گیا. ورنہ کتابیں کی کتابیں اس فن کی موجود ہیں۔ اگر ان کتابوں کا خلاصہ بھی لکھا جاوے تو ایک بڑی ضخامت کی کتاب ہو جاوے اس حدیث سے قلب کی اصلاح کی بہت بڑی تاکید ثابت ہوتی ہے کہ مدار اصلاح طاعتِ قلب ہی پر رکھا گیا ہے. حدیث میں ہے عن ابن عباس مرفوعاً قال رکعتان مقتصدتان خیر من قیام لیلۃ والقلب ساہٍ رواہ ابن ابی الدنیا فی التفکر کذا فی کنز العمال۔ یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعت نماز درمیانی طور پر پڑھنا بہتر ہے رات بھر نماز پڑھنے سے ایسی حالت میں کہ قلب غافل ہو۔ اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے تفکر میں روایت کیا ہے (مطلب یہ ہے) کہ اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھے اور درمیانی طور پر ادا کرے اس طرح کہ اس کے فرائض و واجبات اور سنن کو حضور قلب کے ساتھ ادا کرے کو طویل قرأۃ وغیرہ نہ ہو ایسی دو رکعتیں نہایت عمدہ اور مقبول ہیں۔ رات بھر غفلتِ قلب کے ساتھ نماز پڑھنے سے اس حدیث سے اہتمام قلب کی کسقدر تاکید معلوم ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ فی الحقیقت فعل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے کہ کیسا کام کیا۔ اور کمیت مطلوب نہیں ہے کہ کتنا کام کیا۔ اگرچہ تھوڑا ہی کام ہو مگر باقاعدہ اور عمدہ ہو تو وہ حق تعالیٰ کے یہاں محبوب اور مقبول ہے۔ اور اگر بہت سا کام ہو لیکن بے قاعدہ اور بے ضابطہ غفلت سے ہو وہ ناپسند ہے خوب سمجھ لو۔

ما نصیحت بجائے خود کردیم
روزگارے دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولان بلاغ باشد و بس

ضمیمہ ثانیہ بہشتی زیور حصہ ہفتم

از تسہیل قصد السبیل

عام عورتوں کو نصیحت

شرک کی باتوں کے پاس مت جاؤ۔ اولاد کے ہونے یا زندہ رہنے کے لئے ٹونے ٹوٹکے مت کرو
فال مت کھلواؤ۔ فاتحہ نیاز و بیبیوں کی مت کرو۔ بزرگوں کی منّت مت مانو شب برات۔ محرم عرفہ
تبارک کی روٹی۔ تیرہ تیزی گھونگنیاں کچھ مت کرو جس سے شرع میں پردہ ہے چاہے وہ کیسا ہی
نزدیک کا ناتہ دار ہو جیسے جیٹھ۔ خالہ کا یا پھوپھی کا یا ماموں کا بیٹا۔ یا بہنوئی یا نندوئی یا منہ بولا بھائی
یا منہ بولا باپ ان سب سے خوب پردہ کرو۔ خلافِ شرع لباس مت پہنو جیسے کلیوں دار پانجامہ
یا ایسا کرتہ جس میں پیٹ پیٹھ یا کلائی یا بازو کھلے ہوں یا ایسا باریک کپڑا جس میں بدن کے یا سر کے
بال جھلکتے ہو یہ سب چھوڑ دو۔ لانبی آستینوں کا اور نیچا اور موٹے کپڑے کا کرتہ بناؤ۔ اور ایسے ہی کپڑے کا
دوپٹہ ہو۔ اور دھیان کر کے سر پر سے مت ہٹنے دو۔ ہاں اگر گھر میں خالی عورتیں ہوں یا اپنے ماں
باپ حقیقی بھائی وغیرہ کے سوا گھر میں کوئی اور نہ ہو تو اس وقت سر کھولنے میں ڈر نہیں کسی کو جھانک
تانک کر مت دیکھو۔ بیاہ شادی۔ مونڈن۔ چلہ چھٹی ختنہ عقیقہ منگنی۔ چوتھی وغیرہ میں کہیں مت جاؤ نہ
اپنے یہاں کسی کو بلاؤ۔ کوئی کام نام کے واسطے مت کرو۔ کوسنے اور طعنہ دینے اور غیبت سے زبان
کو بچاؤ۔ پانچوں وقت نماز اوّل وقت پر پڑھو۔ اور جی لگا کر تھام تھام کر پڑھو رکوع سجدہ اچھی طرح
کرو۔ ایام ماہواری سے جب پاک ہو خوب خیال رکھو کسی وقت کی نماز ایام بند ہونے کے بعد نہ رہ جائے
اگر تمہارے پاس زیور گوٹہ۔ لچکا وغیرہ ہو تو حساب کر کے زکوٰۃ نکالو۔ بہشتی زیور پڑھا کرو یا سن لیا

کرو اور اس پر چلا کرو۔ خاوند کی بلا اجازت اس کا مال اس سے چھپا کر خرچ مت کرو۔ گانا کبھی مت سنو اگر تم قرآن پڑھی ہوئی ہو تو روزانہ قرآن پڑھا کرو۔ جو کتاب پڑھنے یا دیکھنے کیلئے مول لینا ہو پہلے کسی عالم کو دکھلا لو۔ اگر وہ صحیح اور معتبر بتلا دیں تو خریدو ورنہ مت لو۔ جہاں رسم رسوم کی مٹھائی وغیرہ تقسیم ہوتی ہو وہاں مت جاؤ اور نہ بانٹنے میں شریک ہو

(۱۳۹) خاص ذکر و شغل کرنیوالوں کو نصیحت

اوپر کی نصیحتیں دیکھو ہر بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا اہتمام کرو۔ اس سے دل میں بہار نور پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کوئی بات تمہاری طبیعت کے خلاف کرے تو صبر کرو جلدی سے کچھ کہنے سننے مت لگو۔ خاص کر غصے کی حالت میں سنبھالا کرو۔ کبھی اپنے کو صاحب کمال مت سمجھو۔ جو بات زبان سے کہنا چاہو پہلے سوچ لیا کرو۔ جب خوب اطمینان ہو جاوے کہ اس میں کوئی خرابی نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ اس میں کوئی دین یا دنیا کی ضرورت ہے یا فائدہ ہے اس وقت زبان سے نکالو کسی بڑے آدمی کی بھی برائی نہ کرو۔ نہ سنو کسی ایسے درویش پر جس پر کوئی حال درویشی کا غالب ہو اور وہ کوئی بات تمہارے خیال میں دین کے خلاف کرتا ہو۔ اس پر طعنہ مت کرو[۱] کسی مسلمان کو اگرچہ وہ گنہگار چھوٹے درجے کا ہو حقیر مت سمجھو۔ مال و عزت کی طمع و حرص مت کرو تعویذ گنڈوں کا شغل مت رکھو اس سے عام لوگ گھبرتے ہیں۔ جہاں تک ہوسکے ذکر کرنے والوں کے ساتھ رہو اس سے دل نور اور ہمت اور شوق بڑھتا ہے۔ دنیا کا کام بہت مت بڑھاؤ بے ضرورت سامان جمع مت کرو۔ جہاں تک ہوسکے تنہا رہا کرو بے فائدہ اور بے ضرورت لوگوں سے زیادہ مت ملو اور جب ملنا ہو خوش خلقی سے ملو۔ اور جب کام ہو جائے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ۔ خاص کر جان پہچان والوں سے بہت بچو۔ یا تو اللہ والوں کی صحبت ڈھونڈو یا ایسے معمولی لوگوں سے ملو جن سے جان پہچان نہ ہو۔ ایسے لوگوں سے نقصان کم ہوتا ہے اگر تمہارے دل میں کوئی کیفیت پیدا ہو۔ یا کوئی علم عجیب آوے اپنے پیر کو اطلاع کرو اپنے پیر سے کسی خاص شغل کی درخواست مت کرو۔ ذکر سے جو اثر پیدا ہو سوائے پیر کے کسی سے مت کہو۔ بات کو نباہا مت کرو[۲] بلکہ جب تم کو اپنی غلطی معلوم ہو جاوے تو فوراً اقرار کر لو۔ ہر حالت میں اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اسی سے اپنی حاجت عرض کیا کرو۔ اور دین پر قائم رہنے کی درخواست کرو۔ والسلام

حصہ ہفتم نور محمدی بہشتی زیور مع ضمائم قدیمہ وجدیدہ ختم ہوا

سنہ ۱۳۶۹ھ

[۱] کیونکہ طعن کرنے میں تمہارا کوئی فائدہ نہیں بلکہ غیبت کا گناہ ہوسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تمہیں اس فعل کی حقیقت سمجھنے میں غلطی واقع ہوئی ہو ۱۲

[۲] یعنی غلطیات کو تاویلات کرکے صحیح ثابت کرنے کی سعی مت کرو ۱۲

معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم بد ترجمہ مع کامل تفسیر اردو

۵۵ خوبیوں والا

حرفوں کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں۔ ایسی بہترین چھپائی جو عکسی چھاپہ خانوں کو نصیب نہیں۔ صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک نقطہ کی ذمہ داری تمام اوقاف سجاوندی اور طرز تحریر منشی ممتاز علی صاحبؒ کے خاتم المصاحف کے مطابق ہے اور ان ہر دو کے مطابق ماہر حافظوں کی معرفت تین برس میں شدید محنت کے ساتھ اسکی صحت کمال کو پہنچی۔ ایسی شاندار صحت جسکی نظیر ہندوستان و پاکستان میں موجود نہیں ہے قلم جلی۔ ہر پارہ و ہر منزل جدا جدا و نقش و نگار سے آراستہ اور ہر بسم اللہ عجائب نگار تحریر ہے۔ اس کو ہر طرح سے بہتر بنانے میں کارخانے نے کل کوشش و زر کثیر خرچ کیا ہے۔

اس قرآن شریف کا **ترجمہ اول** حضرت مولانا شاہ **رفیع الدین** محدث دہلوی کا ہے جو ہند و پاکستان کے تمام عقائد کے مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ ان کے ترجمہ میں یہ خاص خوبی ہے کہ قرآن کے ایک ایک لفظ کے معنے بتاتا ہے۔ **ترجمہ دوم** حکیم الامۃ قرآن کے ظاہری و باطنی علوم کے ماہر حضرت مولانا **شاہ اشرف علی** تھانوی رحمہ اللہ ہے جو تقریباً تحت لفظ ہونے کے باوجود بامحاورہ اور نہایت سلیس ہے اور قرآن کے مفہوم کو تمام مروجہ تراجم سے زیادہ صحت اور تمام تفاسیر کے آخری اور متفقہ قول کے مطابق بیان کرتا ہے۔

اور سب سے بڑی خوبی یہ کہ اس قرآن کے حاشیہ پر تمام تفاسیر مثل تفسیر کبیر۔ ابن جریر۔ درمنثور۔ خازن۔ ابن کثیر۔ مدارک۔ موضح القرآن از شاہ عبد القادر۔ ضحاک۔ مسند حاکم۔ ابن مردویہ۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز۔ مسند امام احمد۔ اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطیؒ۔ تفسیر حقانی۔ تفسیر بیان القرآن۔ خلاصۃ التفاسیر وغیرہ وغیرہ) اور تمام کتب احادیث (مثل بخاری۔ مسلم۔ ترمذی وغیرہ وغیرہ) کے خلاصے و مطالب سے ایک جامع تفسیر نہایت صحت و سند کے ساتھ ایسی عام فہم اردو میں چڑھائی گئی ہے جو آج تک نہ تو کسی قرآن پر دیکھی اور نہ کسی نے اسقدر زر کثیر خرچ کرنیکی ہمت کی جسمیں تمام احکام قرآن و مسائل قرآن جملہ قصص کل تاریخی واقعات۔ ذکر اولین و آخرین اور قرآن کے جملہ ظاہری و باطنی اشارات اور شان نزول۔ ربط آیات۔ خواص قرآن۔ ناسخ و منسوخ کی کامل تفصیل ہے اور جس تفسیر کا مضمون درج ہوا ہے اسکا پورا حوالہ دیا گیا ہے اور اس قرآن شریف کے ہوتے ہوئے آپ کو کسی دوسرے قرآن شریف یا تفسیر کے خریدنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

نیز اسکے شروع میں ایک مقدمہ ہے جسکے پانچ حصے ہیں **حصہ اول** میں حضرت آدمؑ سے لیکر تمام پیغمبروں کی سوانحعمریاں اور انکی امتوں کے حالات ہیں اسلام سے قبل عرب کی قدیم قوموں کی تاریخ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لیکر وفات تک مفصل سوانح عمری اور ان تمام لڑائیوں کی تفصیل جو کفار عرب نے آپ کے خلاف انجام دی تھیں اور آپ کے وہ تمام خطوط مع ترجمہ درج ہیں جو آپ نے اس زمانہ کے کافر بادشاہوں کے نام انکو دعوت اسلام روانہ فرمائے تھے۔ بعد میں خلفائے راشدین اور ائمہ عظام یعنی فقہ۔ حدیث۔ تفسیر اور تصوف کے اماموں کے حالات اور فروعات میں ان کے باہمی اختلافات کے وجوہات کی مدلل مفید تشریح و تطبیق ہے **حصہ دوم** فضائل قرآن و اسرار **حصہ سوم** خاندان نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ و چشتیہ کے بزرگوں کے اعمال قرآنی خواص اور جملہ سورتوں و آیتوں اور پورے قرآن کے تعویذ ہیں اور تعبیر خواب ترکیب فال سند کے ساتھ درج ہیں **حصہ چہارم** میں مضامین قرآن کی فہرست ہے جس سے ہر پارہ و ہر سورت اور ہر مضمون کی آیت اشارہ میں نکل سکتی ہے **حصہ پنجم** میں قواعد قرأۃ قرآن کا بیان۔ علاوہ ازیں ہر دو خط نہایت خوشخط اور خوش خطی کے جملہ رموز کے مطابق ہیں اس کی حنا مشین سے کی گئی ہے جس سے اس کی خوبصورتی بڑھ گئی ہے۔

اس قرآن شریف کا **ہدیہ**۔ کاغذ اعلیٰ سفید گلیز ولائتی حنا شدہ بے جلد بیس روپے (۲۰/-) حساب جلد - کپڑے کی جلد دو روپے۔ کونہ پشتہ چمڑہ کی پختہ جلد تین روپے۔ سالم چمڑہ کی نہایت پختہ جلد بطرز کلکتہ چار روپے

خط و منی آرڈر کے لئے ہمارا پورا پتہ یہ ہے } **نور محمد۔ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب** آرام باغ فریر روڈ **کراچی**